



ثمینہ سیال
دشتِ یارم تیرا

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

از ثمینہ سیال

دشتِ یارم تیرا

قسط: 1

پاپا اتنے سارے گارڈز رکھ دیئے ہیں آپ نے۔ ایسے لگتا ہے جیسے میں کالج نہیں محاذ پہ جا رہی ہوں۔ وہ گیٹ سے باہر سیکورٹی گارڈز کی فوج دیکھ کر واپس آئی اور اپنے پاپا کے گلے میں بانہیں ڈالے لاڈ سے بولی۔

کم آن گڑیا میری یہ تمھاری سیکورٹی کے لیے ہے۔۔

میری جاب ایسی ہے کہ ہر پل کھٹکا سا لگتا ہے۔

میری ایک ہی تو پہچی ہے میرے دشمن بڑھ گئے ہیں بیٹیا یہ تمھاری سیکورٹی کے لیے ضروری ہے۔

جسٹس ظہیر نے اپنی بیٹی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے رام کیا۔

اور خبردار جو تم نے کوئی ایڈویس نہ سوچا بھی تو

تم چیف جسٹس ظہیر احسن کی بیٹی ہو تمھاری طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے تو میں اسے پھانسی پہ چڑھا

دوں گا

پاپا آپ میری اتنی فکر نہ کیا کریں میں بیس سال کی ہوگئی ہوں آپ کی بیٹی ہوں اور دشمن کا مقابلہ بھی کر سکتی ہوں لگتی تو تم دس سال کی بچی ہو چھوٹی موٹی سی ہو۔
مسسز ظہیر نے اسے ٹوکا۔

وہ تو آپ کھانے کو کچھ نہیں دیتیں اس لیے۔ غازیہ نے آنکھ وٹک کر کے ماں کو چڑایا۔

دیکھ رہیں ہیں آپ ظہیر صاحب یہ ماں کو کیا سمجھتی ہے۔ مسسز ظہیر نے برا مناتے ہوئے شوہر سے شکایت کی۔

مجھے کالج سے دیر ہو رہی ہے۔ غازیہ نے موضوع بدلا۔

آپ تو افسر بندے ہیں پاپا۔
آپ کو کون پوچھے گا مگر میرا فرسٹ لیکچر جس بندے کے پاس ہے وہ خان ہے خان۔
محاذ بھی نہیں کرتا کہ لڑکی ہے یا لڑکا باہر کھڑا کر دیتا ہے
اور آپ کے گارڈ اس وقت باہر کھڑے ہوتے ہیں
غازیہ نے اپنے میٹھس کے ٹیچر کی نقل اتاری۔

ویسے پایا آپ اسے اندر کیوں نہیں کروا دیتے مجھے تو لگتا ہے یہ ایگزیمبر کے ساتھ چیٹنگ میں ملوث ہے۔

بریں بات ہے بیٹا ایسے نہیں کہتے۔ غازیہ کی ماں نے ٹوکا۔

سوری ماما جسٹ کیڈنگ۔

غازیہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

اوکے ماما اوکے پایا بابائے اور اللہ حافظ کہتی باہر نکل گئی۔

پایا آج میں سیکورٹی نہیں لے کر جانا چاہتی فرینڈز بہت مزاق کرتی ہیں۔ غازیہ نے ایک بار پھر جسٹس ظہیر سے ریکوسٹ کی مگر بے سود۔

www.urdu novels mania.com

اس میں نورعایت جسٹس ظہیر نے وارن کرتے ہوئے خاموش کروایا۔

گوٹو کالج روکو میں زرا دوبارہ سیکورٹی چیک کرلوں

سب اپنے اپنے کارڈز دکھاؤ۔ جی صاحب یہ لیں وہ سب کے آئی ڈی کارڈ چیک کرتا

ان کو وارنگ دیتا اندر بڑھ گیا

میں غازیہ ظہیر الحسن تن تنہا ان چھ چھ فٹ لمبے تڑنگے گارڈز کے ساتھ روز کیسے ایزی فیل کر سکتی ہوں۔

غازیہ گاڑی میں بیٹھتے ہی سوچنے لگی۔

ایسا تو کوئی میرے خوابوں کا شہزادہ بھی ڈر جائے گا کیسے سمجھاؤں میں پاپا کو آج یہ کلمو ہی رانیہ بھی نہیں آئی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تین باوردی پولیس اہلکار پیچھے موجود تھے اور تین آگے درمیان میں وہ کالے موٹے موٹے شیشوں میں بیٹھی اپنی قسمت کو کوس رہی تھی

ڈرائیور نے گاڑی سائیڈ پر روکی میڈم سر نے کہا ہے کہ آپ سر باہر نکال کر نہیں بیٹھ سکتی۔ غازیہ نے تھوڑا شیشہ نیچے کیا اور سر باہر نکال کر دیکھنے لگی۔

تم گاڑی چلاؤ میرے یہ حکم نہیں۔ غازیہ کو غصہ آ گیا۔

دیکھیں یہ سر کے آرڈر ہیں۔ مجھے انہیں انفارم کرنا ہوگا۔ وہ جو باہر سر نکال کر چیونگم کو کسی بیل کی جگالی کی طرح چباتی باہر کے نظارے کر رہی تھی نئے حکم پر سر اندر کر کے بیٹھ گئی

ابصارِ عالم آپ کو اپنے اصول توڑنے ہوں گے دودن ہیں ہمارے پاس خرم زکی کیس کا فائنل فیصلہ ہے۔

شان نے ابصارِ عالم کے سامنے آخری بار حل رکھا اور انھیں ایک بار پھر وارن کیا۔

فیصلہ اگر ہمارے حق میں نہ ہوا تو ہماری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ خرم کو کچھ نہیں ہوگا یہ جسٹس ظہیر اسے پہچانسی کے پھندے تک پہنچانے نہیں دوں گا۔

نہیں میں یہ ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔ ابصارِ عالم کچھ سوچ کر بولے۔

ٹھیک ہے فیصلہ ڈن ہو گیا۔ ابصار نے ایک رضامندی کا آرڈر دیا۔

پھر کل ہر صورت کام ہو جانا چاہیے کوئی کوتاہی ہوئی تو جسٹس ہوشیار ہو جائے گا۔ اس لیے ہوشیاری سے کام کرنا ایسا کام کہ جس میں تم لوگوں کی ہار نہیں جیت ہو۔ ابصارِ عالم نے شان سے کہا اور خود نیوز پڑھنے لگا۔

اوکے باس آپ فکر نہ کریں۔ شان نے ادب سے سر جھکایا۔

یہ ہمارے بچوں کے فیوچر کا سوال ہے آخر۔ شان نے کہا۔

میٹنگ درخواست کرو لگ جاؤ اپنے اپنے مشن پہ گوائینڈ کو نیک رسپانس۔
ابصار عالم نے میٹنگ میں سب کو بلا کر کام سمجھا دیا۔

ہیرے آج کا فرسٹ پریڈ تو خالی ہے۔ غازیہ نے ہیرے سے کہا۔

کیوں نہ راؤنڈ لگا کر آئیں۔ یونی کا۔ غازیہ نے کہا۔
چلو لائبریری چلتے ہیں۔ ہیرے نے کہا۔

چھوڑو لائبریری میرا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے میں زرا
آزاد گھومنا پھرنا چاہتی ہوں ایک یہ ہی تو جگہ ہے جہاں میں سیکورٹی کے بغیر گھوم سکتی ہوں۔
مگر غازیہ کا الگ ہی پلان تھا۔

غازیہ تمہارے پاپا نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی رکھا ہوگا۔
ناں ان سب سیکورٹی کو ہیرے نے اسے سمجھایا۔

بس مجھے نہیں پسند تو نہیں پسند غازیہ نے ہاتھ کھڑا کر کے کہا۔

مجھے عجیب وحشت ہونے لگی ہے۔

ان سب چیزوں سے ایسے لگتا ہے میں کسی عام انسان کی بچی نہیں ہوں۔ کسی ولن کی بیٹی ہوں۔

اس سب سے مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔ ہیرے میں کہیں پاگل نہ ہو جاؤں وہ گھومتے پھرتے اپنے دل کی باتیں ہیرے سے کر رہی تھی۔

اچھا زیادہ سر پہ سواری کرو ورنہ خوش نہیں رہے پاؤگی۔ ہیر نے بھی اس موضوع کو بدلہ۔

آپ دونوں میں سے غازیہ ظہیر الحسن کون ہیں وہ جولان میں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں گن مین انہیں بلانے آیا تھا آپ سے کوئی ملنے آیا ہے اور یہ دیا ہے آپ کے لیے۔ غازیہ نے اپنا نام بتایا تو سیکورٹی گارڈ نے اسے ایک لفاظی دیا۔
یہ کیا ہے غازیہ نے الٹ پلٹ کر دیکھا۔

آپ کے پاپا ظہیر الحسن پہ کچھ لوگوں نے قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ لفاظی میں ایک چٹ تھی۔

آپ گیٹ پہ آئیں مگر پچھلے دروازے سے آپ۔

اور ہاں یہ رنگ دی ہے آپ کے پاپا نے تاکہ آپ کو کوئی شک نہ ہو۔

کیا یہ رنگ آپ کے پاپا کی ہی ہے ناں؟

اسے دے کر کہا تھا کہ وہ کسی اجنبی کے ساتھ نہیں آ سکتی مگر میری یہ رنگ دیکھ کر ضرور آئیں گی یہ تو

پاپا کی ہے وہ اسے ہاتھ میں لیتی بھاگتے ہوئے گیٹ پہ پہنچی تھی وہاں ایک بلیک کرولا کھڑی تھی

اس کے ساتھ ہی ایک سوٹڈ بوٹڈ سا درمیانے قد کا لڑکا گلاسز لگائے کھڑا تھا

غازیہ ہیر نے اسے پکارا تھا انکل ٹھیک تو ہیں ناں میرے پاپا ٹھیک ہیں جی وہ خطرے سے باہر ہیں

آپ دیر نہ کریں جلدی چلیں آپ کا یہاں کھڑا ہونا مناسب نہیں وہ اس کے حلیے سے اندازہ لگاتی

دھوکہ کھا چکی تھی

آپ چپ چاپ کر کے بیٹھیں مجھے زیادہ بات کرنا پسند نہیں میں نے بات تو نہیں کی بھائی میں نے تو

بس پوچھا ہے میرے پاپا کس ہاسپٹل میں ہیں

یہ لوٹو آنکھوں کے ساتھ ناک بھی صاف کر لو پھوٹے بچوں کی طرح نوشی بہہ رہی ہے تمہاری کیا اس

نے جلدی سے ٹشو پکڑ کر ناک صاف کی جیسے واقعی اس کی نوز بہہ رہی ہو

یہ تو بڑا جھوٹا ہے

میرے پاپا کا معاملہ نہ ہوتا نہ تو میں ایسے ان کا دماغ کھاتی کہ دماغ چاٹ لیتی

گاڑی فراٹے بھرتی شہر کی حدود سے باہر آگئی تھی

غازیہ ظہیر سوچتے سوچتے چونکی تھی یہ آپ کہاں لائے ہیں مجھے یہ ہاسپٹل تو نہیں ہے میں بھی تمہارے باپ کا خاص آدمی نہیں ہوں واٹ یہ کیا ہے

اندر چلو میں اندر نہیں جاؤں گی مجھے یہی بتاؤ جانتے بھی ہو میں کون ہوں اندر آؤ لڑکی وہ گیراج میں گاڑی سے نکل کر کھڑی ہو گئی تھی

جب ابصار عالم لان میں ٹہلتا ہوا اس کی طرف آیا تھا ابصار عالم نے اسے ایک بار کہا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی بہزاد اسے اندر لے کر آؤ مجھے عورت زات پہ ہاتھ اٹھانا پسند نہیں ہے اے خبر دار جو کوئی میری طرف بڑھا تو

اس نے اپنے پرس سے جھٹ سے پن نکالی تھی رکوا بصار عالم رکا تھا وہ اعتماد کے ساتھ اس کے سامنے آئی تھی عورت پہ ہاتھ اٹھانا پسند نہیں کرتے ہو مگر عورت کو اٹھوانا پسند کرتے ہو اندر آ جاؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں بہزادیہ نہ آئے تو اسے اٹھا کر لے آنا وہ جو تھوڑی دیر پہلے لاجواب ہوا

تھا

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا آگے بڑھ گیا وہ یہ تو جان گئی تھی کہ یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں

وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی تھی آپ کا یہاں لانے کا مقصد کیا ہے کہاں ہیں میرے پاپا آپ جانتے ہیں ان کو وہ چیف جسٹس ہیں پورے پنجاب کی پولیس کو لگا دیں گے میرے پیچھے آپ بچ نہیں سکیں گے

چپ کر جاؤ لڑکی اب اور کچھ کہا یا تم بولی تو زبان کاٹ دوں گا تمہاری کیوں نہ بولوں میں آپ مجھے ایسے جھوٹ بول کر لے آئے ہیں اور اب میں بولوں بھی نہ مجھے پتہ تو چلے میری تو کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور میرے پاپا کے لیے لائے ہیں تو بھی مجھے بتا دیں تمہارے پاس موبائل ہے

ہاں ہے اس کے یہ بیگ دو بہزاد کو نہیں اس نے بیگ پہ گرفت مضبوط کی تھی دے دو لڑکی ورنہ پھر انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی نہیں نہیں میں نہیں دوں گی اس میں کچھ نہیں ہے

موبائل ہے تو بتا دیا ہے اب آپ کو کیا کرنا ہے بہزاد آگے بڑھا تھا اس نے خود ہی بیگ پکڑا دیا تھا کافی سمجھا رہو گڈ گرل کھانا کھاؤ گی اسے گیسٹ روم لے جاؤ تم دونوں اور کھانا کھلا دو تم کھانا کھا کر آرام کرو تمہیں یہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی مگر اس کے لیے تمہیں میری ہر بات ماننی ہو گی غلط فہمی ہے آپ کی مجھے دو گھنٹے بھی یہاں آپ نہیں رکھ سکتے وہ اسی زعم میں بہزاد اور کلیم کے ساتھ

اندر

بڑھ گئی تھی

وہ ایک جنگل میں تھی اور اس جنگل میں ابصار عالم نے کئی طے خانے بنا رکھے تھے اس میں اس نے ایک فی دنیا بسا رکھی تھی

بہت خوب صورت مینگو تھا اس کا جس میں اس نے ہر چیز فٹ کر رکھی تھی اس میں کئی قسم کے جانور پال رکھے تھے اور کئی قسم کے پرندے بھی تھے

📖❤️📖❤️📖❤️📖

وہ گیسٹ روم میں کب سے تنہا بیٹھی بوہورہی تھی اسے کچھ بھی نہیں سمجھ رہا تھا آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے اسے اس طرح اٹھا کر لانے کی وجہ کیا ہے ان لوگوں کی میرے پاپا کے ساتھ کیا دشمنی ہے وہ کتنے پریشان ہوں گے

وہ اٹھ کر ایک قد آور کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی

اتنا خوبصورت گیسٹ روم سکائی بلیو وال سٹچر ہم رنگ کرٹن گلاس ڈور گلاس ونڈوز چاروں اطراف چارپانچ قسم کی لائٹس کسی کے اعلیٰ ترین ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا

غازیہ ظہیر اگر عام حالات میں دیکھ لیتی تو لٹو ہو جاتی مگر یہاں وہ کند نیپ ہو کر آئی تھی مگر اسے کوئی پرواہ نہیں تھی ایڈوینچر اسے پسند تھے

مجھے بھوک لگ رہی ہے کسی نے پلٹ کر پوچھا نہیں ہے یہ کیسے بے حس لوگ ہیں وہ سوچوں میں گم تھی جب اس کی نظر ایک عدد چھپکلی پہ پڑی تھی اس کے جان پہ بنی تھی اسے چھوٹے سے لے کر بڑے جانور تک ایسے ڈر لگتا جیسے وہ اسے ہی مارنے کے لیے پیدا کیے گئے ہوں

کا کروچ دیکھ کر ہی اس کی جان پہ بن آتی تھی وہ چنچیں مار مار کر نوکروں کی پوری فوج گھر میں جمع کر لیتی اور ماں کی آغوش سے لپٹ جاتی

اور اب یہ چھپکلی اس کی روح تک فنا ہو گئی تھی

وہ چیخ رہی تھی مگر اس کی آواز باہر تک نہیں جا رہی تھی

اس نے سامنے پڑا گولڈن شوپس اپنی پوری قوت کے ساتھ گلاس ڈور پہ مارا تھا شوپس جہاں چکنا چور ہوا تھا

وہی ایک خطرے کی آواز باہر بیٹھے ابصار عالم کے کانوں تک بھی پہنچی تھی

وہ گھر میں اس وقت اکیلا تھا سب اپنے اپنے کام پہ نکلے تھے

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گیسٹ روم بھاگا تھا

اس کے دروازہ کھولنے کی ہی دیر تھی کہ غازیہ ظہیر اپنی عادت کے عین مطابق اپنی ماں کی آغوش میں

ایسے جا کر چھپی تھی

ابصارِ عالم بھی جیسے سانس لینا بھول گیا تھا
 اتنی شدت سے کوئی آکر پلٹا تھا وہ پتھر تو نہیں تھا ایک مرد تھا جتنا جاگتا انسان تھا
 احساس سے بھرپور مرد تھا

ماما چھپکلی وہ اس کو ماما پکارنے پہ ہوش میں آیا تھا

میں چھ فٹ کا مرد تمھیں ماما گراہوں وہ اتنی بھاری مردانہ آواز پہ اچھل کر پیچھے ہٹی تھی ابصارِ عالم کے
 چہرے پہ سالوں بعد زرا اسی مسکان ابھری تھی مگر وہ پل بھر کی تھی غازیہ ظہیر کی غصے میں بھری آواز
 اس کے کانوں میں پڑی تھی
 جنگلی جانور

بے حس انسان بھیڑے تمھیں شرم نہیں آتی ایک کمزور عورت کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے
 اسے کمرے میں بند کرتے ہوئے تم مرد ہوتے تو مرد سے مقابلہ کرتے می۔ نہیں مانتی تمھیں مرد
 میرے ہاتھوں میں چوڑیاں ہوتیں تو میں ابھی تمھیں پہنائی شٹ اپ لڑکی اب ایک لفظ اور مت نکالنا
 چلو میرے ساتھ وہ اس کی کلائی پکڑتا باہر نکل گیا اسے گاڑی میں پٹختا خود گاڑی ڈرائیو کرتا اپنی زندگی
 خود ہی خطرے میں ڈال گیا تھا

یہ میری چادر لے لو اوپر ہم تھوڑی دیر میں شہر پہنچ جائیں گے
 اتنی رات میں چادر جو کہا ہے وہ ہی کرو

وہاں سے ٹیکسی لے دوں گا تمھیں کوئی کچھ نہیں کہے گا

اور

اتنی رات میں آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں گے
اب چپ ہو جاؤ

وہ گہرے اور گھنے جنگل سے گزر کر پل کر اس کر رہے تھے

جب اسے کال آئی تھی باؤ کہاں ہیں آپ
میں اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑنے جا رہا ہوں
باہر ناکے لگے ہوئے ہیں

ہر ایک روڈ پہ

آپ کو اسے بھیجنا ہی تھا تو مجھے کہے دیتے آپ کو اس طرح اکیلے نہیں جانا چاہیے تھا

بس ہمارا کام ہو گیا ہے شان میں یہ پل کر اس کر کے اسے کوئی ٹیکسی کروادوں گا

وہ چلی جانے لگی

میں نہیں جاؤں گی اکیلی مجھے جس طرح آپ لے کر گئے تھے چھوڑ بھی آئیں گے وہ پل سے اتر آئے
تھے

مگر اچانک گولیوں کی آوازوں نے اس کی گاڑی کو نشانے پہ رکھ لیا تھا

باؤ یہ آواز کیسی ہے پتہ نہیں فون مت بند کرنا

ہم سب وہاں پہنچ رہے ہیں

نیچے لیٹ جاؤ لڑکی چیخو مت خاموش ہو جاؤ

غازیہ ظہیر کی چیخیں آسمان کو چھو رہی تھیں

جب ایک نقاب پوش نے گاڑی کا گلاس توڑ دیا تھا

ابصار عالم اسی انتظار میں تھا شاید اس نے آپ لوڈڈ پوسٹل

اس کی گردن پہ جمایا تھا

مگر دوسری سائیڈ سے

کچھ لوگوں نے غازیہ ظہیر کو گھسیٹ کر نیچے اتارا تھا

بچاؤ مجھے چھوڑو مجھے خدا کے لیے چھوڑ دو مجھے

وہ گلہ پھاڑ کر چلا رہی تھی

وہ سنسان سی ایک جگہ تھی جہاں۔ اس کی آواز شاید کوئی
جانور سن سکتا ہے یا پھر اس اندھیری رات کا وہ ڈر جو اس وقت غازیہ ظہیر کے جسم سے روح نکالنے
کے لیے
کافی تھا 2

پاشا کے آدمیوں نے گھسیٹ کر غازیہ ظہیر کو باہر نکال لیا تھا
اس کی چیخ نکلی تھی مگر اس کے چہرے پہ پڑنے والے
پاشا کے تھپڑ نے اس کی سانس تک بند کر دی تھی

لڑکی کو چھوڑ دے پاشا مجھے جو کہنا ہے کہہ لو
میرے ساتھ جو مرضی سلوک کرو مگر لڑکی ذات پہ
www.urduNovelsMania.com

آنچ نہیں آنے دوں گا یہ تم بھی اچھے سے جانتے ہو مجھے
پاشا اپنا شکار نہیں چھوڑتا

یہ تو تم بھی اچھے سے جانتے ہو

ابصارِ عالم تم جانتے نہیں ہو یہ لڑکی کون ہے اسے تم ایک قدم بھی آگے نہیں لے جاسکتے

آج تک بازی تم جیتتے آئے ہو

باؤِ عالم مگر آج بازی میں جیت گیا ہوں لڑکی تم نے اٹھوائی

قانون کی نظر میں تم ہو پولیس تمہارے پیچھے ہے

پاشا جنگ تمہارے اور میرے بیچ ہے عورت زات کو بیچ میں لا کر
خود کو اتنا مت گراؤ

باؤ ہم آگئے ہیں آپ گھبرا نا نہیں ہا ہا ہا ہا ہا

تو تمہارے شکاری کتے بھی آن پہنچے

سب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی تھی

سب اسلحے سے یس تھے

میں چاہوں تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ادھر ہی زندہ گاڑ دوں مگر وہ کیا ہے ناں کہ

مرے ہوؤں کو کا مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کتنی

تکلیف میں ہیں

تمہیں زندہ رکھ کر مجھے درد دینا ہے

تمہیں پتہ تو چلے استاد کے ساتھ غدار ی مہنگی پڑتی ہے

پاشا تم مجھے مار کر لے جاسکتے ہو لڑکی مگر زندہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا

غازیہ ظہیر بے بسی کی تصویر بنی ان دو غنڈوں کی بکو اس سن رہی تھی

www.urdu novels mania.com

اس کی نظر میں شدید نفرت ابھری تھی

اس ابصار عالم کی وجہ سے

اس کی وجہ سے وہ اس حالت میں پہنچی تھی اس کی وجہ سے وہ اتنے سارے مردوں کے درمیان ایک

تماشا

بنی ہوئی تھی میرے پاپا کتنے ہلکان ہو رہے ہوں گے یا خدا
تو ہی میری مدد فرما

بس پاشا نے اسے مزید بولنے سے روک دیا
اور غازیہ ظہیر کے قریب آیا
چاند کی اس روشنی میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا
مگر خوف و ہراس کی وجہ سے
اس کی حالت قابلِ رحم تھی

وہ آسمان کی جانب منہ کر کے

کچھ بڑبڑا رہی تھی اپنے کتوں سے کہ وہ ہتھیار پھینک دیں ورنہ یہ لڑکی بے موت ماری جائے گی

شان سب ہتھیار پھینک دو سرنڈر کر دو

کاشی ہتھارا اٹھا لو جا کر

غازیہ کو دو غنڈوں نے پکڑا ہوا تھا
ان میں سے ایک کو حکم دیا تھا پاشا نے
ایک گن تانے ابصار عالم کے سر پر کھڑا تھا

ابصار عالم تاک میں تھا کاشی نے جیسے ہی شان کے سامنے جھکا تھا
شان نے بڑی پھرتی سے اس کی کمر توڑ دی دی تھی

وہ چیخا تھا مگر گن اس کی کنپٹی پہ تھی

ابصار عالم پہ تنی ہو ہی بن والا بھی

اس چیخ کی طرف زرا سا متوجہ ہوا تھا جب
ابصار عالم نے اس کی کلائی موڑ دی تھی

اس سوچویشن کو شاید دیر ہو چکی تھی کیوں کہ
پاشا غازیہ کو لے کر وہاں سے بھاگ چکا
تھا

ابصارِ عالم کے پیرو سے آج صحیح سے زمین سر کی تھی
وہ حواسِ بانختہ ہوا تھا

کوئی کام کامیابی ہوئی یا نہیں ایس پی کمال

بارہ گھنٹے ہو چکے ہیں میں اب خاموش نہیں رہ سکتا

رات بیت گئی تو میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا

میں مزید انتظار نہیں کر سکتا

آپ ریلیکس رہیں سر ہمیں ایک جگہ اطلاع ملی ہے

ہر شہر میں ناکہ بندی بہت سخت ہے ہماری

اور

تم کچھ نہیں۔ کر سکتے تم صبح سے مجھے بس تسلی دے سکتے ہو

اب جو کروں گا میں خود کروں گا

باؤ تم پاگل ہو گئے ہو وہ جیسے ہی پاشا کے پیچھے بھاگا تھا
 شان نے اسے روکنے کی
 بہت کوشش کی تھی
 مگر وہ ابصار عالم تھا
 جس نے پچیس سالہ پریکٹس میں کبھی کسی
 عورت کو بزرگوں کو

بوڑھوں کو اور بچوں کو
 کسی کھیل کا مہرہ نہ بنایا تھا

urdu
 novels mania
 www.urdu novels mania.com

ابصار عالم وہ انسان تھا
 اس حیوانیت کے قانون میں
 جو اپنے سے کمزوروں کی مدد کرتا تھا
 بے سہارا کو سہارا دیتا تھا

یتیم
 بچوں کی کفالت کرتا تھا
 اور ایسے قانون دانوں کے

خلاف کھڑا ہوتا تھا

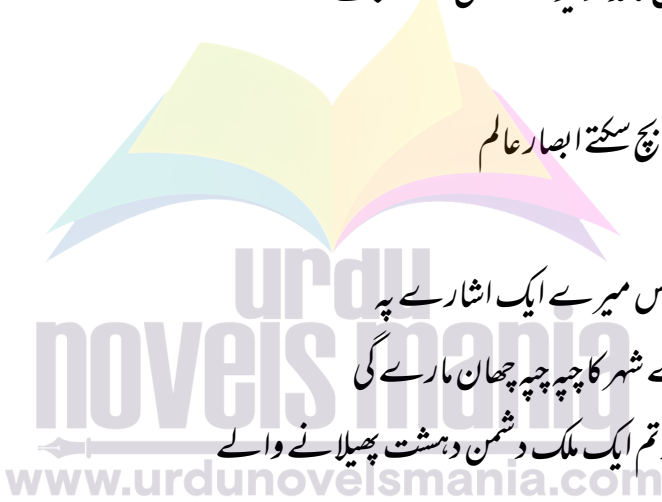
جو وردی کی آڑ میں

اپنی تجوریاں بھرتے تھے

ان کے کالے دھندے سے پیسے منگوانے کا ہنر آتا تھا اسے

یہی وجہ تھی کہ قانون نافذ کر نیوالے اس کے خلاف تھے

تم قانون سے نہیں بچ سکتے ابصار عالم



پوری کنٹری کی پولیس میرے ایک اشارے پہ

تیرے چھوٹے سے شہر کا چپہ چپہ چھان مارے گی

میں جسٹس ہوں اور تم ایک ملک دشمن دہشت پھیلانے والے

غنڈے ہو جسٹس آواز نیچی رکھ کر بات کرو میں کیا ہوں یہ اچھی طرح جانتے ہو

تمہاری ایک بیٹی نہیں مل رہی اور تمہاری جان پہ بن آئی ہے

میرے لاکھوں بچوں کا سوچ جب انھیں ایک وقت کا کھانا
 کوئی نہیں دیتا تو میرے بھی کیا بیتی ہوگی
 تمہارے ملک کے نام نہاد سیاسی کتے
 جنہیں تم معزز شخصیات کہہ کر سیلوٹ پیش کرتے ہو
 وہ ہیں اس ملک کو کھانے والے غنڈے
 ان معصوم بچوں کو نوچنے والے

سور اور اگر تم نے میرے کسی بھی بچے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو
 قسم کھاتا ہوں اپنی ماں کی تمہاری بیٹی کو زندہ گاڑ دوں گا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اور اونچی آوازیں بات کی تو
 میں وہ کروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتے
 جاؤ لگا دو پولیس میرے پیچھے

اور بگاڑ لو جو میرا بگاڑنا ہے

میں نیک کام کے لیے لڑتا ہوں اگر میرے اللہ کو پسند آیا تو

تم جیسے جواری میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے

شٹ اپ

ابصار عالم تمہیں دیکھ لوں گا میں

تم نے کس شیر کی کچھاریں ہاتھ ڈالا ہے تمہیں پتہ لگ جائے گا

وہ جان بوجھ کر بات کو طول دے رہا تھا

چیف جسٹس ظہیر الحسن کو اسے چیمبر لگا کر پکڑوانا تھا

مگر وہ ابصار عالم اسی کی گلی میں کھڑا ہو کر اسی کے نیٹ ورک سے بات کر رہا تھا

اور وہ اپنے علاقے میں موجود نفری کو الرٹ کر چکا تھا

سرجس سم سے ابھی بات ہوئی ہے وہ آپ کے ایریا میں ہے

کیا وہ بد معاش میرے ایریا میں ہے اور مجھے یہ خیال بھی نہیں آیا وہ اتنا

نڈر ہے کہ وہ میرے ہی گھر کے آس پاس ہے

میں نے اس علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے
ابصارِ عالم ہم سے بچ کر اب کہیں نہیں جاسکتا

نہیں تم ایسا کچھ نہیں کرو گے اس کے ساتھ میری بیٹی ہے
کمال فرید وہ جان بوجھ کر
ایسا کر رہا ہے

اس سے میں بات کرتا ہوں اپنے طریقے سے

جاؤ لڑکی تمہارا گھر آ گیا ہے
تم نے مجھے اتنی بڑی مصیبت میں ڈال دیا عورت ہوتی ہی فتنہ ہے
اوہ شٹ اپ آپ نے اچھا کام کیا ہے جو مجھے فتنہ کہہ رہے ہیں میں خود نہیں آئی تھی

آپ کی ہی نوازش تھی جاؤ اب واقعی ہی مروانا چاہتی ہو
مجھے وہ جو اس سے بحث کرنے لگ گئی تھی
اس نے اسے تنبیہ کی

یہ آپ کی شال لے جاؤ اس طرح تمہیں کوئی پہچانے گا نہیں

اور سنو اس سب کے لیے معذرت خواہ ہوں

معاف کر دینا پلیز

اور وہ سر جھٹکتی گلی میں مڑ گئی تھی

ابصار عالم کو کال آرہی تھی مگر وہ کال ڈسکنٹ کر کے

شان کے ساتھ اپنے مشکلی گھوڑے پہ بیٹھ کر جا چکا تھا

وہ ٹیکسی ڈرائیور کو جلدی نکلنے کا اشارہ کر کے خود مشکلی گھوڑے کو لیے

کچے راستے پہ اتر چکا تھا

جان ہتھیلی پہ رکھنے والے جان بچانے کے گر بھی جانتے ہیں

وہ بھی جانتا تھا صبح ہونے والی تھی

جب وہ اپنے گھر پہنچا تھا

بیٹا اللہ کا شکر ہے تم آگئی ان لوگوں نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا

اور وہ الف سے لے کر زیڈ تک کی کہانی بتاتی چلی گئی

بیٹا وہ غنڈہ نہیں ہے اس کا طریقہ کار غلط ہے بس وہ کچھ ایسے لوگوں سے کھا رکھانے لگا ہے جنہوں نے قانون کو بدنام کر رکھا ہے

وہ ایسی کالی بھیرٹوں سے الجھنے لگا ہے پاپا اس نے مجھے اغواء کیا ہے

اور آپ اس کی تعریضیں کر رہے ہیں

جو لوگ حق پہ ہوں ناں ان کا ساتھ اللہ بھی دیتا ہے

تم نہیں سمجھو گی

میری پری آرام کرو تم وہ اپنی ماں کے ساتھ کسی ننھے بچے کی طرح لپٹ کر سوئی تھی

مگر باپ کی آنکھوں کی نیند جوان بیٹی کے اغواء نے

اڑادی تھی

وہ ایک فیصلے پہ پہنچ چکے تھے اور وہ تھی اس کی شادی

دو دن بعد

ساری تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں ناں کہیں کوئی کمی بیشی تو نہیں ہے

نہیں باس کوئی کمی نہیں ہے آپ بے فکر رہیں

باس زیشان اندر داخل ہوا

میڈیا والے آئے ہیں وہ آپ کا انٹرویو تھا آج اور اس ایونٹ کی بھی ویڈیوز شوٹ کرنے کا کہہ رہے ہیں

www.urduNovelsMania.com

ان کو لائیو شو میں بھی آپ کو شوٹ کرنا ہے
لیکن تمہیں پتہ ہے شان مجھے دکھاوا پسند نہیں ہے تم منع

کردو

نہیں ابصاریہ پروگرام ان کو کرنے دو

لوگوں کو پتہ چلے ہم غنڈے موالی
چوراہے نہیں ہیں

کیمرے سیٹ کرو جلدی تم زکی نے اینکرز کو اندر بلایا تھا

جلدی ختم کرنا وقت کا ضیاع نہیں چاہیے مجھے

وہ آستین کو فولڈ کرتا صوفے کے بیک پہ سر ٹکاتا ہوا بولا

آپ کچھ بتائیں ہمیں اس فیلڈ میں آنے کی کوئی خاص وجہ

بس انسانیت ہی سب سے بڑی وجہ ہے
www.urdu novels mania.com

سنا ہے آپ لوگوں سے زبردستی کرتے ہیں ان سے پیسے

نفلوانے کے لیے مار پیٹ بھی کرتے ہیں

آپ مجھ سے پرسنل سوال نہیں پوچھ سکتیں

مس فرواحیات ایسا کچھ نہیں ہے میں یہاں آپ سب کے سامنے ہوں
 ورنہ کسی جنگل میں چھپ کر بیٹھا ہوتا
 میرا ادارہ ابصار کڈڑھاؤس کسی کی بھیک کا محتاج نہیں ہے
 انھیں کھلانے پلانے والا اللہ ہے

میں کسی سے کیا چھنیوں گا
 میں کسی کا نصیب نہیں چھین سکتا
 اور کوئی ان بچوں کا نصیب نہیں چھین سکتا
 سنا ہے آپ غیر قانونی طریقے سے بچوں کو باہر ممالک میں
 بھیجتے ہیں اور ان کو پڑھا لکھا کر
 ان سے پیسہ وصول کرتے ہیں
 بس مس انف اور ایک لفظ نہیں سنوں گا
 وہ یکدم بھڑکا تھا
 آپ میری بات سنیں مس فرواحیات

ہم اس دور کی نوجوان نسل کے اچھے فیوچر کے لیے کس قدر کوشاں ہیں آپ جانتی ہوں گی

ابصار کڈز ہاؤس کی کامیابی کا علم تو ہوگا آپ کو اس سے آگ لگتی ہے کچھ اس
ملک کے شریفوں کو اگر ان کی شرافت کا بھانڈہ پھوڑ دوں

تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں

ان کو بتا دو کہ جن بچوں کو تم کوڑا کرکٹ میں پھینک دیتے ہو ابصار عالم انہیں اپنا نام دیتا ہے

ہم ان کی پرورش کرتے ہیں

ہم انہیں انسان بناتے ہیں

کیا غلط ہے کیا یہ گناہ ہے

اگر یتیم بچوں کی بچیوں کی پرورش کرنا گناہ ہے

ان کے سر پر ہاتھ رکھنا گناہ ہے

توہاں میں یہ گناہ کرتا ہوں

تم جن بچوں کو سڑکوں پہ بھیک مانگنے پہ مجبور کرتے ہو

ہم ان کی کفالت کرتے ہیں ان کو چھت دیتے ہیں کھانا دیتے

ہیں کیا یہ گناہ ہے اگر ہے توہاں میں اس کو بھی کرتا ہوں

جن ماؤں کے سروں سے چادریں اتار کر اپنے دلوں کو تسکین

دیتے ہو میں سروں پہ چادر ڈال کر ان کو تحفظ فراہم کرنے

کی ادنیٰ سی کوشش کرتا ہوں کیا یہ گناہ ہے

اگر غریب کو دبا کر میں سکون حاصل کروں تو میں اعلیٰ

درجے کا انسان ہوں مجھ سے نہیں ہوتی یہ منافقت

ابصارِ عالم اندر باہر ایک جیسا ہے وہ انسان ہے اور آپ

مجھے انسان ہی رہنے دیں میرا آج یہ آخری انٹرویو ہے

مجھے اس کیمرے کے سامنے لا کر آپ مہمانِ ثابت نہ کریں میں ان بچوں کے سامنے شرمندگی محسوس کر رہا ہوں جو

اپنے اپنے پیروں پہ آج الحمد للہ کھڑے ہیں

ان کی تزیل ہو میں ایسا نہیں ہوں آپ مجھے معاف ہی

رکھیں تو بہتر ہے

www.urdu novels mania.com

میرا لائیو انٹرویو بھی دیکھ رہے ہوں گے

مجھے معاف کر دینا میرے بچوں وہ ٹی وی سکرین پہ براہِ راست دیکھ کر بولا

بہت سے نوجوان اسے زندگی کی دعا دینے لگے بہت سے

پھرے مسکراٹھے اور بہت سے فون پر لپکے تھے

ابصار عالم درد سے چور لہجے میں کہتے ہوئے پھر سے سٹارٹ ہوا

تم جن بچیوں کی عزت تار تار کر کے کوٹھے پہ بٹھا آتے ہو

ہم ان کو اس درندگی سے بچاتے ہیں

جن کے گھر میں چوہا نہیں جلتا

ہم انہیں بھوکا سونے نہیں دیتے

یہ گناہ ہے توجہ میں کرتا ہوں یہ بھی گناہ

تم جنہیں اپنی گندگی سمجھ کر کوڑا دان میں پھینکاتے ہو

ابصار عالم ان کو اپنے سینے پہ سلاتا رہا ہے

کتنے کامیاب انسان ہیں آج وہ فخر ہے مجھے آج ان پہ
میں وعدہ کرتا ہوں آپ سب سے ان کو ایک دن آپ کے سامنے لے آؤں گا
ہر ادارے میں بھیجوں گا میں انھیں

وہ پولیس ہو

فوج ہو

آرمی ہو

سول انجینئرنگ ہو

ڈاکٹر ہو

عدالت ہو۔ جج ہو

ہر ایک شعبہ میں لے آؤں گا

ابصار عالم مر بھی گیا تو اپنی روح چھوڑ جائے گا ان بچو

www.urdu novels mania.com

میں میرا بچا ہوا کام وہ سر انجام دیں گے

جتنا ہو سکا میں ان کالی بھیڑوں سے بچا کر رکھوں گا ان سے جو چاہتے ہیں میں ان کو یہ بچے دے دوں

تاکہ وہ بھیک منگوا کر اپنے خزانے بھر سکیں

میں ان کی آنکھیں پھوڑ ڈالوں گا

میری مجھے مت بھولنا میری آنکھیں ہر پل ہر وقت

میرے بچوں پہ ہیں میں آنکھ اٹھا کر ان کی جانب بڑھے
ہاتھوں کو کاٹ ڈالوں گا
وہ پر زور سپیچ کرتے ہوئے بول رہا تھا
ایسے جیسے اس کے سامنے اس کے دشمن بیٹھیں ہیں

ہمارا کام ہمیں کرنے دو جب تک ابصار عالم اور خرم زکی
زندہ ہے

ہم ہر اس بے سہارا بچوں کے لیے
کھڑے بھی ہوں گے
اپنی اپنی جان بھی دے سکتے ہیں

اور ضرورت پڑی تو لے بھی سکتے ہیں
www.urdu novels mania.com

ٹی وی چینل پہ ان کا انٹرویو آن ایئر جا رہا تھا

ابصار عالم وائٹ کرتے شلوار میں صوفے پہ براجمان
کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا

اس کی روشن پیشانی پہ دو مہراب چمک رہے تھے

اس کی گھنی مونچھیں جیسے اسی پہ سج رہی ہیں

اتنا خوبصورت بے مثال سا روشن چہرہ

تیری آنکھوں سے کبھی کیوں نہیں گزرا

غازیہ ظہیر وہ دو گھنٹوں سے

ٹی وی کے آگے براجمان بنا پلک جھپکائے

ابصار عالم کے ایک ایک زاویے کو دیکھ رہی تھی اس کی ایک ایک بات اپنی نوٹ بک پہ لکھ رہی تھی

وہ اپنی ڈائری کو کھولتی اس کے لب ہلتے اس کی قلم رفتار

پکڑ لیتی وہ خاموش ہوتا وہ ٹککی باندھے اس کو دیکھنے لگتی

اس کی دھڑکنوں میں ارتعاش پیدا ہو رہا تھا

جیسے ابصار عالم اس کے سامنے بیٹھا ہو

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

یار کوئی رکواو اس انٹرویو کو وہ ہماری طرف اشارے کر رہا ہے
 اس نے عوام کے سامنے ہمارا نام لے لیا تو ہم تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے
 ظہیر تم کرو مع تم تو آن ڈیوٹی ہو
 پولیس تمہارے اشاروں پہ چلتی ہے
 ابصار عالم کا منہ بند کرواؤ
 تمہاری بیٹی کے اغواء کی تفصیل بھی دے سکتا ہے

ان ایکسز کو تو موقع چاہیے مریچ مصالحہ لگا کر
 انٹرویو چھاپیں گے

www.urdu novels mania.com

جمالی تم پریشان نہ ہو وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا
 وہ جتنا بھی بڑا بن جائے
 خیالات اس کے بلند ہی ہیں
 وہ کسی کا نام بھی نہیں لے گا

اور کسی لڑکی کی عزت بھی نہیں اچھالے گا

تم اس کی طرف داری کر رہے ہو

میں اس کی تعریف کر رہا ہوں

مجھے کام ہے میں ابھی چلتا ہوں تم لوگ بھی بند کر دو یہ ٹی۔ وی ورنہ جلتے کڑھتے رہو گے
ظہیر الحسن مسکراتا ہوا باہر نکل گیا تھا

ویڈن ابصار عالم تم واقعی ہی دوستی کے قابل ہو

انسان ہو تو تمہارے جیسا میں اتنے اختیار رکھ کر بھی

کچھ نہیں کر پاتا اور تم ایک عام انسان ہو کر بھی
کتنے خاص ہو

ایک لمحے کے مجھے تم سے نفرت محسوس ہوئی تھی

ایک دن نفرت بھی ہوئی تھی تم نے میری بیٹی کا جس طرح خیال رکھا میں مان گیا ہوں تمہیں

میرے اندر سے نفرت مر گئی ہے
تمہارے لیے

جمالی اور فخری تمہارے خلاف جو بولتے تھے میں سمجھتا تھا وہ حق پہ ہیں مگر آج تم نے ثابت کر دیا

آج میں ہی نہیں بہت سے اچھے لوگ تمہارا اس نیک کام میں ساتھ دیں گے

ان میں آج مجھے بھی شامل کر لو آج سے میں کروں گا تمہاری حفاظت تمہارا خیال
وہ سوچتے ہوئے اپنے گھر پہنچ چکے تھے

اصفہان یہ چیک کیش کروا کر ابصار کڈھاؤس جمع کروادو
مگر انہیں خبر نہیں ہونی چاہیے کہ یہ کس نے کیا ہے

چاہے اپنا نام ڈال دینا
www.urdu novels mania.com

وہ اپنے سکیورٹی آفیسر سے مخاطب ہوا

جی بہتر سر وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

ہیرے میرا اتنا اچھا نام کیوں بگاڑتی ہو تم

پاگل پیار سے کہتی ہوں ہیرے کا مطلب پتہ ہے ناں
کتنا اچھا ہے

ہیرے کا مطلب ڈائمنڈ ہوتا ہے
تمہاری اردو اتنی ویک ہے تو انکسنگ میں سن لو اور سمجھ بھی لو اور خبر دار جو مجھے اب ٹوکا تو
میری بات سنو تم نے ٹی۔ وی پہ آج ابصار عالم کو دیکھا
کیسا ہے

بہت ڈیسینٹ پر سنٹی ہے اور کتنا پیارا بولتا ہے

اس کا انداز میں تو دو گھنٹے بس اسے ہی دیکھتی رہی
کیا تم بھی دیکھتی رہی ہو

ہاں غازیہ بہت اچھا انسان ہے

آج پہلی بار اس نے کسی کو انٹرویو دیا ہے

www.urduNovelsMania.com

میں تو کہتی ہوں ہر لڑکی کا ہیرو ہوتا ہے ایسا
شخص میں تو محبت میں گرفتار ہو گئی ہوں اس کی
اے لڑکی ہوش کے ناخن لو

وہ میرا ہیرو ہے غازیہ ظہیر الحسن کا ہیرو

غازیہ ظہیر نے ہیرماہم کی بولتی بند کی تھی

کیا پاگل ہو گئی ہو تم میں تو مزاق کر رہی ہوں مگر تم کیا بکواس کر رہی ہو میں سچ کہہ رہی ہوں ہیرے مجھے
محبت ہو گئی ہے

اور یہ وہی ابصار عالم ہے جو مجھے ان غنڈوں سے بچا کر

میرے گھر چھوڑ گیا تھا

اس پہ میں غصہ تو بہت تھی مگر آج اس کی شکل دیکھ کر دل آ گیا ہے اس پہ تم پاگل ہو گئی ہو
تم بیس سال کی ٹیارسی چھوٹی موٹی نازک سی لڑکی ہو
وہ تیس سال کا بھرپور جواب مرد ہے
اور تم نے سن نہیں اس نے لاسٹ میں کیا کہا تھا

شادی نہ کرنے کی وجہ میرے یہ ہی بچے ہیں میرا یہ ہی گھر ہے میرا یہ ہی فیملی ہے اور مکمل ہے مجھے

اب کسی چیز کی خواہش نہیں ہے

میں آنیڈیل لائف گزار رہا ہوں
 وغیرہ وغیرہ
 ہیرا بصرِ عالم کی نقل اتارتے ہوئے بولی

جبکہ غازیہ ظہیر کو پتنگے لب گئے تھے

غازیہ ظہیر کو تم پھر جانتی نہیں ہو
 میں بھی کسی سے کم نہیں ہوں اسے اپنا نہ بنایا تو میرا بھی نام بدل دینا

urdu
 novels mania
 www.urdu novels mania.com

محبت سچی ہو تو کسی کی منزل نہیں رکتی
 مگر غازیہ تمہارے پاپا

جسٹس ہیں اور وہ ایک غنڈا مشہور ہے

اوپر سے اس کی عمر کے حساب سے بڑا لگتا ہے وہ تم سے

تم تو بیس کی بھی نہیں لگتی

تمہارے ماما پاپا مجھے نہیں لگتے کہ مانیں گے

اے لڑکی اچھی باتیں نہیں کر سکتی تو بد دعائیں مت نکالو

دعا کرو میرے لیے
میں واقع ہی محبت میں گرفتار ہو چکی ہوں

بس کر دو یار مزاق بند کرو
اور مجھے ماما بلا رہی ہیں جا رہی ہوں میں باہر

اور سو جاؤ تم تمہارے دماغ پہ اثر ہو گیا ہے
مجھے لگتا ہے
وہ کہتے ہی کال ڈسکنیٹ کر گئی

{LRI} ❤️ {PDI} {LRI} ❤️ {PDI} {LRI} ❤️ {PDI}

بہت دیر سے وہ آنے ہی نمبر پہ کال کر رہی تھی مگر پھر اس نے اسے ملتوی کر دیا
ماما میں بازار جا رہی ہوں
اکیلی جاؤ گی نہیں میں عزا کو ساتھ لے جاتی ہوں

میرا موبائل گم ہو گیا ہے مجھے وہ لینا ہے
تم نہیں جاسکتی تمہارے پاپا نے سختی سے منع کیا ہے تمہیں باہر نکلنے سے

وہ تمہاری شادی ابھی نہ کرنے سے تورک گئے ہیں مگر ابھی
تمہیں باہر جانے کی اجازت نہیں دیں گے
ماما پلیز میں ایسے کیسے قید ہو کر رہ سکتی ہوں
یونی آپ نہیں جانے دے رہے
باہر آپ نہیں نکلنے دے رہے
میں جاؤں تو کہاں جاؤں

کیا ہوگا میرا یا رب یہ ابصار عالم کی وجہ سے سب ہوا ہے
چھوڑوں گی نہیں میں بھی تمہیں
آپ پھر مجھے موبائل منگوا دیں اور سم بھی ہاں وہ میں منگوا دیتی ہوں میں لادوں گی
مجھے ابھی چاہیے ماما

بات کرنی ہوتی ہے فرینڈز سے مگر

بار بار نیچے آنا پڑتا ہے اس سیٹنڈ فون کے لیے اچھا میں ابھی کہتی ہوں تم میرا فون لے لو میں تب تک
منگوالوں گی

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے

وہ ماما کا موبائل لیتی مسکراتی ہوئی اپنے روم میں دوبارہ
چلی گئی

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

اس نے اپنا نمبر ڈائل کیا اور خود کو کمپوز کرنے لگی

بیل مسلسل جارہی تھی مگر کوئی بھی اٹھا نہیں رہا تھا
کہیں میرا موبائل پھینک تو نہیں دیا ان ظالموں نے

افس وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتی دوبارہ کال ملانے لگی

اس بار کال ایڈنڈ ہو چکی تھی

دشت تنہائی میں اے جانِ جہاں لرزاں میں

تیری آواز کے سائے تیرے ہونٹوں کے سراب

یہ کون ہے بھی ابصارِ عالم نے پڑھ کر پہلو بدلا

دشتِ تنہائی میں دوری کے خس و خاکِ تلے
کھل رہے ہیں۔ تیرے پہلو کے سمن اور گلاب

کوئی محبت کا مارا لگ رہا ہے
وہ کچھ سوچتے ہوئے اگلی سطر پڑھنے لگا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اٹھ رہی ہے کسی قربت سے تیری سانس کی آنچ

اپنی خوشبو میں سلگتی ہوئی مدھم مدھم

زبردست انتخاب کوئی سلجھا ہوا شخص لگتا ہے

اس کی ہونٹوں پہ مسکان آئی تھی

اسے دل چسپی محسوس ہوئی
وہ مزید اشتیاق سے پڑھنے لگا

دور افق پار چمکتی ہوئی قطرہ قطرہ

گر رہی ہے تیری دلدار نظر کی شبہم

سورونٹک آہستہ سے اس کے لب ہلے

"دلدار نظر"



اس قدر پیار سے اے جان جہاں رکھا ہے

دل کے رخسار پہ اس وقت تیری یاد نے ہاتھ

لگتا ہے اسے کال کرنی پڑے گی

یوں گماں ہوتا ہے گرچہ ہے صبح ابھی فراق
ڈھل گیا ہجر کا دن آ بھی گئی وصل کی رات

اتنی رات کو اس لڑکی کے نمبر پہ کون یہ نظم سینڈ کر رہا ہے

مجھے اسے بتا دینا چاہیے کہ یہ نمبر گم ہو گیا ہے آپ کسی اور طریقے سے غازیہ ظہیر سے رابطہ کریں
وہ جوتانے بانے بن رہا تھا کہ آخر کیسے وہ اس کی وضاحت کرے گا
ایک سکیم اس کے زہین میں آئی تھی
یہ کوئی لڑکا لگ رہا ہے
شاید غازیہ کا کوئی ہو

وہ کچھ سوچتے ہوئے اس نمبر کو ڈائل پیڈ پہ ملانے لگا
معزز صارف آپ کے موبائل میں اس کال کے لیے بیلنس ناکافی ہے
برائے مہربانی کال سے پہلے

اس نے کال ڈسکنٹ کر دی

اس نے اپنا پبلک سیل نکالا کیونکہ وہ اپنے گھر اور اس کے ارد گرد صرف اپنا پرائیویٹ سیل یوز کرتا تھا جو صرف چند خاص لوگوں کے پاس تھا نمبر ابصار عالم کا

اور ابھی بھی اسے کسی اجنبی کو کال کرنی تھی
سو احتیاط ضروری تھی اس کے لیے

بیل جاری تھی مگر ابھی اٹینڈ نہیں ہوئی تھی

اسلام و علیکم

ابصار عالم نے سلام کرنے میں پہل کی تھی
مگر دوسری طرف مکمل خاموشی تھی

www.urdu novels mania.com

غازیہ ظہیر کی دھڑکنوں میں ارتعاش برپا ہوا تھا
مگر وہ سنبھلی تھی کیونکہ دوسری طرف سے مسلسل ہیلو کی آوازیں آرہی تھیں

وہ اوندھی لیٹی ہوئی تھی کان سے موبائل لگائے وہ اپنے دونوں پیروں کو جھلا رہی تھی

ٹھیک ہے آپ جو کوئی بھی ہیں

اللہ حافظ

لگتا ہے تمہیں میری آواز پسند نہیں آئی

آپ کون بات کر رہے ہیں میں کون بات کر رہا ہوں

یہ اتنا اہم نہیں ہے آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں

جی لال آپ نے کی ہے میں نے نہیں

جس مقصد کے لیے اس نے کال کی تھی وہی وہ بھول گیا

آپ ابصار عالم سے میری بات کروا سکتے ہیں

نہیں جی وہ تو اس وقت سو رہے ہیں صبح بات کروا سکتے ہیں

پلیز کروادیں ناں یا پھر؟

وہ رکی تھی کچھ دیر کے لیے

یا ان کا نمبر دے دیں آپ کو ان سے کیا بات کرنی ہے

وہ بات مجھے ان سے ہی کرنی ہے
آپ سے کرنے والی ہوتی تو آپ سے کرتی ناں

اے لڑکی بتاؤ تم کون ہو

اور سو جاؤ رات کے اس پہر اچھی لڑکیاں نہیں جاگا کرتیں
ساتھ ہی اس نے کال ڈسکنٹ کر دی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اتنا ایڈیوڈ تمھارا ہی ہو سکتا ہے

ابصار عالم

غازیہ ظہیر کا کام کا کام ہو گیا ہے

مجھے اب اس سے ملنا ہے

اسے کچھ بتانے کے لیے کچھ تو کرنا پڑے گا ناں

مس غازیہ ظہیر پہلے اس شخص سے یہ توپوچھ لو کہ

وہ کہیں شادی شدہ تو نہیں ہے

یا پھر محبت و حبت کرتا ہو

اس سے یہ توپوچھ لوں یا کون ہے

غازیہ بی بی آپ کو صاب بلارہے ہیں



خیر تو ہے اس وقت اچھا میں آتی ہوں

ابصار کو ایک مسج بھیج دیتی ہوں

جواب تو دے ہی دے گا

ابصار عالم

پلیز ایک بات کا جواب دے دیں پلیز

کیا آپ نے کبھی محبت کی ہے

سینڈ کا بٹن پریس کرتے ہی وہ باہر کو بھاگ گئی

اسلام و علیکم

پاپا آپ نے مجھے بلایا

ہاں میری گڑیا میرے بچے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے

جی پاپا میں بالکل ٹھیک ہوں



یہ آپ کی مسز ہیں نے بلا وجہ آپ کو پریشان کر دیتی ہیں

سن رہی ہوں میں غرہ او

لگائے ہوئے ہیں ماما

وہ ماں کے گلے میں جھولتے ہوئے لاڈ سے بولی

سوری ماما میں تو بس پایا کوپٹا ہی تھی

غازیہ تم اب سیریس ہو جاؤ بڑی ہو گئی ہو تم

میری پری ادھر آؤ میرے پاس

جی پایا بولیں ادھر میرے پاس بیٹھو

وہ اپنے پاس جگہ دیتے ہوئے بولے

میرے اور تماری ماما کے کچھ خواب تھے

تمہیں آزادی دی تمہیں پڑھایا لکھایا

آگے بھی پڑھانا چاہتا تھا

مگر جو کچھ ہو چکا ہے اس نے میری روح نکال دی ہے

تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں جیتے جی مرجاتا

تو میں جیتے جی مر چکا ہوتا اللہ نہ کرے پایا

وہ قریب ہو کر باپ کے بازو پہ سر ٹکاتے ہوئے بولی

ہماری تم اکلوتی اولاد ہو

زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے

مگر سوچتا تو ہر کوئی ہے
کہ اس سے پہلے ہی وہ اپنے فرائض نبھالے

غازیہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو رخصت کرنا چاہتا ہوں

میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے

تمھاری ماما اس ظالم دنیا کا سامنا نہیں کر سکتی

جو لوگ تمھیں اغوا کرنا سکتے ہیں وہ اور بھی کچھ کر

سکتے ہیں وہ بہت خطرناک ہیں

وہ غنڈے ہیں ان کی کوئی ماں بیٹی بہن بیوی نہیں۔ ہوتی

اگر لوگ مجھے غنڈہ سمجھتے ہیں تو

سمجھتے رہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا
میں ایسے شریفوں سے پناہ مانگتا ہوں

جو معصوم بچوں کو بھیک مانگنے کے لیے مجبور کرتے ہیں

غازیہ ظہیر کے کانوں میں ابصارِ عالم کی آواز ٹکرائی تھی

تو کیا وہ واقعی ہی ایک برا شخص ہے

نہیں میری محبت بری نہیں ہو سکتی میری چھٹی حس کہتی ہے

Urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ ایک سچا کھرا

اور محب وطن شہری ہے

اٹھارہ گھنٹے میں اس کے ساتھ رہی ہوں

اس نے پاشاہ جس طرح حمہ کیا تھا

وہ شخص مجھے چھوڑ کر بھاگ بھی سکتا تھا

وہ اس دریا میں کیوں کودا تھا

اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز میری عزت کیوں تھی

اس کا تو کچھ بھی نہیں تھا اس پاشا نامی ڈاکو کے پاس

پھر اس نے کیسے مجھے بچایا

اگر اسے کسی بہن ماں بیٹی بیوی کی پرواہ نہ ہوتی تو

وہ لاکھوں کی ش میں

بچے بوڑھے جوان عورتیں مرد



سب ہی اس کی زندگی کی دعائیں نہیں مانگ رہے ہوتے

مجھے اتنی سمجھ بوجھ تو ہے

اسی لیے میں نے تمہاری شادی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے

پاپا میں ابھی شادی نہیں کر سکتی آپ جانتے ہیں مجھے

جرنلسٹ بننا ہے ابھی

آپ نے ہی مجھے یہ سکھایا ہے

www.urdu novels mania.com

جو سوچو تو پھر اس پہ ڈٹے رہو

وہ کر کے دکھاؤ جو تم نے کرنے کا سوچا ہے

لیکن گڑیا

پاپا آپ نے ہی کہا ہے ناں کہ زندگی اور موت کا تو کسی کو

بھی پتہ نہیں ہے

بس آپ اللہ پہ چھوڑ دیں

عزت اور زلت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے

وہی ہماری حفاظت کرنے والا ہے

میں اب کوئی ایسی بے وقوفی نہیں کروں گی جس سے آپ

دوبارہ پریشان ہوں

پلیز پلیز پلیز

وہ پاپا کے گلے میں بانہیں پھیلائے لاڈ سے بولی

تو اس کے پاپاموم کی طرح پگھلے تھے

وہ دنیا جہان سے بڑھ کر اپنی بیٹی کو چاہتے تھے

انہوں نے ایک بار پھر اپنی بیٹی کو منانے کی کوشش کی

مگر بے سود تھا

وہ آنے روم میں چلی گئی اس کے پاپا نے بھی ضد نہیں چھوڑ تھی

وہ ڈرا ہوا شخص اپنی بصر کو سمجھا نہیں سکتا تھا کہ

www.urdu novels mania.com

وہ کس حد تک ڈر چکا ہے

مگر اپنی بیٹی کی خوشی بھی عزیز تھی

اس کی ایک دن کی بھوک ہڑتال نے ظہیر الحسن کو گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کر دیا تھا

مے آئی کم ان سر

یس کم ان

غازیہ ظہیر نے پرنسپل ہمایوں کے آفس میں انٹر ہونے سے پہلے
اجازت طلب کی اور اندر انٹر ہو گئی

سریہ میری اپیلیکیشن ہے میں کسی وجہ سے یونیورسٹی نہیں آ سکی
جس کی وجہ سے بہت حرج ہوا ہے میرا
www.urduNovelsMania.com

مجھے ایکسٹرا کلاسز کے لے اپائنٹمنٹ چاہیے

ٹھیک ہے آپ کو بتا دیا جائے گا ابھی آپ جا سکتی ہیں۔

جی ابصار عالم آپ کا کام ہو جائے گا آپ بے فکر رہیں
آپ نے آنے میں۔ زحمت کی ہے آپ کال کر دیتے تو آپ کا کام ہو جاتا

ابصار عالم وہ واپس مڑی

آپ یہاں اب کس کو اغواء کرنے آئیں ہیں

اچھا تو سر آپ بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں

وہ بلا جھجک ابصار عالم پہ چڑھ دوڑی

میں اب آپ کو یہ سب نہیں کرنے دوں گی

میں ابھی پاپا کو کال کرتی ہوں

آپ کی جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی

ابصار عالم پہلے حیران ہوا پھر ایک جھٹکے سے اٹھتا تھا

مس غازیہ ظہیر یہ کیا بد تمیزی ہے

سرہما یوں نے اسے ٹوکتے ہوئے بولے

آپ تو چ ہی رہیں سر آپ بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں

کیا بکواس کر رہی ہو لڑکی۔

بکواس میں نہیں آپ کر رہے ہیں



غازیہ ظہیر جاؤ یہاں سے تم

تمہارے پاپا میرے اچھے دوست نہ ہوتے تو میں ابھی تمہیں

فائر کر دیتا

غازیہ ظہیر نے ابصار عالم کا گریبان پکڑ کر کھینچا

آپ اتنے گھٹیا

انف مس غازیہ ظہیر انف اب ایک اور لفظ منہ سے نکالا

تو کیوں برا لگ رہا ہے کیا آپ نے مجھے

شٹ اپ اس سے پہلے کہ غازیہ ظہیر سچ بولتی

اس کے پھولے پھولے گلرانی خوبصورت گالوں پہ ابصار عالم

کی پانچ انگلیوں کے نشان بنے تھے

www.urdu novels mania.com

میرے ساتھ آؤ باہر

آپ پریشان نہ ہوں

میں سب سنبھال لوں گا

پر نسل ہمایوں اپنی چنیر سے سے اٹھے تو ابصار عالم نے

انہیں تسلی دی تھی شان تم گاڑی میں پہنچو میں ابھی آتا ہوں

باس یہ لڑکی جاؤ تم میں اسے دیکھتا ہوں

تم چلو میرے چھوڑو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے گیٹ سے باہر لے گیا

عظیم بابا یہاں کسی کو بھی پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ یہ

لڑکی میرے ساتھ گئی ہے

میں اسے بہت جلد چھوڑ جاؤں گا

اچھا تو یہ سب ملے ہوئے ہیں

میں کتنی بڑی غلط فہمی کا شکار تھی

چپ کرو تم

اور چلو میرے ساتھ

میں چیخوں گی چلاؤں گی

ماردوں گا میں تمہیں اگر تم اب بولی تو شان زرا چھ

گویاں تو ڈال دو میرے پسٹل میں ایک گولی سے تو اس

کی زبان بند کروں گا

کیا کر رہے ہیں باس شان سریس ہوا



دونوں مجھے وہ پچھلی سیٹ پہ غازیہ کے ساتھ بیٹھا تھا

زرافا صلے پہ اور اسے مسلسل گھور رہا تھا

یہ کیا کر دیا میں نے میں اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر

سکتی ہوں

میرے پاپا وہ کیسے جنیں گے اب اور میری ماما

کیا یہ مجھے پھر جا کر بند کر دے گا

www.urdu novels mania.com

اب تو پاپا بھی ابھی نہیں مانیں گے

ہائے میرے اللہ میں نے یہ کیا کر دیا

پلیز مجھے معاف کر دو۔ میں کسی کو کچھ بھی نہیں کہوں گی

کچھ نہیں بتاؤں گی

مجھے چھوڑ دو پلیز

تم کیا پاگل ہو

لڑکی ہو تم جانتی ہو تم اپنا ہی نقصان کر رہی ہو

جس جس کو بھی بتاؤ گی کہ تمہیں اغواء کیا گیا تھا

وہ تمہیں اچھی نظر سے نہیں دیکھیں گے وہ تمہیں غلط سمجھیں گے

www.urdu novels mania.com

تمہاری عزت کی دھجیاں اڑا دیں گے

اس دن بھی تمہاری ہی بے وقوفی کی وجہ سے

تم خود کو نقصان پہنچا رہی تھی

تمہیں دریا میں کودنے کی ضرورت نہیں تھی

میں وہاں تھا میں دیکھ لیتا سب کو

تم اتنی جلد باز کیوں ہو ابھی بھی اگر منہ بند رکھتی تو یہ

دن نہ دیکھنا پڑتا مجھے

آپ مجھے سمجھا رہے ہیں

تو آپ لڑکیوں کو اغواء کیوں کرتے ہیں

میں نہیں کرتا کسی کو بھی اغواء اس دن بھی غلط فہمی

ہو گئی تھی

اور ابھی جو آپ پرنسپل سے کسی کام کا کہہ رہے تھے

وہ

ابصارِ عالم کے ہونٹوں پہ مسکان آئی تھی

اچھا تو تمہیں۔ برا لگا ظاہر ہے آپ اتنے بڑے ادارے کے

سربراہ ہیں

اس یونیورسٹی کے ڈونر ہیں

بہت عالی شان محل ہے آپ کا تمہیں پسند آیا تھا کیا

جی میرا مطلب ہے سب کچھ ہے آپ کے پاس تو پھر یہ سب کیوں کرتے ہیں

مارپٹائی

غنڈہ گردی

ساتھ ہی اس نے اپنے منہ پہ دونوں ہاتھ رکھے تھے

اور کیا کیا جانتی ہو میرے بارے میں

ک۔ ووچھ نہیں وہ بچکانی

گاڑی واپس یو نورسٹی کے چلو

یہ دیکھوں یہ وہ ڈاکو منٹس ہیں جو میں ہمایوں صاحب کو دینے آیا تھا

کچھ بچوں کو سکا لرشپ پہ باہر بھیج رہے ہیں ہم سب

مل کر یہ کام ہی کرنے کا کہے رہے تھے

پرامس کرو لڑکی آئندہ مجھے کہیں بھی دیکھ کر غلط نہیں سمجھو گی

وعدے نبھانے آتے ہیں ناں تمہیں

یہ کیسے الفاظ تھے غازیہ ظہیر

کے حواس بحال ہوئے

جی نبھانے آتے ہیں

لیکن میں آپ سے پراس کر رہی ہوں میں اب کبھی آپ کو غلط نہیں سمجھوں گی اور

اپنا وعدہ کبھی نہیں توڑوں گی

باس یونیورسٹی آگئے ہیں ہم اب کیا کرنا ہے

تم نیچے اترو گیٹ کھلو او

میں اور یہ لڑکی کیا نام ہے تمہارا غازیہ ظہیر
 آتے ہیں جی باس اوکے
 وہ نیچے اتر گیا
 ایک اور بات جی یہ نمبر تمہارا ہے ناں
 جو تم راتوں کو مجھے تنگ کرتی ہو

اور نظریں غازیہ ظہیر کے چہرے پہ گاڑ دیں

نہیں نہیں تو وہ اٹک اٹک کر بولی

آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں تمہاری آواز ریکارڈ ہے

میرے پاس

جلدی بتاؤ ورنہ واپس نہیں لاؤں گا اب لے گیا تو

میں اتنا اچھا نہیں ہوں

ہاں یہ تو ہے

غازیہ کے منہ سے اچانک ہاں برآمد ہوا

بتاؤ پھر جی میرا ہی ہے

وہ بلبش ہوئی تھی

کیا تم مجھے پسند کرتی ہو

ہاں

نہیں نہیں نہیں



ایسا کچھ نہیں ہے
وہ تو میں شان کا سمجھیں تھی

اس کی بوکھلاہٹ پہ ایک زوردار قہقہہ پڑا تھا
اور ساتھ بات بدلنے پہ بھی
آپ میرا مذاق اڑایا رہے ہیں

نہیں میں تمہاری بچگانہ حرکتوں پہ ہنس رہا ہوں

سنو لڑکی تمہارا بھول جاتا ہوں

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

غازیہ ظہیر کے سوالیہ نظروں کو دیکھ کر

ابصار عالم نے اسے بتایا

میری ایک بات اپنے دماغ میں بٹھالو میں اچھا آدمی نہیں ہوں

جو تم نے ابھی اقرار بھی کیا ہے

میرے سے دور رہو

میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا

مجھ سے پرامس کر آج کی بات کسی کو نہیں بتاؤ گی

ٹھیک ہے پرامس

لیکن آپ بھی مجھ سے ایک پرانا کریں

کیا آپ کو وعدے نبھانے آتے ہیں

ہاں مجھے بھی آتے ہیں

جہاں نہ نبھانے ہوں وہاں میں وعدے نہیں کرتا

سٹوڈنٹس باہر آنا شروع ہو گئے ہیں

اب تم چلی جاؤ اندر

میں آپ کو رات کو کال کروں گا پھر مجھے بتا دینا

سچی ہاں سچی اب جاؤ تم

اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ

وہ گاڑی سے تیزی سے باہر بھاگی تھی

ابصار عالم نے دل پہ ہاتھ رکھ کر

دل کو ایک بار پھر ڈپٹا تھا

یا اللہ تیرا شکر ہے

اس نے مجھے چھوڑ دیا ورنہ پاپا

او



اس نے یونیورسٹی داخل ہوتے ہی

لباساںس لیا

سامنے سے ہیر آرہی تھی کہاں رہ گئی تھی تم
اتنی دیر سے ویٹ کر رہی تھی

اور یہ تمہیں اتنے پسینے کیوں آرہے ہیں

کچھ نہیں میرا پرس کہاں ہے
پاپا کی کال آرہی ہوگی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

وہ آج کل میرے لیے بہت پریشان رہتے ہیں

میں اب ایسا کوئی کام نہیں کروں گی

جس سے میرے پاپا کو کوئی نقصان پہنچے

چلو میں۔ بھی تمہارے ساتھ چل رہی ہوں
اچھا آ جاؤ پھر غازیہ ظہیر ہیر کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

باس ہم اس گیت پہ کیوں کھڑے ہیں کسی نے ہمیں دیکھ

لیا تو خواہ مخواہ کسی مصیبت میں پڑھ جائیں گے

شان غازیہ ظہیر پہ نظر رکھو یہ لڑکی بہت سادہ مزاج ہے

کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور کرے گی
www.urdu novels mania.com

اور یہاں موجود سارے سٹوڈنٹس سے بھی کہہ دو اس لڑکی کا
خیال رکھیں
اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے

خیر ہے باویہ چکر کیا ہے آخر آپ کو کب سے

کسی صنف نازک میں دلچسپی ہونے لگی

بکواس بند کر اپنی اور جو کہا ہے وہ کرو

وہ آگئی ہے وہ اس کے ساتھ یہ کیوٹ سی لڑکی کون ہے
غازیہ پہ نظر رکھنی ہے اسکے آس پاس والوں پہ نہیں

ہاہاہاہا ہاشان نے قہقہہ لگایا
چلونگلتے ہیں غازیہ ظہیر کی گاڑی جیسے سے
آنکھوں سے او جھل ہوئی
وہ دونوں بھی نکل گئے

ابصار کڈز ہاؤس میں پچاس سے زائد ٹیچرز کی ضرورت جن کی تعلیم کم سے کم بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ اور زیادہ
سے زیادہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت ہے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تربیت

کے افراد رابطہ کریں زلیہ داور تو تو ہوگی کامیاب یہ بالکل پرفیکٹ ہے جاب تمہارے لیے تم نے آگے نیوز پڑھی ہیں اتنا دقیقہ نوسی بندہ میں نے تو اپنی لائف میں نہیں دیکھا یا حد ہوگی لیڈیز حضرات مکمل حجاب میں تشریف لائیں اور مرد حضرات شلوار قمیض میں عورتیں تو عورتیں ارے مردوں کو بھی نہیں چھوڑا اس نے مجھے نہیں لگتا کہ یہ شخص زندگی میں کامیاب ہوگا اور جو اس کے زیر پرورش ہیں وہ تو بہت ہی مشکل سے سانس لیتے ہوں گے یا ر اچھا تمہیں تو ٹپنگ کا شعبہ پسند نہیں ہے پھر تم یہ کیوں پڑھ رہی ہو یا میں کچھ سوچ رہی ہوں مجھے یہ جاب چاہیے میں بھی دیکھتی ہوں اس کی بینڈ نہ بجا دی تو میرا بھی نام زلیہ داور نہیں تم یہ جاب کرو گی وہ بھی ایک یتیم بچوں کے ادارے میں اور وہ بھی اتنی پابندیوں کے ساتھ مکمل حجاب ہونہ مانی فٹ وہ کچھ اور ہی سوچ رہی تھی میں ایسے ہی جاؤں گی اور وہ لوگ مجھے میری زہانت کی وجہ سے ایکسپٹ کر لیں گے زمین پہ واپس آجائیں زلیہ داور آپ ان کی کسی بھی شرط پہ پورا نہیں اترتی عمارہ نے اسے تنبیہ کی مگر وہ سنتی ہی کب تھی تم صبح یونیورسٹی جاؤ گی اور گیارہ بجے ابصار کڈز ہاؤس ہاں تو کیا نہیں جاسکتی وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی پاگل ہوگی ہو تمہارے پاپا کبھی اجازت نہیں دیں گے تمہیں اور تمہیں۔ یہ جاب کرنی ہی کیوں ہے تمہارے پاس کس چیز کی کمی ہے ایڈوینچر میری جان ایڈوینچر بس تم دیکھتی جاؤ اور ہاں تم بھی چل رہی ہو میرے ساتھ انٹرویو کے لیے کیا تم پاگل ہوگی ہو تم تو سچ مچ پاگل ہوگی ہو حوصلہ رکھو کل کی تیاری کرو مجھے تو معاف ہی رکھو میں نہیں جانے والی تمہارے ساتھ ماما اور میں اپنی پھوپھو کے ہاں جا رہے ہیں کچھ دن تک۔ رک کر آئیں گے میرے کزن آرہے ہیں دبئی سے اوہو کوئی چکر و کرہے کیا چکر تو کچھ بھی نہیں ہے وہ اپنی فیملی کے ساتھ آرہے ہیں اس لیے تم بے تکی باتیں چھوڑو اب میں چلتی ہوں سنو صبح یونیورسٹی تو آؤ

گی ناں نہیں میں ابھی نہیں آ رہی اللہ حافظ وہ جاتے جاتے مڑی اور دو حرف بول کر باہر نکل گئی
بھائی دیکھیں ناں میں کیسا لگ رہا ہوں آج



انٹرویوز لینے جا رہے ہو یا پھر اپنا رشتہ دیکھنے یہ سب کیا ہے اتنی تیاری کوئی خاص بات ہے کیا باؤ
آپ تو ہیں ہی بد زوق ابصار عالم کی نظر کے سامنے ایک چہر انمایاں ہوا تھا شانِ ٹیچر اپنے بچوں کے
لیے ماڈل ہوتا ہے جب تم ہی اس بات کا خیال نہیں رکھو گے تو تمہارے پاس آنے والے وہ کچے
پکے زہن کے بچے جو تم سے نہ صرف تعلیم حاصل کریں گے بلکہ وہ تم سے تربیت بھی حاصل کرتے
ہیں تمہیں دیکھ کر بونا سیکھیں گے تمہارے رنگ میں رنگنے کی بھرپور کوشش کریں گے اسکول
ابتدائی درس گاہ ہے ان بچوں کے لیے بھی جن کے والدین حیات ہوتے ہیں جب تک بچے اسکول
سے نکل کر کالج تک جاتے ہیں وہ پک چکے ہوتے ہیں ان کے زہن پختہ اینٹوں کی وہ دیوار بن جاتے
ہیں جن کو اگر تم گراؤ گے تو پورا المبہ گر جائے گا اس لیے یاد رکھنا جس گھر کی بنیاد مضبوط رکھی جائے وہ
خالی بھی رہیں تو خطرات سے محفوظ رہتے ہیں اس لیے آج جس کو بھی چھوٹا کی تعلیم کے ساتھ ساتھ
ان کے بولنے کا انداز چال چلن بھی اعلیٰ ہوان کا لباس معیاری ہو کسی کو بھی رایت مت دینا اور ہاں
آخری بات اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ جاب ضرورت مند کو ہی ملنی چاہیے شوقیہ حضرات کو ایسے
ہی نمٹا دینا آپ میرے ساتھ نہیں چل رہے کیا چل رہا ہوں مگر وہاں سے مجھے کہیں کالج کے لیے
زمین کی بات کرنے جانا ہے پسند ہے وہ اراضی مجھے مگر دیکھتا ہوں وہ ہے کس کی میں گیارہ تک آ
جاؤں گا اگر لیٹ ہو جاؤں تو تم اور خرم سنبھال لینا اچھا بات سنو میری مزاق مستیوں میں نہیں رہنا
اچھے سے بات کرنا سب سے اور انہیں اپنا رولز سمجھا دینا میں پہنوں گا مگر زرا بعد میں مجھے ایک کام

ہے باہر جا رہا ہوں میں کڈڑاؤس سے تھوڑا دور خرم زکی بھی ہے ناں تمہارے ساتھ کوئی پرالم ہو تو بتا دینا اوکے باس آپ بے فکر رہیں میں سب سنبھال لوں گا مگر آپ نے ہی لینا ہے لاسٹ ڈیسیون (last decision) Oksee you soon اوکے جلدی ملتے ہیں اللہ حافظ۔۔۔۔

_____ کیا آپ کو حجاب پسند ہے غازیہ ظہیر نے ابصار عالم کو ٹیکسٹ کیا وہ اپنے ہی کسی خیال میں گم تھا سمجھ نہیں سکا کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کے اسکول میں جاب کا اشتہار پڑھا میں نے اس کے رولز اچھے ہیں کیا آپ کو حجاب پسند ہے غازیہ ظہیر نے دوبارہ ٹیکسٹ کیا ہاں میں آدھے ادھورے لباس میں ملبوس عورت کو عورت نہیں سمجھتا جانور سمجھتا ہوں کیوں کہ جانور لباس نہیں پہنتے ان کو شعور نہیں ہوتا تو کیا جو پردہ نہ کرے وہ لڑکی جانور ہے آپ کے نزدیک انسان کو مرنے کے بعد بھی لباس میں ہی دفن کیا جاتا ہے مرد کے کفن میں تین کپڑے ہوتے ہیں مگر عورت کے کفن میں پانچ کپڑے شامل ہیں کبھی اسلامک ہسٹری پڑی ہے ایک بات تو بتاؤ لڑکی تم کال پہ بات کیوں نہیں کرتی میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ میں ٹین اسبجریز کی طرح ٹائپنگ (typing) کرتا رہوں اب چپ کیوں ہو بولو اور کوئی سوال ہے تو پوچھو ابصار عالم کی باتوں نے غازیہ کو لالہ جاب سا کر دیا تھا اور نہ ہی کسی کو ساری ساری رات لمبی کالز کر سکتا ہوں اب کال مت کرنا مجھے میں ہر وقت بڑی ہوتا ہوں اب بند کرو فون اپنا کام ہیں مجھے بہت سارے اللہ حافظ سنگدل انسان وہ جو بس بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈ رہی تھی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی تھیں کسی نے تمیز نہیں۔ سکھائی کس سے کیا بات کرتے ہیں کتنے تیز کان ہیں آپ کو تو کوئی ضروری کام تھا چلو بند کرو یہ بہانے بہانے سے کال کرنا مجھے آپ کو بھی تو نہیں آتا کسی کا دل رکھنا غازیہ ظہیر کے لبوں سے پھسلا تھا اللہ حافظ

ہونہ پتھر سے زیادہ سخت انسان سب کا باپ بنا پھر تا ہے تمہیں اپنا نہ بنایا تو میرا نام نہیں

ماما ناشتہ تیار ہو گیا ہے تو دے دیں لیٹ ہو



جاؤں گی میں آج تمہیں بہت زیادہ جلدی نہیں ہو رہی ہے۔ سب خیر تو ہے ناں کہاں تمہیں میں اٹھا اٹھا کر تھک جاتی ہوں کہاں آج تم میرے سر پہ کھڑی ہو فرید بابا آپ لگا دیں ناشتہ وہ کہہ کر رکی نہیں ٹیبل پہ جا بیٹھی مجھے تو کوئی ایکسپرنس بھی نہیں ہے کیا کروں گی وہاں جا کر اور یہ پینٹ شرٹ دیکھتے ہی وہ تو مجھے رت بجھٹ ہی کر دیں گے نہیں میں۔ پر لے لیتی ہوں مناسب رہے گا وہ اسی طرح کنفیوز ہو رہی تھی اسی شش و پنج میں اس نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا اس نے اپنا بیگ چیک کیا اور ڈرائیور کو گاڑی نکانے کا کستی گاڑی میں جا بیٹھی



بالے ماما بالے پاپا غازیہ ظہیر دونوں کو الوداع کستی باہر نکل گئی ایک تو لوگ گھر سے سوچ کر نکلتے ہیں کہ خود بھی مرنا ہے اور دوسروں کو بھی مارنا ہے سٹوڈنٹ ساتھ ہے اس کے وہ بھی لڑکی اور اتنی ریش ڈرائیونگ خان بابا چھوڑیں آپ دھیان نہ دیں آرام سے گاڑی چلائیں ڈرائیور گاڑی سلو)

(slow) کرو تھوڑی گریے گاڑی کے ساتھ لگاؤ اچھا بیٹی اے بلیک اینڈ وائٹ ڈول ریس ہو جائے کیا میرے سے کچھ کہہ رہی ہو کیوں تمہارے علاوہ یہاں کوئی ہے کیا نہیں مجھے ایسے کام نہیں آتے لو فر لوگوں جیسے ارے یوں کہو ناں تم ڈر گی ہو میں کسی سے نہیں ڈرتی سمجھی تم تو پھر دکھاؤ ناں کہ تم نہیں ڈرتی ہو نہیں بیٹی غازیہ تم دھیان مت دو جاؤ بھائی صاحب آپ اس لڑکی کو لے کر میں نے اپنی پوری زندگی میں ایسا کوئی کام نہیں کیا اب اس عمر میں بھی نہیں کرنا چاہتا دونوں ہی ڈرپوک ہیں زرا گاڑی ان کے ساتھ آپ ٹچ تو کریں یہ کیا کر رہو ہو بیٹا یہ کوئی اچھی بات تو نہیں آپ سکھائیں گے مجھے

اپنی اوقات میں رہو گاڑی سائیڈ پہ لگاؤ جلدی جلدی لگاؤ اس نے دوبارہ اور بھی زرا چیخ کر کہا جی مگر لگاؤ باہر منکوحی وہ باہر نکل آیا چابی مجھے دو اور یہ لور کشے کا کرایہ گھر چلے جاؤ ماما کو کچھ مت بتانا اور نہ ہی بابا کو اور نہ جانتے ہو میں کیا کر سکتی ہوں جاب سے پہلے بھی منکوحی چلی ہوں جانتے ہوں جی جی آپ جاؤ بیٹا گڈمین (goodman) وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی ہواؤں میں اڑنے لگی تھی یا ہو اس نے برابر لاکر گاڑی کی سپیڈ آہستہ کی اور گاڑی کی سائیڈ سامنے والی گاڑی جو سگنل پہ رکی تھی اس کے ہیڈ لائٹ توڑ دی کیا ہوا خان بابا خان بابا باہر نکلنے لگے تو غازیہ نے پوچھا وہ دوبارہ اندر بیٹھ گئے اور گاڑی آگے بڑھا لے گیا کیونکہ سگنل گرین ہو چکا تھا کیا ہوا ڈرپوک لوگو پیچھے سے گاڑی کو کراس کرتی وہ برابر لائی اپنی گاڑی اور ایک بار پھر ان کو اکسانے لگی خاں بابا گاڑی سائیڈ پہ لگائیں ایسے لوگوں کو سبق سکھانا ضروری ہے جی بیٹا زلیہ داور نے بھی گاڑی کو بریک لگائے تھے باہر منکوحان کے پیچھے ایک گاڑی کے پیسے بھی چرچرائے تھے مجھے کہہ رہی ہو ہاں تمہیں کہہ رہی ہوں غصہ آ رہا ہے کیا وہ گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے اترتے اٹھلاتے ہوئے بولی غازیہ ظہیر نے کس کر ایک تھپڑ رسید کیا زلیہ داور کے منہ پہ وہ اس آفت کے لیے تیار نہیں تھی وہ زرا لڑکھڑائی اس سے پہلے کہ وہ جوانی کا رروانی کرتی خان بابا ان کے بیچ آئے تھے تم تو ہٹو بڈھے اس نے خان بابا کو دھکا دیا خان بابا دور جاتے ہوئے گرنے والے تھے جب دو مضبوط ہاتھوں نے ان کو سہارا دیا تھا تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی ہاتھ چھوڑو میرا نہیں چھوڑو تو کیا کرو گی تم جانتی نہیں ہو میں کون ہوں اچھا کیا ہو تم غازیہ نے اس کی کلانی کو پیچھے موڑا ہوا تھا مجھے چھوڑو پھر بتاتی ہوں لو چھوڑ دیا غازیہ نے اسے دھکا دیا تھا جیسے واہ بھی لڑکی تم تو بہت بہادر ہو آپ یہاں کیسے کیوں یہ پبلک روڈ ہے اس پہ میں نہیں آسکتا یا تمہارے نام کے آگے جو نام لگتا ہے ان

کی جاگیر ہے یہ کیا اس نے غازیہ کو چڑاتے ہوئے کہا نہیں یہ آپ کی زبان کی طرح کسی کی بھی جاگیر نہیں ہے نان سٹاپ چلے ہر جگہ چلیں خان بابا یہاں سے رکویہی غازیہ ظہیر جانے لگی تو ابصار عالم نے اسے روک دیا تم انسان ہو کیا لڑکی اے مسٹر ایکس والے زیڈ تم کون ہوتے ہو مجھ سے اس طرح بکواس کرنے والے شٹ اپ مس والٹنس غازیہ ظہیر کی ہنسی چھوٹ گئی مگر وہ منہ سائیڈ پہ کر گئی یہ بے ہودہ حرکت کسی شریف لڑکی کو زیب نہیں دیتی مس غازیہ نے جو کیا صحیح کیا آپ کے ساتھ یو ایڈیٹ تم ہو کون کہیں اس شریف لڑکی کے عاشق تو نہیں ہو اگر اب تم نے ایک لفظ بھی بولا تو میں تمہیں۔ تمہاری گاڑی سمیت آگ لگا دوں گا تمہارے جیسی سر پھری والدین کی عزت پامال کرنے والی ان کو بے عزت کروانے والی تمہارے ہی جیسی ہوتی ہیں شاید چھوڑو بیٹا بس ہو جاتی ہیں غلطیاں جوان خون ہے ایسا ہی دیوانہ بنا دیتا ہے انسان کو کیا بابا یہ لڑکی جوان نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ طاقتور آدمی کی بیٹی بھی ہے شرم آنی چاہیے تمہیں جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا دیکھ لوں گی میں تمہیں بچ ایک منٹ کیا کہا تم نے ابصار عالم دو قدم آگے بڑھا تھا غازیہ نے درمیان میں آکر ابصار عالم کا ہاتھ پکڑ لیا تھا جو زلیہ داور کے منہ پہ پڑنے والا تھا آپ جانے دیں اسے چلیں خان بابا اس نے کلانی چھوڑ دی اور جانے کے لیے قدم بڑھا دیئے زلیہ داور گاڑی میں بیٹھ کر کال ملانے لگی تھی ابصار عالم کی نظریں اسی پہ تھیں رکویہی غازیہ جے قدم ایک بار پھر رکے تھے خان بابا آپ گاڑی لے کر گھر چلیں جائیں میں انہیں یونیورسٹی چھوڑ دیتا ہوں لیکن بیٹا وہ دیکھیں یہ لڑکی مجھے ٹھیک نہیں لگی وہ ضرور کچھ نہ کچھ اٹا کرے گی میں ظہیر صاب کو فون کرتا ہوں ہر گز نہیں خان بابا چلیں آپ گاڑی میں بیٹھیں رش بڑھ رہا ہے یہاں چلو تم میری گاڑی میں بیٹھو خان بابا یہ

ٹھیک کہہ رہے ہیں میں انھیں جانتی ہوں پاپا بھی جانتے ہیں آپ پریشان مت کیجئے گا پاپا کو اور نہ ہی ماما کو یہ سب بتا کر میں گھر آ کر آپ کو سب بتا دوں گی ٹھیک ہے بیٹی جیتی رہو فرنٹ پہ بیٹھ جاؤ لڑکی میرا نام غازیہ ظہیر ہے کیا لڑکی لڑکی لگا رکھا ہے غصہ نکال تو دیا تم نے کیا تم نے پاکستانی ہیر وینوں والا تھپڑ مارا ہے آج سے مجھے بھی ڈر لگنے لگ گیا ہے تم سے ہاں ڈرانے والے بھی ڈرنے لگیں تو ملک سدھر بھی سکتا ہے آج تو تم بہت وہ پہلے والی نڈر لڑکی لگ رہی ہو کون سے پہلے دن والی وہ جو چھپکلی سے ڈر کر مجھے۔ اپنی ماما سمجھ کر لپٹ گئی تھی آپ مجھے شرمندہ کرنے کے لیے ساتھ لائیں ہیں ایم سوری تمھارا موڑ اچھا کر رہا ہوں ہاں بھئی جیسے بہت فکر ہو وہ گاڑی سے باہر دیکھنے لگی تھی

غازیہ تمھیں اپنے ساتھ گارڈز لانے چاہئیں تمھارے پاپا کی وجہ سے لوگ تمھیں نقصان پہنچا سکتے ہیں آپ بھی تو اٹھوا کر لے گئے تھے گارڈز تو تب بھی تھے بدلہ لے رہی ہو مجھ سے کون سا بدلہ مجھے شرمندہ کرنے کی ناکام سی کوشش جی نہیں میں بس ایسے ہی بتا رہی ہوں مجھے بہت عجیب لگتا ہے میں نے پاپا کو بہت مشکل سے منایا ہے اب اس بات کا پتہ چلا تو وہ مجھے آنے ہی نہیں دیں گے وہ میرے معاملے میں بہت ڈرپوک ہیں اپنی جگہ وہ صحیح ہیں تمھیں وعدہ نبھانا آتا ہے ناں تو آج بھی ایک وعدہ کرو تم آئندہ اکیلی نہیں آؤ گی اپنے پاپا کی بات مانو گی اور غازیہ ظہیر دس سال سے جس بات پہ کڑھتی تھی ابصار عالم نے لمحوں میں منوایا تھی اچھا پراس مسکراتی رہا کرو اچھی لگتی ہو جاؤ یونیورسٹی آگئی ہے اور سنو "جی" اگر کوئی بھی پر اہلم ہو تو مجھے کال کر دینا ٹھیک ہے بائے وہ اندر بڑھ گئی مگر ابصار عالم کو ایک نئی ٹینشن میں ڈال گئی وہ جو کسی کام سے جا رہا تھا گاڑی کو سائیڈ پہ پارک کر کے پرنسپل ہمایوں کے آفس جا بیٹھا آئیے آئیے ابصار عالم کیسے آنا ہوا مجھے بتا دیتے

کوئی کام تھا تو کچھ معاملات دیکھنے ہیں یہاں چھٹی تک میں ادھر ہی ہوں آپ بھی زرا محتاط رہیے گا میں نے کچھ محسوس کیا ہے ابصار عالم نے زلیہ داور کوریڈ گاڑی کو اسی یونیورسٹی میں لے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ اکیلی نہیں تھی ابصار عالم جو کڈز ہاؤس واپس جانے کا سوچ رہا تھا اپنا ارادہ بدل۔



غازیہ ظہیر کلاس میں انٹر ہوتے ہی ادھر ادھر نظر دوڑانے لگی

ہیرماہم اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی

ایک تو میں اس ہیرے سے بہت تنگ ہوں

حد ہے یار آئے دن یونیورسٹی نہیں آتی اور پھر بتانا بھی مناسب

نہیں سمجھتی

اس کی تو کلاس لیتی ہوں

وہ موبائل نکالتی اپنی سیٹ پہ جا بیٹھی

میری آج طبیعت نہیں ٹھیک اس لیے میں یونی نہیں آ

سکوں گی

تم کال پک نہیں کر رہی تھی اس لیے ٹیکسٹ کر دیا

اچھا تو میں کی کال نہیں دیکھ سکی اور مسج بھی

چلو خیر اب آہی گئی ہوں تو کیا کر سکتی ہوں

آج کے دن کی شروعات پتہ نہیں کیسے ہوئی ہے

صبح ابصار عالم نے خواہ مخواہ لیکچر دے دیا

پھر وہ ماڈرن لڑکی اللہ اسے ہدایت دے

اب ہیرماہم بھی نہیں آئی یونی

پھر راستے کی تمام کاروائی سوچ کر اس کے لبوں پہ مسکان

در آئی

ٹیچر کلاس سٹارٹ کر چکا تھا وہ بھی

سٹڈی کی طرف مشغول ہوگی

تمہیں اس کی کلاس کا پتہ ہے کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا

ہاں مجھے معلوم ہے میں اس کے پیچھے گئی تھی معلوم

کرنے۔ اور تمہیں پتہ ہے زلیہ داور جو ٹھان لے وہ پھر کر

کے ہی دم لیتی ہے

ہاں چار سال سے ہمارا ساتھ ہے جانتا ہوں میں تم کتنی اڑیل سی ہو

بابا بابا وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

فرقان تم ریڈی ہوناں

ہاں تم بے فکر رہو لاسٹ پریڈ کے بعد اسے ایسا سبق

سکھاؤں گا کہ یہ یونی ہی چھوڑ جائے گی

مجھے بس تم سے ہی یہ امید تھی تمہارا پلان کیا ہے

مجھے بھی تو بتاؤ ناں ابھی نہیں تم خود ہی دیکھ لینا

اوکے ایزیووش)) (okasyouwish)

چلو اب کلاس میں چلتے ہیں

ہاں چلو فرقان اس کے ساتھ قدم ملاتا ہوا اپنی کلاس میں

چلا گیا



ہوں ل ل ل ل ل ل ل

تو یہ کچھ الٹا سیدھا کرنے کا سوچ رہے ہیں

ابصار عالم کا سٹوڈنٹ جو ان کے پیچھے ہی بچ پڑ بیٹھا تھا

اس نے ساری گفتگو سن لی تھی

ابصار عالم نے جس مقصد کے لیے اسے یہاں بیٹھایا تھا

وہ معلوم تو نہیں ہو سکا تھا

مگر پتہ چل چکا تھا

وہ موبائل فون کان سے لگا تا وہاں سے اٹھ چکا تھا

ابصار عالم چاہتا تو پہلے ہی پرنسپل کو بتا کر اور اس

فرقان نامی لڑکے کو آفس میں بلوا کر معاملہ سیٹ کر سکتا تھا

مگر جب تک کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل جاتا وہ خاموش

رہا تھا

زیشان اندر داخل ہوا

اور ابصار عالم کو ساری بات بتائی ابصار عالم کسی گہری

سوچ میں پڑ گیا

ٹھیک ہے باقی سٹوڈنٹس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے

ہاں ایک اور بات زیشان مڑنے لگا تو ابصار عالم نے اسے پکارا

یہاں کسی کو اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہیے کہ میں

یہاں موجود ہوں

اوکے باؤ آپ بے فکر رہیں

ہوں ں ں ں اس نے لمبی سی ہوں کی اور نیوز پیپر

دیکھنے لگا

باس آپ کہاں رہے گئے ہیں انٹرویوز شروع ہو چکے ہیں

خرم زکی نے ابصار عالم کو کال کر کے یاد دہانی کروائی

میں ابھی بہت بڑی ہوں نہیں آسکتا

تم دیکھ لینا سب اور شان کو میں سب سمجھا کر آیا تھا

www.urdu novels mania.com

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی



یہ میری سی وی ہے

ریسیشن پہ بیٹھی اس نے لڑکی سی وی سب منٹ کرواتی

اس ماڈرن سی لڑکی کو دیکھا

جس نے جدید جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی پینٹ اور جسم کو

نمایاں کرتی ہوئی شرٹ کے اوپر ایک اپریا ہوا تھا

وہ بھی با مشکل گھنٹوں تک آ رہا تھا

ایکسکوز می مس آپ نے اس انٹرویو کے رولز پڑھیں ہیں

ہاں پڑھیں ہیں آپ میری سی وی دیکھیں اور اندر پہنچا دیں

مجھے امید ہے کہ انکار نہیں کریں گے

سوری میں یہ سی وی سب منٹ نہیں کروا سکتی

وجہ آپ جانتی ہیں

اوکے میں خود ہی کروا دیتی ہوں

رکو تم اس طرح اندر نہیں جا سکتی

یہ کیا بد تمیزی ہے وہ بے خوف و خطر اندر داخل ہوئی تھی

شان اپنی کرسی سے اچھلا تھا جب کہ خرم زکی کے

www.urdu novels mania.com

چہرے کے رنگ بدلے تھے

واٹ نان سینس اس میں نان سینس والی کون سی بات ہے

کیا آج آپ انٹرویو نہیں لے رہے ہیں

ہم معزرت کے ساتھ آپ کو ریجیٹ کرتے ہیں

آپ نے ہمارا وقت ضائع کیا ہے

اگر آپ میری سی وی پیہ ایک نظر ڈال لیں تو آپ مجھے

سلیکٹ کیے بنا نہی۔ رہ سکیں گے

تم سے مجھے ایک سوال پوچھنا ہے

کیا آپ نے قرآن پڑھا ہے جی میں نے بچپن میں پڑھا تھا

اس کے بعد نہیں پڑھا

یعنی آپ منے ناظرہ پڑھا ہے اور اس کے علاوہ کوئی سورت زبانی یاد ہے

نہیں سورت فاتحہ آتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو وہ

بھی صحیح سے نہیں آتی ہوگی

وہ میرا مسئلہ ہے آپ اس میں کون ہوتے ہیں مجھ سے اس

طرح اٹیک کرنے والے - یہ مسئلہ آپ کا نہیں ہے

یہ مسئلہ یہاں پہ پلنے والی اس نوجوان ہوتے چھوٹے چھوٹے

بچوں کا ہے

ہمارے اس ادارے میں تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہے

قرآن کریم کی تعلیم بھی ہے

قائد اعظم کا قول تو آپ نے پڑھا ہوگا

تم لوگ خود کو سمجھتے کیا ہو یہ بھکاری سا ادارہ بنا کر

ہمارے جیسے امیر لوگوں سے بھیک لے کر اسے چلانے والے

ہمیں سبق سکھا رہے ہیں

شان اس لڑکی کو اٹھا کر باہر کسی کچرے کے ڈبے میں

پھینک آؤ

اصل حقدار تو یہ ہیں ایسے کچروں کے ڈبوں کے جاؤ یہاں

www.urdu novelsmania.com

سے ورنہ

خرم زکی کے ضبط نے جواب دیا تو اس نے کھری کھری سنا

دی

زیلیہ داور کو تنگے لگے تھے

تمھی۔ تو میں دیکھ لوں گی یاد رکھنا مجھے بھولنا مت

تم دور رہو مجھ سے ہاتھ مت لگانا مجھے

میرے ہاتھ صاف ہیں قسم سے

بائنسبت تمھاری زبان کے

شان جو اس کے پاس آیا تو اس نے چلا کر کہا

www.urdu novels mania.com

اب جاؤ یہاں سے اتنا اچھا انٹرویو ہو گیا تھا

مگر یہ آخری آفت کی پڑیا نے آکر سارا بیڑا غرق کر دیا

آخری الفاظ خرم نے اپنے منہ میں کہے تھے

کتنے لوگ بے روزگار ہیں ناں شان

شان دوبارہ اپنی سیٹ پہ آکر بیٹھا تو خرم اس سے

مخاطب ہوا

دو ہزار سے زائد اپلیکیشنز تھیں ایک سے بڑھ کر ایک ذہین

تھا

چلو اللہ مالک ہے

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

کینڈیڈیٹ ختم ہو چکے ہیں

سلیکشن آکر باؤ کریں گے

چلو کھانا لگو اور سب بچوں کا بھجوادو

شان بیٹھو ایک بات پوچھنی تھی شان کھڑا ہوا تو

خرم نے اسے ایک بار پھر بٹھایا جی بھائی بولیں آپ

یہ آج کل باؤکن چکروں میں پڑھ گیا ہے

کیا ہوا ہوا بھائی کو

شان پریشان ہو گیا

ہوا کچھ نہیں ہے تم جانتے ہو وہ اس وقت کہاں ہے

ہاں مجھے معلوم ہے

وہ کوئی نیو کالج کے لیے جگہ دیکھنے گئے ہیں

وہ اس وقت یونیورسٹی میں موجود ہے

تو اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے

یونی تو وہ اکثر جاتے ہیں اور آج کل کچھ سٹوڈنٹس کی

سکالرشپ پہ کام کر رہے ہیں

شان آنکھیں کھلی رکھا کرو مجھے لگ رہا ہے

اپنا بھائی محبت کے چکر میں پڑھ رہا ہے

کیا پاگل ہو گئے ہو بھائی

شان ایک دم اچھلا تھا

وہ کبھی بھی چار گھنٹے ایک جگہ پہ نہیں بیٹھتا تم جانتے

ہوناں اس بات کو۔ آپ کننا کیا چاہتے ہیں بھائی مجھے

سمجھ نہیں آرہی۔ وہ صبح سے یونی میں کیا کر رہا ہے

وہ انٹرویو میں نہیں آتا سمجھ میں آتا ہے کہ وہ پہلے بھی

ہم ہی کرتے ہیں مگر اتنی دیر تک ایک ہی جگہ پہ رکن

سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ کو یہ سب کیسے پتہ ہے بھائی

شام تم جانتے ہوناں کہ وہ اپنا کتنا خیال رکھتے ہیں

اسی طرح میں بھی ان کے ہر پل کی خبر رکھتا ہوں

اور میں نہیں چاہتا وہ کسی مصیبت میں پڑے



اب پتہ یہ کروانا ہے کہ آج یہ اتفاق تھا یہ کوئی اور وجہ ہے

اور یہ کام تم زیادہ کر سکتے ہو

زیشان بھی وہی موجود ہے

بھائی کو میں جانتا ہوں وہ ایسا کچھ نہیں کریں گے

اس معاملے میں وہ ایک پتھر ہے

وہ کسی لڑکی کی خاطریونی نہیں گیا ہوگا

www.urdu novels mania.com

یہ دیکھو خرم نے سامنے پڑے لپ ٹاپ پہ اسے وہ ویڈیو

دیکھائی جس میں وہ ایک ریڈ اور ایک گرے گاڑی کے

پتھے جا رہا ہے ۔

اور پھر وہ نیچے اتر کر ان کے درمیان آیا تھا

وہ صرف ہمدردی نہیں لگ رہی تھی۔

آپ بھی ناں بھائی خواہ مخواہ ہی باؤ پہ شک کر رہے ہیں

آپ کو پتہ ہے وہ ایسے ہی ہیں

لوگوں کی مدد کرنی ہو

ان کو سیدھے راستے پہ لانا ہو

تو وہ یہ ہی سب کچھ کرتے ہیں

اور یہ معاملہ مجھے سنگین لگ رہا ہے اسی لیے وہ



یونیورسٹی میں ہی موجود ہیں۔

لنچ کا ٹائم ہو گیا ہے میں نکلتا ہوں

اوکے میں بھی یہ کام دیکھتا ہوں

ایک منٹ یہ لڑکی اس نے ویڈیو پہ ایک نظر دوبارہ ڈالی

یہ تو غازیہ ظہیر ہے

کون غازیہ ظہیر



چیف جسٹس ظہیر کی بیٹی۔

جس کی وجہ سے تم باہر آئے۔ اچھا تو یہ وہ لڑکی ہے

ہاں مگر یہ یہاں کیا کر رہی ہے اس لڑکی کے ساتھ

شان دوبارہ اپنی چنیر پہ بیٹھ گیا

اور یہ لڑکی ارے یہ تو ابھی جوانٹرو یو دینے آئی تھی

یہ تو وہ ہے

اچھا ہوا نہیں سلیکٹ کیا بے ہودگی تو دیکھو

پاگل کھسکی ہوئی لگ رہی ہے۔

نہ دوپٹہ نہ اسکارف اور اس میں تو اپر کوٹ بھی نہیں

کہیں یہ لڑکی کسی کی بھیجی ہوئی تو نہیں ہے

کافی مشکوک سی لگ رہی ہے

اچھا دیکھ لیں گے اسے بھی

اب میں چلتا ہوں آپ زرا باؤ کو کال کر کے

سب معاملات پوچھ لیں شامت نہیں چاہیے مجھے اپنی

اور باؤ کو پتہ چل گیا ناں کہ آپ کس طرح

ان کی ریکی کر رہیں ہیں تو سچ میں تم گئے کام سے

اچھا جاؤ تم وہ اتنے بھی ظالم نہیں ہیں

www.urdu novels mania.com

بس وہ مجھے بہت عزیز ہیں

مجھے نہیں ہیں کیا۔ اچھا اب جاؤ بچوں کو بھوک لگی ہو
گی

اور مجھے بھی لگ رہی ہے۔ ایک تو دماغ الجھ گیا ہے میرا

خرم نے لیپ ٹاپ بند کر دیا

شان بھی تیزی سے اپنے کام کے لیے باہر نکل گیا

مگر اس کے ذہن میں بھی یہ بات گردش کر رہی تھی کہ

اس دن یونیورسٹی کے باہر بھی وہ بہت دیر تک کھڑے

رہے تھے۔

اور آج بھی اسی کے ساتھ موجود ہیں

خرم کی باتوں میں کہیں نہ کہیں تو سچائی ہے۔

باؤان کاموں میں کب سے پڑ گئے ہیں۔

خیر میں پوچھوں گا تو ضرور ان کا موڈ دیکھ کر

وہ اسی طرح سوچتے سوچتے اپنے کام میں لگ گیا



کیا آپ کو قرآن پڑھنا آتا ہے

یہ ہمارے جوان ہوتے ان بچوں کی تربیت کا سوال ہے

ہمیں انہیں تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت بھی دینی ہے

لباس مسلمانوں کی پہچان کروا رہا ہے

www.urdu novels mania.com

اور آپ مغرب سوسائٹی کا اشتہار لگ رہی ہیں

مائی فٹ وہ گاڑی ڈرائیو کرتی مسلسل سوچ رہی تھی

میں تمہیں۔ دیکھ لوں گی مشرقی لوگو۔

وہ تن فن کرتی ڈی۔ سی۔ آفس پہنچی تھی

ڈیڈ کہاں ہیں آپ کون ہیں محترمہ

ہو تم میرے راستے سے ڈی۔ سی آفس کہاں ہے

وہ اس طرف ہے

کانسٹیبل اسے دیکھ کر ایک سائیڈ پہ ہو گیا

www.urdu novels mania.com

وہ بہت کروفر سے اندر داخل ہوئی تھی

زلیہ تم یہاں تم یہاں کیا کرنے آئی ہو وہ بھی اس طرح بنا

بتائے سب خیر ہے ناں بیٹا ڈیڈ مجھے کچھ لوگوں کو سبق

سکھانا ہے۔

مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے تم چلو گھر چل کر

بات کرتے ہیں سب ٹھیک ہے ناں۔ بیٹا یہ جگہ عورتوں کے

لیے مناسب نہیں ہے

تم چلو میرے ساتھ وہ اپنی کیز اٹھاتے

زلیہ کو ساتھ لیتے باہر نکل گئے

www.urdu novels mania.com



ہائے غازیہ ظہیر جیسے ہی کلاس ختم کر کے باہر نکلی

فرقان اس کے ساتھ چلنے لگا

غازیہ ظہیر نے اسے اگنور کر دیا اور تیزی سے چلنے لگی

کیا ہوا میں پسند نہیں آیا تمہیں غازیہ ظہیر نے اسے گھور

کر دیکھا۔ اوئے اوئے میں ڈر گیا فرقان نے ڈرنے کی ایکٹنگ

کی

غازیہ ظہیر کے بڑھتے قدموں کو بریک لگی تھی

یہ کیا بد تمیزی ہے فرقان نے غازیہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا

یہ رو مینس ہے میری جان جو آج تمہیں دیکھ کر میرے اندر

سے باہر نکل رہا ہے۔

بکواس بند کرو اپنی میں ابھی جا کر تمہاری ((complain))

شکایت کرتی ہوں۔

ہائے جان من پہلے کچھ کر تو لینے دو

اس نے بے ہودہ فقرہ

بڑے شاہانہ انداز سے ادا کیا

بعد میں کر لینا ((complain)) بھی غازیہ نے اس کی بات ((complete))

www.urdu novels mania.com

ہونے سے پہلے ہی اس نے اپنی چہل جو الریڈی اتار چکی تھی۔

تیزی سے اٹھائی اور اس کے منہ پہ مار دی

یو بلڈی گرل

اب بس بہت ہو گیا ہے یہ ثبوت کافی ہیں اس نیچ کے لیے

زیشان جوان کے پیچھے ہی چل رہا تھا نے اسے ایک لات

رسید کی تھی۔

وہ منہ کے بل زمین بوس ہوا تھا

زیشان کے اور بھی ساتھی اس پر چڑھ دوڑی تھے

چھوڑ دو اسے جان سے مارو گے کیا۔ فرقان کے کچھ دوست

بیچ میں آ گئے تھے۔

ابصار عالم مسکرایا تھا واہ لڑکی کیا سٹائل سے جو تا مارا ہے

وہ آفس کی ونڈو سے سب دیکھ رہا تھا

غازیہ ظہیر

وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

ابصار عالم بھی ونڈو سے ہٹ چکا تھا

غازیہ ظہیر یونیورسٹی کی بیک سائیڈ سے باہر نکل گئی تھی

اس کی آنکھیں زار و قطار برس رہی تھیں

www.urdu novels mania.com

میں پاگل ہو جاؤں گی کیا بگاڑا ہے میں نے کسی کا

کیوں ایک سے ایک بڑھ کر انسٹیڈینٹ ہو رہے ہیں

میرے ساتھ

ابصار بہت تیزی سے اس کے پیچھے لپکا تھا

کیا ہوا ہے سب خیر تو ہے ناں۔

غازیہ نے دوسری طرف منہ پھیر لیا

کچھ نہیں ہوا آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

کیا آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

صبح بھی آپ موجود تھے اس روڈ پر

اور ابھی بھی آپ میری یونیورسٹی کے اس موجود ہیں

کوئی پراہلم ہے کیا

نہیں نہیں کوئی پر اہلم نہیں ہے مجھے ہمایوں سر سے کام تھا

تمہیں یوں سڑک پہ چلتے ہوئے دیکھا تو ادھر ہی آگیا

کیا تمہیں برا لگ رہا ہے

مجھے سمجھ نہیں آرہی میرا دماغ الجھا ہوا ہے پلیز آپ

مجھے اکیلا چھوڑ دیں اس روڈ پہ اکیلا چھوڑ دوں چلو تم

گھر چلی جاؤ گھر کال کیوں نہیں کی ڈرائیور کیوں نہیں

www.urdu novelsmania.com

آیا لینے

اوہ میرے خدا وہ اٹے قدموں واپسی بھاگی کیا ہوا ہے

بتاؤ تو وہ بھی اس کے ساتھ تیز تیز چلنے لگا

ہوا کیا ہے بتاؤ تو سہی خان بابا فرنٹ گیٹ پہ میرا ویٹ کر

رہے ہوں گے

اور مجھے وہاں - موجود نہ دیکھ کر پاپا کو کال کر دیں گے

آرام سے چلو اور خان بابا کو کال کر لو

شکریہ آپ کا صبح کے لیے بھی اور ابھی کے لیے بھی

www.urdu novelsmania.com

وہ زرار کی تھی

میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں ابھی پلیز

یہ لوروماں آنکھیں صاف کر لو تمہیں ایسے خان بابا دیکھ کر

سوال کریں گے

اور ٹھیک ہے میں فرنٹ والے گیٹ تک چلتا ہوں میری بھی

گاڑی وہی پارک ہے۔

وہ اس سے تھوڑا فاصلے پہ چلنے لگا۔

وہ تیز تیز چل رہی تھی تاکہ اس کے مزید آنسو

ابصار عالم نہ دیکھ لے۔
www.urdu novels mania.com

وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی آنکھیں۔ بند کر کے ریلیکس کرنے

لگی خود کو

اس کا ہاتھ دوبار اپنی آنکھوں تک آیا تھا

مگر بھگی بھگی سی عطر کی وہ خوشبو

اس کے دل کو سکون سا بخش گئی تھی

اس کے ہاتھ میں موجود وہ رومال سے اٹھی تھی وہ
خوشبو

یہ اتفاق ہے یا ابصار عالم میرے راستے میں آنے لگا ہے

وہ جان بوجھ کر ایسا تو نہیں کر رہا پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے

www.urdu novels mania.com

مجھے میں کیوں اتنا الجھ رہی ہوں

ابصار عالم کی گاڑی بھی اس کے پیچھے ہی تھی اور یہ

بھی ایک اتفاق تھا کیونکہ کہ اگلے چوک تک وہ اسی طرح

ساتھ تھے

کتنا خوبصورت دل ہے اس پاگل سی لڑکی کا کبھی یہ

چھپکلی سے ڈرجاتی ہے۔ مگر انسانوں سے مقابلے کے وقت

بھول جاتی ہے اپنا سب ڈر۔

وہ رات کتنی اندھیری سی تھی کتنی ڈراؤنی

اور اس کے ارد گرد گولیوں کی آوازیں

بھاری بوٹوں کی آوازیں بھاگتے ہوئے

چخ و پکارا پولیس کا سائیرن

اور پاشا کی کلائی پہ کاٹ کر اس نے اس پانی میں پھلانگ لگا دی تھی

پاشا تو پولیس کے ڈر سے بھاگ گیا تھا

مگر مجھے اسے بچانا تھا میری تو جیسے جان پہ بن آئی

تھی۔

تب سے ہی حواسوں پہ سوار ہے یہ لڑکی

اپنی عزت کو بچانے کے لیے اسے جو مناسب لگا تھا

www.urdu novels mania.com

اس نے کیا تھا اور ایسی ہی ہونی چاہیے عورت نڈر

جہاں صورت حال مشکل ہو چکی ہو وہاں سے نکلنے کا بھی

ہنر جانتی ہو

خود کو اس وقت بھی اپنے حواس بحال رکھنے کی مہارت

رکھتی ہو۔

گڈ اینڈ بریو گرل

وہ کب سے آگے نکل گیا تھا اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی



سنو لڑکی دل جب اداس ہو۔ یا بوجھل ہو

روح بے چین ہو جائے تو۔ ویسے تو دل کو اللہ کے آگے جھکا دو

سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

اور اس کے بعد ایک اچھی سی چاکلیٹ کھاؤ

اور یہ فنی ویڈیوز دیکھو مجھے داد دو گی

سچ میں یہ چاکلیٹ بالکل تمہارے جیسی سویٹ ہے

اس نے جیسے ہی ایک پھولا پھولا سالفا فہ کھولا اس کے

اندر بہت خوب صورت پیکینگ میں چاکلیٹ کا ایک جار

تھا

اس میں ایک آدھ کھلا گلاب 🌹 پنک کارڈ کے ساتھ نتھی

تھا۔

www.urdu novels mania.com

اس نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا مگر اسے سمجھ نہیں آیا

کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔

یہ کیا ہے غازیہ یہ کس نے بھیجا ہے

اور تم نے سیکورٹی کو چیکنگ بھی نہیں کرنے دی۔

اما آپ بھی ناں بس اس میں کچھ پرسنل چیزیں تھیں جو

میں نے ان لائن منگوائی تھیں۔ آپ بھی آرام کریں میں بھی

سونے جا رہی ہوں۔

پاپا آئیں گے تو پھر سب مل کر بیٹھیں گے باتیں کریں گے

www.urduNovelsMania.com

اچھا جاؤ میرا بچہ رنگ بھی کتنا ڈم ہو رہا ہے کوئی مسئلہ

تو نہیں ہے ناں غازی میری جان اوہ اما آپ کیوں پریشان

ہو رہی ہیں میں بالکل۔ ہٹی کٹی ہوں

غازیہ نے ماں کے گلے میں بانہیں حائل کرتے ہوئے لاڈ سے کہا۔
ماں سچ میں ماں ہوتی ہے غازیہ نے سوچا اور اوپر بھاگ گئی

اس کے موبائل پہ واٹس ایپ مسج تھے

اتنی ساری ویڈیوز وہ اسکرین کو اوپر کی جانب بھگا رہی تھی

جب اس کے ہاتھ کی انگلیاں ساکت ہوئیں تھیں

تو کیا یہ آپ نے مجھے سینڈ کیا ہے

www.urdu novels mania.com



باؤ کچھ پوچھنا تھا آپ سے۔ ہوں پوچھو ابصار جو

لیٹا ہوا ٹی وی دیکھ رہا تھا

شان نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی

ابصار عالم بھی۔

شان کی جانب متوجہ ہوا

بولو شان کیا مسئلہ ہے چپ کیوں ہو گئے

آپ ناراض تو نہیں ہو جائیں گے

تو ناراض کرنے والی کوئی بات ہے

آپ آج سارا دن یونی کیوں تھے

اچھا تو تم لوگوں کو میری خبر ہو گئی ہے



کوئی جاسوس چھوڑے ہوئے ہیں کیا

نہیں نہیں وہ زیشان سے ملاقات ہوئی تھی

اچھا تو اس نے اور کیا کیا بتایا ہے۔

کچھ نہیں آپ بات کو ٹالیں نہیں خرم نے

میں نے زیشان نے بھی یہ بات محسوس کی ہے

آپ اس جسٹس کی بیٹی کے گرد زیادہ نہیں ٹائم زیادہ

www.urdu novels mania.com

گزار رہے کیا مطلب ہے تم لوگ مجھ پہ شک کر رہے ہو

نہیں باس خرم بھی چلا آیا شک نہیں ہے یقین ہے مجھے تو

تم لوگ مجھے جانتے ہو پھر بھی ایسی بات کر رہے ہو

اسے اغواء کر کے جو غلطی ہم سب سے ہوئی ہے جو اس

وقت کا مداوا ہے جب تک انسانوں سے معافی نہ مانگ لو

اللہ بھی معاف نہیں کرتا۔ اور میں وہی کر رہا ہوں

میرے ارد گرد جتنے بھی لوگ ہیں میں ان سب کی اسی

طرح کنیر کرتا ہوں کیا تم نہیں جانتے۔ یہ ہزاروں بچے ہوں

www.urdu novels mania.com

یاروڈ پہ چلنے والا کوئی لاچار انسان کیا میں ان کے ساتھ

یہ برتاؤ نہیں کرتا۔ کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے

پھر تم لوگوں نے یہ بات کیوں سوچ لی۔

اس لیے کہ آپ ہمیشہ ان لوگوں کی مدد کرتے ہیں جو کمزور ہوں
اور وہ لڑکی جسٹس کی بیٹی ہے۔ وہ اپنے باپ کے ڈر سے

اسے کچھ نہیں بتاتی۔ جسٹس نے یونیورسٹی نہیں آنے

دینا

اور یہ سب کس کی وجہ سے ہوا ہے ہم جیسے شریف لوگوں کی وجہ سے

اس کا باپ ڈر گیا ہے اور ایک بات اور ہے پاشا کے کچھ بچے

یونیورسٹی جھوٹ موٹ کا داخل ہو گئے ہیں

اسے ان سب سے بھی خطرہ ہے

وہ جسٹس کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ اس کے لیے وہ مہرہ بنائے گا۔

غازیہ ظہیر کو۔ اور اس رات بھی وہ میری وجہ سے مصیبت

میں پھنس تھی۔

وہ ایک لڑکی ہے اور اس کی عزت بھی مجھے اتنی ہی عزیز ہے
جتنی میرے ادارے کی۔

بچوں کی وہ بہت بہادر ہے یہ جان کر مجھے بہت خوشی

ہوئی ہے مگر ہے تو صنف نازک ہی ناں۔

اب کچھ اور کہنا ہے کیا اور ہاں ایک اور بات

جب جب وہ کسی مشکل میں پڑے گی میں اس کا ساتھ دوں گا۔

یہ میرے ضمیر کا بوجھ ہے جو شاید اس طرح سے کم ہو

جائے۔ اور اب میں اسے بھی سمجھا دوں گا۔

بس اس کے علاوہ تم لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت
نہیں ہے

اگر وہ اس کو غلط رنگ دے بیٹھی تو آپ تب کیا کریں گے

وہ جسٹس تو پہلے ہی اپنی جان کا دشمن بنا ہوا ہے
تم بے فکر رہو۔

باپ نہ بنو میرے جاؤ اب سو جاؤ ایک تو ساری ساری رات

سوتے نہیں ہو۔ اور صبح اٹھتے نہیں ہو
www.urduNovelsMania.com

اچھا باؤ ہم چلتے ہیں مگر آج لگا ہے کہ کچھ ہے ضرور

پھسے کٹنی اماں نہ بنو شان

اور تمہیں بہت اندازہ ہے بہت تجربہ ہے ادھر آؤناں زرا

باواللہ حافظ مجھے بہت نیند آرہی ہے

-llllllllll

خرم کی ہنسی نہیں رکے رہی تھی

اور وہ دونوں باہر نکل گئے۔



خرم آج میٹنگ ہے جمالی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ

www.urdu novelsmania.com

ہم دونوں چلیں گے شان اور زیشان یہاں ہی رکیں گے

نیوٹنچر کی بھی سلیکشن ہو چکی ہے

وہ دونوں ابصار کڈزاؤس میں صبح سے بڑی تھے

آج کچھ نیو برن ((newborn بچے آئے تھے وہ کس کے

تھے کہاں کے تھے۔ کدھر سے آئے تھے

کس جرم کی سزا تھے

کسی جزباتی لمحے کی سزا تھے

یا کسی گناہ کا بوجھ

جو بھی تھے ابصار عالم کڈز کثیر زجھولے میں آچکے تھے

ابصار عالم ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت اداس تھا

وہ وہ بہت دیر تک ان بچوں کو دیکھتا رہا اور پھر نرسری ہوم

بھیجا دیا

خود ایک راؤنڈ لگا کر تھرڈ فلور پہ مسلسل بے چینی سے

ٹہل رہے تھے۔

باؤ آپ اداس نہ ہوا کریں آپ سے جو بھی ہوتا ہے آپ کرتے ہیں اور

اس میں آپ کا تو کوئی بھی قصور نہیں ہے

آپ پریشان نہ ہوں۔
www.urdu novels mania.com

خرم نے ابصار عالم کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

اور اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

پتہ نہیں کیسے ہوتے ہیں یہ لوگ اپنے وجود کے حصے کو

الگ کر کے کیسے پھینک دیتے ہیں۔ ایک دن بھی برداشت

نہیں کرتے۔ باس یہ لیں گرما گرم لسی

اور ٹھنڈی ٹھار چائے۔ کیا شان ہوش میں تو ہو

باوکیا ہوا کچھ غلط کہہ دیا کیا میں نے

جی ہاں جی ہمیشہ کی طرح۔ کیا مطلب اب کیا کر دیا

www.urdu novelsmania.com

میں معصوم نے

تم نے کسی کو گرم کر دیا اور چائے کو ٹھنڈا

نہیں بالکل بھی نہیں یہ دیکھیں چائے گرم ہے

اور کسی ٹھنڈی ہے

کیوں باؤ سہی کہہ رہا ہوں ناں میں

ہاں شان میں جانتا ہوں اس وقت تم مجھے ریلکس کرنے کی

کوشش کر رہے ہو۔

باؤ آپ اداس نہ ہوا کریں آپ ہی تو ہمارا سب کچھ ہیں

ہماری فیملی ہمارا داتا ہمارا مانی باپ

www.urdu novels mania.com

آپ خوش ہوتے ہیں تو ہم بھی خوش ہوتے ہیں۔

وہ بچے دیکھیں ابھی بولنا شروع کیا ہے انہوں نے اور وہ آپ

کو ہی اپنا باپ سمجھتے ہیں بولنے سے پہلے س کا ہی نام

لینا سیکھتے ہیں۔

شان کی طرح انھیں بھی کبھی نہیں لگے کہ وہ کتنے چھوٹے

تھے جب آپ کے جھولے میں آئے تھے۔

شان کی آنکھوں سے دو قطرے گرے تھے۔

اچھا جزباتی نہیں ہو میری جان ابصار نے اسے گلے

لگایا۔ مجھے جلدی سے دو گرم گرم لسی اور ٹھنڈی ٹھار چائے

[illegible]

خرم بھی روتے روتے ہنس دیا تھا

اور ابصار عالم کو ہنستے دیکھ کر شان بھی ہنس دیا تھا

وہ سب ایسے ہی تھے ابصار کے ہسنے پہ ہنستے تھے

اور اس کے رونے پہ روتے تھے۔



کیا کھائیں گے آپ سب اجاب - تم نے اپنی پسندیدہ جگہ پہ بلایا ہے
ابصار عالم تم ہی جانتے ہو گے یہاں سب سے بہترین کیا ملتا ہے

یہاں سب کچھ ہی بہترین ہے آپ بہترین کی تلاش تو کریں

www.urdu novels mania.com

اچھا چلو پھر دیکھتے ہیں لاؤ بھی زرا مینیو تو چیک کرواؤ

جمال الدین عرف جمالی۔

فخر زمان عرف فخری اور ان کے کچھ دوست

ایک شاندار ہوٹل میں ابصار عالم کے ساتھ موجود تھے

ابصار عالم کو بہت اہم مسئلے پہ بات کرنا تھی۔

وہ سب کھانے کا آرڈر دے کر ہلکی پھلکی گپ شپ میں بڑی

تھیں۔

خرم نے بات کا آغاز کیا تھا۔

آپ سب جانتے ہوں گے کہ یہ میٹنگ بھائی نے کیوں کی ہے

آپ کے ساتھ۔ ہاں کچھ باتیں اڑتی اڑتی پہنچی ہیں میرے پاس

مگر میں ابصار عالم کے منہ سے سننا چاہتا ہوں

ابصار عالم اپنے موبائل پہ غازیہ ظہیر کے میسج رید کرتے ہوئے

اپنے سر کو اوپر کرتے ہوئے ان سب کی جانب بادی باری دیکھا

اور پھر موبائل پہ آخری مسج پڑھتے ہوئے

اس کے لبوں پہ مسکان آئی مگر وہ اسے دباتے ہوئے سریس ہوا

آپ جانتے ہیں کہ کچھ زمین خالی پڑی ہے جو ابصار کڈز

ہاؤس کے قریب ہے۔ میں اس کو خریدنا چاہتا ہوں

کھانا لگ چکا تھا۔ وہ کچھ دیر خاموش ہوئے۔

آپ کو جو مناسب رقم چاہیے ہوگی وہ میں دے دوں گا

تمہارے پاس تو خود بہت بڑا کڈز ہاؤس ہے

اس کے علاوہ دو سومربع اراضی کے مالک ہو

پھر ہماری چھوٹی سی جگہ کی کیا ضرورت پڑھ گئی تمہیں

کچھ سمجھ نہیں آتی۔

ہم وہاں گودام بنا رہے ہیں آپ کو وہ جگہ نہیں مل سکتی

آپ گودام کہیں بھی بنا سکتے ہیں۔

لیکن میں وہاں کالج بنانا چاہتا ہوں۔ جس کی وہاں زیادہ

www.urdu novelsmania.com

ضرورت ہے۔

اچھا تو اب ہمیں تم بتاؤ گے کہ کیا کہاں اچھا ہے۔

ایک منٹ فخری جمالی نے ہاتھ اٹھا کر فخری کو خاموش کروایا۔

دیکھو جمال الدین تم اچھے سے سمجھ رہے ہو کہ میں کیا

کہنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس رقبے کی اس وجہ سے ضرورت ہے

کیونکہ وہ کڈز ہاؤس کے قریب ہے

سپل سی بات ہے۔

ہماری ایک شرط ہے۔ شرط؟

ابصار عالم نے پرسوج نظروں سے جمالی کو دیکھا

یہ ہم تمہیں سوچ کر بتائیں گے۔

کھانا واقعی ہی اچھا تھا۔ شکریہ اس کے لیے



ہم سب سوچ بچار کر کے تمہیں دو دن تک جواب دے دیں گے

- جمالی شرط اس بار مناسب رکھنا۔

لاسٹ ٹائم والی شرط مت رکھنا۔

ورنہ اس بار برداشت نہیں کر پاؤ گے

دھمکی لگا رہے ہو۔



اس نے خرم کو اٹھنے کا اشارہ کیا

خود بھی کھڑا ہوا اپنی کیز اٹھائیں۔

اور جھک کر جمالی کے کان کے قریب جا کر سرگوشی میں بولا

وارن کر رہا ہوں وہ بھی لاسٹ بار۔

آپ سب انجوائے کرو خدا حافظ۔

جمال الدین نے اپنا موبائل نکالا ایک نمبر ڈائل کیا

اور پیش کر کر کان سے لگاتے ہی تھوڑی دور جا کھڑا ہوا

ظہیر مجھے تم سے آج ہی ملنا ہے

کام پڑ گیا ہے تجھ سے۔ کیا کام ہے بتاؤ زرا

رات کو فری ہوں میں گھر پہ ہی ہوں

تو گھر ہی آ جاؤ۔ تم ٹھیک ہے میں ابھی ادھر ہی آتا ہوں پھر

بیٹھ کر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔

وہ کال ڈسکنٹ کرتا ہوا واپس اپنی ٹیبل کے پاس آیا اور

سب کے ساتھ باہر نکل گیا۔ بل بھی جمالی کو ہی ہے کرنا پڑا تھا۔



ان کا پیچھا کرو یہ اب کہاں جاتے ہیں یہ دیکھنا ہے مجھے

کیوں کہ اب یہ کوئی نئی چال چلے گا۔

اور میں اس کی ہی چال اسی پہ الٹ دوں گا

اوکے بھائی۔

ابصار عالم نے خرم کو مخاطب کیا اور ان سے تھوڑے فاصلے

پہ ان کے پیچھے جانے لگے۔

یہ راستہ تو جسٹس کے گھر کو جاتا ہے

خرم اس کا مطلب ہے کہ جسٹس بھی ملا ہوا ہے

کیا پتہ بھائی یہ کہیں اور جا رہے ہوں

ہاں ہو سکتا ہے۔ کوئی بات نہیں ابھی دودھ کا دودھ اور

پانی کا پانی ہو ہی جائے گا۔

بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی

ابصار عالم کو اب کچھ سوچنا پڑے گا

وہ ملک کے دشمن عناصر اگر نہ ہوتے تو یہ ملک بہت ترقی کر چکا ہوتا

عورتوں کی عزتیں محفوظ رہ سکتی تھیں

آج کی عورت کو ان جیسے مردوں نے ہی کیا سے کیا بنا دیا ہے
بیوہ ہو جائے عورت تو مرد کا معاشرہ کو شش کرتا ہے

اسے اپنی رکھیل بنا کر رکھے

کوئی نکاح کو ترجیح نہیں دیتا

اور جاب دینے کی بجائے اسے اور بھی دباتے ہیں تاکہ

اسے نوچ سکیں۔

گھن آتی ہے مجھے ایسے لوگوں سے۔ خرم میں تمھی۔ صاف

بتا رہا ہوں۔ اس بار ان پلوں نے اگر ویسی ہی کوئی شرط

رکھی تو میں سب کچھ فنا کر دوں گا میں ان کی نسل جڑ

سے ختم کر دوں گا۔ اور اگر یہ جسٹس بھی ان کے ساتھ

ملا ہوا ہے۔ تو پھر یہ بھی گیا اپنی جاں سے بھی اور اپنی

بیٹی سے بھی۔ اس کی بیٹی کو بھی مار دوں گا پھر کس

کے لیے دولت جمع کرے گا۔ اتنی دولت کا کرے گا کیا

کیا قبر میں لے کر جائے گا۔ باوریلکس ہو جائیں آپ کیسی

باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ایک ادنیٰ سے جانور کو نہیں مار سکتے
ایک کا کروچ کو بھی نہیں مارتے دیکھا اور آپ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو۔

اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے آپ کو آپ تو بہت کول مانیڈ ہیں

(Coolminded)

پھر تمہیں یہ بھی پتہ ہو گا کہ تمہیں اریسٹ کروانے میں۔

جن جن لوگوں کا ساتھ تھا۔ تمہیں پھانسی تک لے آئے تھے

اور جانتے ہو کیا شرط رکھی تھی انہوں نے بتاؤں گا تسلی سے

ابھی تم گاڑی ڈرائیو کرو۔

وہ اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچتا ہوا ضبط کی انتہاؤں پہ تھا

www.urdu novelsmania.com



بلیک مرسدیز جسٹس کے گھر کے باہر کی تھی

گلی کے آخری کونے پہ ابصارِ عالم کی بھی گاڑی رکی تھی

یہ تو واقعی ہی ظہیر الحسن کا گھر ہے

باؤ آپ کو کیسے پتہ یہ اسی کا گھر ہے

غازیہ ظہیر کو میں ادھر ہی چھوڑ کر گیا تھا

اچھا باؤ تو یہ بات ہے۔

غازیہ ظہیر اس نے ریپٹ کیا

www.urdu novels mania.com

باؤ ایک بات کہوں پلیز برا مت ماننا ہاں بولو شرمناؤ نہیں

بچپن کی طرح۔ غازیہ ظہیر کیسی لڑکی ہے

کیا مطلب کیسی لڑکی ہے۔ مطلب میچور ہے امچور ہے

اس کے سامنے اگر ہم یہ مسئلہ لے کر آئیں تو وہ اپنی ہیلپ

کر سکتی ہے۔ تم پاگل ہو گئے ہو کیا میں اسے اس کے ہ

باپ کے خلاف کیوں کروں گا۔ ابصار ہمیں جسٹس کے بارے

میں جاننا ہے تو اس میں ان کی بیٹی ہے سب سے زیادہ

قریب جو ہمیں اس سب کے بارے میں آگاہ کر سکتی ہے

تمہارا مطلب ہے میں اسے یوز کروں اور اگر جسٹس بھی

ایسا ویسا آدمی نکلا تو تمہیں پتہ ہے وہ لڑکی کتنا ٹوٹ

جائے گی اور جب اسے پتہ چلے گا کہ میں نے بھی اسے

مطلب کے لیے اس کے جذبات کو یوزر (use) کیا تو وہ کیسے

سہ آئے گی یہ سب - نہیں نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا

چلو ہم سب خود ہی دیکھ لیں گے - میں خود ہی اس بات

کو کرید لوں گا بس تم دو دن صبر کرو مجھے ان سب کی

شرط سننے دو - اس بار جو میں کروں گا ان کے ساتھ یہ

تاحیات یاد رکھیں گے مجھے بھی اور اور میرے بچوں کے

بارے میں بھی نہیں سوچیں گے -

اچھا باؤ آپ ریلکس ہو جائیں - خرم نے ایک ہاتھ ابصار کے

ہاتھ پہ رکھتے ہوئے۔ تسلی دیتے ہوئے کہا

خرم دودن ہیں اپنے پاس تم سب لگ جاؤ ایک ایک پل پہ

نظر رکھوان کے تمام راستے بند کر دو تاکہ یہ کہیں سے

بھی نکلنے نہ پائیں۔ انشاء اللہ میں سب سنبھال لوں گا آپ

بے فکر رہیں۔

غازیہ ظہیر کو کال کر کے بول دو میں ملک سے باہر چلا گیا

ہوں کل رات سے ہی۔ میں نہیں چاہتا وہ کسی بھی مسئلے

میں پڑے اور میرے لیے کوئی جزبات بھی رکھے وہ اچھی

سی لڑکی میری وجہ سے کبھی ہرٹ نہیں ہونی چاہیے

یہ الفاظ اس نے دل میں ادا کیے تھے۔

اب بتاؤ آرام سے کیا ہوا ہے تم اتنے غصے میں کیوں ہو

پاپا ابصار عالم کڈز ہاؤس کے لیے ٹیچر کی ضرورت تھی

عمارہ کے ساتھ گئی تھی میں بھی آپ جانتے ہیں عمارہ کے

فادر کی ڈیوٹی کے بعد ان کے حالات کچھ اچھے نہیں رہے۔

مالی حالات۔ وہ بھی انٹرویو دینے لگی تھی۔

زیلیہ داور نے سفید جھوٹ بغیر پروں کے بڑے اچھے انداز

سے بولا تھا۔

تو؟ داور نے سوال کیا انداز گفتیشی تھا

ان لوگوں نے ہماری بہت انسٹ کی پاپا

میں نے آپ کا بھی تعارف کروایا مگر انہوں نے کہا کہ

جیسا وہ کچر ہے ویسی ہی کچرے جیسی اولاد ہے

وہ ایسے کہہ رہے تھے۔

یقین نہیں آتا۔ ابصار عالم ایک سلجھا ہوا نہایت معزز انسان ہے

www.urdu novels mania.com

ہم دونوں کی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

اور یہ بات جو تم ابھی مجھے بتا رہی ہو۔ یہ جانے سے پہلے

کسنی چاہیے تھی۔ اگر وہ ضرور مند تھی تو ابصار عالم

ضرور اسے جاب دے دیتا مگر اس کے قوانف دیکھ کر تم

دونوں اتنی مہنگی یونیورسٹی میں پڑھتی ہو۔ اور اسے

جا کر کہتی ہو کہ ہمیں ضرورت ہے ہم ضرورت مند ہیں۔

اب تم مجھے سچ بتاؤ گی۔ تم نے کیا کیا ہے۔ زلیہ داور نے

پہلو بدلہ تھا۔ کچھ نہیں پایا آپ کا مجھے پتہ تھا آپ کبھی

میرا ساتھ نہیں دیں گے۔ اچلیے آپ سے بات کرنا ہی

فضول ہے۔

اب جو بھی کروں گی میں کروں گی۔ وہ تن فن کرتی اپنے

روم میں چلی گئی۔

مہوش بیگم اپنی بیٹی کی ایکٹوئیز پہ تھوڑا دھیان دیں

مجھے اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔

وہ اپنے کمرے جا کر پلین ترتیب دینے لگی۔



غازیہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اپنی شکل دیکھو

تم ایسی تو نہیں تھی۔ پتہ نہیں ہیر مجھے کچھ بھی اچھا

نہیں لگتا نہ کھانا نہ پینا

نہ وہ مہندی جو میں ہر وقت لگاتی رہتی تھی

نہ وہ چوڑیاں ہرے رنگ کی اور اس میں میرون کمر تم

مکس کر کے پہنتی ہو۔

ہیر نے اسے یاد کروایا۔

دودن ہو گئے ہیں۔ میں نے اسے نہیں دیکھا ہیر

مجھے ایسا لگتا ہے میری روح نکل رہی ہے

میرے دل کو کسی پل بھی سکون نہیں رہا

میں کیا کروں ہیر میں کیا کروں میں مر رہی ہوں پل پل

مجھے نیند نہیں آتی۔ مجھے بھوک نہیں لگتی ماما لگ

پریشان ہیں پاپا الگ سے فکر مند ہو رہے ہیں۔

وہ مجھ سے بات نہیں کر رہا میں اسے مسج کر کر کے تھک

گئی ہوں۔ اس نے مجھے ایک مسج بھی کا بھی جواب نہیں دیا

پتہ ہے اس کا کوئی دوست کہتا ہے وہ باہر چلا گیا ہے ہمیشہ

کے لیے۔ وہ اپنا نمبر ادھر ہی چھوڑ گیا ہے

وہ یہاں رہتا ہی نہیں ہے

www.urdu novels mania.com

کبھی کبھی یہاں کا چکر لگاتے ہیں۔

تم ہلکی ہلکی باتیں کر رہی ہو کس کی بات کر رہی ہو

تمہیں کیا ہوا ہے۔ دو دن پہلے تم بہت خوش تھی تم چمک

رہی تھی۔ پھر آج کیا ہوا ہے۔

محبت جب بے پناہ ہو تو ہر تیسرا شخص برا لگتا ہے

ہیرے۔ ابصار عام نے مجھے اغواء کیا میرے پاپا کو تکلیف دی

میں نے بارہا چاہا اس سے نفرت ہے مجھے مگر جب جب میں

نے ایسا سوچا وہ مجھے اور بھی اچھا لگا۔

میں نے اسے بنا پلک جھپکے ٹی وی اسکرین پر گھنٹوں

دیکھا۔ وہ محرم نہیں ہے تیرا غازیہ تم اسے جتنا سوچو گی

تم اتنا ہی اپنی نظر میں گروگی خدا کی نظروں میں گروگی

اس طرح تم برباد ہو جاؤ گی

سب پریشان ہیں تمہاری وجہ سے

غازیہ ظہیر اپنے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے

کسی اور ہی جہان کی باسی لگ رہی تھی

دودن میں مرجھا گئی تھی۔ رنگت پیلی زرد پتوں جیسی ہو رہی تھی

خون جیسے کسی نے نچوڑ لیا ہو۔
www.urdu novels mania.com

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ رہے تھے۔

کلووائٹ اور فمیر ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی بلیک لگ رہے تھے

مجھے وہ کچھ برا لگا ہی نہیں ہے مجھے سمجھ ہی نہیں آ

رہی ہیر میں۔ کیا کر رہی ہوں۔ مجھے رات کو اس کے

دوست نے کال کی تو مجھ سے نفرت محسوس ہوئی

مجھے اس کی آواز سے بھی نفرت ہوئی۔

اور اگر ابصار عالم کو پتہ چل جائے تو وہ کیا سوچے گا

میرے بارے میں۔ نہیں ہیرے مجھے خود کو سنبھالنا ہوگا

میں اس ہ یہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی۔

میں نے سنا ہے وہ اچھا انسان نہیں ہے میرا دل ابھی یہ

ماننے کو تیار نہیں اگر وہ سچ مچ ایسا نکلا تو میں پھر

بھی مر ہی جاؤں گی اندر ہی اندر۔ مجھے ابھی سے خود کو

کنٹرول کرنا چاہیے۔ میں نے کل پاپا کے فرینڈز کی باتیں

سنی ہیں۔

پتہ ہے ہیرے وہ کوئی مافیا کی بات کر رہے تھے

کچھ پاپا اور ان کے دوستوں کی ساتھ میں اراضی ہے۔

وہ اس پہ قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایلیگل (illegally)

کام کرتا ہے وہ اس کو اریسٹ کروانے کی باتیں کر رہے تھے

شاید اسی لیے وہ باہر بھاگ گیا ہے

وہ اگر ایسا ہے تو پھر میرا آئیڈیل کیسے ہو سکتا ہے

میرا آئیڈیل تو میرے پاپا۔ جیسا ہو گا ناں

وہ روتے روتے آنسوؤں کو رگڑتی ہوئی اٹھی

اور واش روم گھس گئی۔ وہ خود پہ ضبط کر کے بھی خوب

روئی۔ شاور لیا اور باہر نکل آئی۔ اپنا فیورٹ بلیک سوٹ

نکا لازیب تن کیا۔ کیا کر رہی ہو یہ تم ہیرے نے اس کی

حرکات پہ اس کو ٹوکا اسے اس وقت اس کی دماغی حالت

پہ شعبہ ہوا۔ کیا ہوا ہیرے میں اچھی نہیں لگ رہی کیا

اس نے خود کو آئینے میں دیکھا۔ بالوں میں برش کیا

فیس پہ عرق گلاب کا اسپرے کیا۔ ہلکی سی خوشبو لگائی

اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا۔

چلو ہیرما ہم آج میں تمہیں پورٹ گرانٹ کی تفریح کروا کر لاؤں

تم سچ کہہ رہی ہو لڑکی تم واقعی ہی آؤٹنگ پہ جارہی ہو

ابھی دو گھنٹے تم نے میرا دماغ کھایا۔ آج سنڈے ہے پاپا

بھی گھر پہ ہیں آج پاپا کی گاڑی میں چلتے ہیں۔ سرکاری

گاڑی میں چلیں گے سرکاری پروٹوکول ملے گا پاگل ہوگئی

ہو انکل سکیورٹی کے بغیر نہیں جانیں دیں گے۔ تو کیا

سیکورٹی کے ساتھ چلے چلیں گے۔ تم پہلے نیچے تو چلو

صورت حال دیکھتے ہیں۔

آج کوئی بھی نہیں نظر نہیں آ رہا راستہ صاف ہے مگر چابی

وہ کہاں ہوگی ہاں وہ گیٹ کے پاس کیز سٹینڈ ہے اس پر

ہی سب کیز ہوتی ہیں۔ یا ہو وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

غازیہ ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔ غازیہ تم جا

رہی ہو کہیں جی ماما میں ابھی آپ کے پاس ہی آرہی تھی

ہیر اور میں پورٹ گرانٹ جا رہے ہیں۔

بہت دنوں سے کہیں بھی نہیں گئی آج دل کر رہا ہے تو

ہاں ہاں جاؤ بیٹا مگر اصفہان کو ساتھ لے جانا جی جی ماما

آپ ٹینشن نہ لیں میں لے جاؤں گی۔ کھانا تو کھا لو میں

وہی کھاؤں گی آج فل انجوائے کروں گی ماما کچھ پیسے

تو دے دیں مجھے اچھا جاؤ میرے روم میں پرس سے لے لو

اوکے ماما اللہ حافظ۔

وہ دونوں بغیر اصفہان کے ہی نکل گئی تھیں۔
www.urduNovelsMania.com



آپ نے پھر کیا سوچا ہے ہم سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں

جمالی آپ اکیلے آئیں گے پورٹ گرانٹ کے پاس جونچ

لکڑی ہوٹل ہے وہاں آ جاؤ۔ لیکن آپ اکیلے آئیں گے کسی اور
کو ساتھ نہیں لائیں گے۔

کیا کیا مطلب ہے میں اکیلا وہاں آ جاؤں مجھ سے ڈر رہے ہو

کیا جمالی۔ تم بھی پھر وہاں اکیلے آؤ گے میں اکیلا ہی ہوں

ٹھیک ہے۔ پھر میں وہاں آتا ہوں۔
www.urdu novels mania.com

ایاز امیر تم تیار ہونا اپنی کارروائی کے لیے وہ جیسے ہی

میرے پاس پہنچے۔ بلکہ وہ وہاں سے پہنچ چکا ہے تم نے

اپنے آدمی بھاری اسلحہ اور منشیات کی وافر مقدار کا

ذخیرہ ابصار کڈڑھاؤس سے برآمد کرنا ہے اور جیسے ہی

میں ابصار عالم سے اپنی شرائط کا کہوں وہ مان گیا تو تم

نے کوئی کارروائی نہیں کرنی اور اگر نہیں مانا تو لگژری

ہوٹل میں موجود پولیس ابصار کو بھی اریسٹ کر لے گی

اور وہاں سے کافی مقدار میں بڑے لڑکے اریسٹ کرنا تم

تاکہ وہ مار کے ڈر سے اپنی زبانیں ہمارے پڑھائے ہوئے سبق

کے مطابق کھولیں سمجھ گئے ہوناں کوئی گڑبڑ نہیں ہونی

چاہیے۔ اور اس بے وقوف ظہیر کو بھی کال کر دینا اسے بتا

دینا کہ کتنا اسلحہ اور منشیات برآمد کیں ہیں۔ اس کو بھی

وہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اج یہ ہیر و تو گیا کام سے۔

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦

جمال الدین بہت دیر تک ہنستا رہا تھا۔

خرم داور کو کال کر کے ادھر بلا لو

کدڑھاؤس میں پریس والوں کو بھی بلا لیا اور ہاں سنو یہ

کام خاموشی سے ہونا چاہیے۔ سکیورٹی کو الٹ کر دو۔

جمالی کو آج اسی کے جال میں پھنسانا ہوں

ظہیر احسن بھی آرہا ہے ناں۔ پھر

ادھر ابصار عالم بھی اس کی چال الٹنے والا تھا۔



ابصار عالم جو گرانٹ پورٹ کے سامنے گاڑی میں بیٹھا

جمالی پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔ خرم کو گا ہے بگا ہے کال کرتا

وہ تمام صورت حال سے آگاہ ہو رہا تھا اور اسے بتا بھی رہا تھا۔

غازیہ ظہیر جیسے ہی پورٹ گرانٹ والے روڈ پہ انٹر ہوئیں

اسکی نظر ایک سائیڈ پہ کھڑی ہوئی۔ وائٹ گاڑی میں بیٹھے

ابصار عالم پہ پڑی تھی۔

وہ ہمیشہ کی طرح وائٹ لان کے سوٹ میں بہت شاندار لگ

رہا تھا۔

گاڑی تم مجھے کیوں ریورس کر رہی ہو۔

بتاتی ہوں ایک منٹ ویٹ کرو۔

اس نے گاڑی ریورس کی اور وائٹ مرسدیز کے پیچھے لے

آئی۔

آنکھیں بند کر لو ہیرے تم یہ کیا کر رہی ہو تم

www.urdu novels mania.com

تم بس دیکھتی جاؤ

دیکھتی جاؤ کہ میں اس کے ساتھ کرتی کیا ہوں

مجھ سے جھوٹ بولا۔ یہاں پہ بھی ضرور کسی مشن پہ آیا

ہواگا ابھی بتاتی ہوں۔ غازیہ نہیں کرویا ریہ کامی کر رہی ہو

مجھے بھی ساتھ پاگل کر دو گی۔ مگر اس کے چیخنے کے

باوجود بھی غازیہ ظہیر نے بڑی کمال مہارت سے گاڑی

مرسدیز کو ٹھوک دی تھی۔ ابصار اس افتاد پہ ہڑ بڑا کر

نیچے اتراتب تک وہ ایک بار پھر اس کی گاڑی کی دوسری

ہیڈ لائنٹ بھی

تورپکی تھی۔

۱۔ **فَقَضَفْتُمْ** اللہ کو نپاگل ہو گیا ہے وہ نیچے اترتا تو اس

نے ونڈو

اسکرین کے اندر دیکھا مگر لائٹ پڑنے کی وجہ سے نہ دیکھ

پایا۔

وہ تیزی سے اس گاڑی کے پاس آیا مگر وہ زن سے گاڑی آگے

بھگالے گئی۔ ابصار عالم نے سائیڈ سے نکلتی وہ بلیو لائٹ

والی گاڑی کو پہچان لیا تھا۔ اور اس میں موجود شخصیت کو بھی

www.urdu novels mania.com

اس کا غصہ منٹوں میں اڑ پھو ہوا تھا۔

وہ مسکراتا ہوا گاڑی میں جا بیٹھا گاڑی کی دونوں ہیڈ

لائٹس ٹوٹ چکی تھیں مگر ابھی اسے وہ مشن پورا کرنا تھا

اس لیے وہ گاڑی کو وہاں سے بھگالے گیا۔

غازیہ ظہیر نے بھی اس کا پیچھا کیا۔

تم کر کیا رہی ہو وہ خطرناک لوگ ہیں ہم بری طرح پھنس

سکتے ہیں۔ ہمیں ایسے کام نہیں کرنے چاہیے۔

ایسا مت کرو غازیہ مجھے یہ شخص ٹھیک نہیں لگ رہا۔

ہیرے مجھ سے اس نے جھوٹ بولا میرے جذبات کے ساتھ

مذاق کیا جب وہ یہاں موجود تھا تو مجھ سے کیوں کہا وہ

یہاں نہیں ہے۔ تم نے دو گھنٹے پہلے مجھ سے کہا تمہیں

اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ہاں تو مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ

یہاں میرے سامنے آجائیگا۔ ہاں تو تم نے سبق سکھا تو دیا

اب اس کے پیچھے جانے کا کیا مقصد ہے۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔ اگر گید رنگ ہوتی تو میں سوچتی کہ

چل)) chill کرنے آئے ہوں گے اففف تم تو انکل کے ساتھ ساتھ

خود بھی جج بن گئی ہو وہ بھی مشکوک والی۔

www.urdu novelsmania.com

اور وہ دونوں ہنس دیں۔

لکڑی بیچ اتنا دور نہیں تھا سو وہ فوراً ہی وہاں پہنچے تھے

ابصار عالم ادھر ادھر دیکھ کر ہوٹل میں داخل ہو گیا تھا۔

بیٹھوا بصر عالم جمالی مصافحہ کرتے ہوئے نباشت سے

مسکرایا۔

ہاں شیور)) (sure) ابصار بھی ہاتھ ملاتے ہوئے چنیر پہ ایزی

ہو کر بیٹھا تھا۔

اپنا فون یہاں سامنے رکھ دو۔ کیا ہوا ڈر رہے ہو کیا
www.urduNovelsMania.com

نہیں یہ رہا میرا فون ہم بات کے دوران کوئی کال نہیں کریں گے

اور سنیں گے۔

یہ جمالی انکل کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ ہوگا کوئی مسئلہ تم

چلو یہاں سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

تم کب سے ڈر پوک ہو گئی ہو تم غازیہ ظہیر کی فرینڈ ہو

اتنی ڈر پوک ہو غازیہ نے اسے لتاڑا اور اب مجھے دیکھنے دو

آخر کیا مسئلہ کیا ہے۔ اففففف ہیرا ماہم لمبا سانس لے کر

خاموش ہو گئی۔

www.urdu novels mania.com

کھانا آرڈر کریں کیا۔ نہیں میں آج کھانا نہیں کھاؤں گا

مجھے آفس جلدی جانا ہے ابصار عالم نے کھانے سے منع کرتے

ہوئے

جمالی کو جواب دیا۔ چلو تو کوئی ٹھنڈا ہی منگوا لیتے ہیں

اوکے۔ گریپ فروٹ جو س لے آؤ اس نے ویٹر کو آرڈر دیا اور

جمالی کی جانب متوجہ ہو گیا۔

ہاں تو پھر کیا سوچا تم نے

جمالی کے ماتھے پہ ننھے ننھے پسینے کے قطرے ابھرے۔



تمہیں شرط بتانے کا وقت آگیا ہے ابصار عالم

وہ بچے جو تمہارے زیر نگرانی ہیں وہ تمہاری ملکیت تو

نہیں ہیں۔ تم پھر ان پہ خرچ کر رہے ہو تمہیں بھی تو کچھ

وصول ہونا چاہیے۔ مشورہ دینے کا شکریہ جمالی بات بتاؤ

کہنا کیا چاہیے ہو۔ ت۔ ہارے پاس جوان ہوتی لڑکیاں ہیں

میرے ساتھ ڈیل کر لو وہ جگہ بھی تمہاری ففٹی پر سینٹ

بھی تمہارا۔ بس رات کو ہی وہ دھندہ کریں گی دن کو

تمہارے پاس یہ ہی کریں گی جو ابھی کر رہی ہیں۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔
www.urdu novels mania.com

اور بچوں کو بھی مختلف چوکوں پہ چھوڑ دیں گے

نوٹوں میں کھیلو گے اور ہم بھی دوستی کر لیں گے

لڑکیوں کی بات سن کر ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی

تھی

اور اوپر سے اس کی مزید وضاحت

بسبس کتے تیری ہمت کو داد دیتا ہوں

ابصار عالم نے چنیر کو ٹھوکر ایسے ماری کہ جمالی کی پیٹھ

دیوار پہ جا کر گئی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

سیکورٹی منیجمنٹ نے وارن کیا

کوئی آنی جگہ سے نہیں بلے گا۔

ابصار نے دونوں ہاتھوں میں پسٹل تھاما

اندر سے کوئی باہر نہ جانے پائے اور باہر سے کوئی اندر داخل

نہ ہو سنا تم سب نے وہ ویٹرز پہ بیٹھا تھا۔

اپنی بہن بیٹی کا سودا کرتا ہے
ڈالے

تجھے میں بیٹھاؤں گا چوک میں ابصار عالم کا کسی طرح

بھی غصہ کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔

وہ جمالی کولاتوں کے نشانے پہ رکھ چکا تھا۔

ایکشن شروع ہو چکا تھا۔



آپ یہاں ایس ایچ او صاحب پولیس موبائلز سے نکل کر میں

گیٹ پہ آئی تھی مجھے کچھ اطلاع ملی ہے۔ اس لیے

مجھے چیکنگ کرنی ہے۔ آپ پہلے ایس ایس پی سے تو مل

لیں اور ان کے ساتھ جسٹس ظہیر الحسن بھی باہر نکل آئے تھے جو

جو گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے آفس میں اسی پل کا انتظار کر

رہے تھے۔

داور سر آپ ایاز امیر نے سلیوٹ کیا تم یہاں کیسے ایاز امیر

سب خیر ہے ناں

ایاز امیر کا چہرہ اتر اتر تھا۔ سر کچھ اطلاع ملی تھی آپ یہاں

کیسے آئے ہیں۔ کیسی اطلاع اس نے اصفہان اور دیگر

ساتھیوں کو اشارہ کیا تھا۔

جاؤ اندر کی چھان بین کر لو مگر اس سے پہلے تمہیں

مجھے ان چیزوں کے بارے میں بتانا ہوگا۔ وہ گاڑی سے

بھاری مقدار میں اسلحہ اور منشیات کی طرف اشارہ کرتی

ہوئے بولا۔ وہ مین گیٹ سے اسے اس کی موبائل تک لے آیا

تھا

جس میں یہ سب رکھتا تھا۔ سوری سرمجھے معاف کر دیں

مجھ سے غلطی ہوگئی۔ داور نے بہت زور سے اس کے منہ پہ

چاٹا مارا تھا۔ تمہارے جیسی کالی بھڑپیں ہوتی ہیں

جو پولیس کے محکمے کو بدنام کرتی ہیں۔ یہ سب اپنے اندر

کرو اور تم آؤ زرا میرے ساتھ وہ اصفہان اور دیگر پولیس

نوجوانوں کو کہتا ہوا۔

اسے اندر لے گیا ظہیر الحسن کی سمجھ میں ابھی تک کچھ

نہیں آیا تھا۔

باقی سب جاویہاں سے اس نے باقی نفری کو واپس بھیج دیا

اور ایاز امیر کو لے کر آفس چلا گیا جہاں وہ کچھ دیر پہلے

ہی سب کارروائی دیکھ رہے تھے۔



آپ قانون کو ہاتھ میں مت لیں چھوڑ دیں اسے

فخری بھی کہیں سے ہانپتا کانپتا ہوا وہاں پہنچا تھا

ان کی خریدی ہوئی پولیس کو کال موصول ہو چکی تھی

www.urdu novels mania.com

اس لیے وہ وہاں سے بھاگ چکے تھے۔

پولیس امیر جنسی میں وہاں پہنچ چکی تھی۔

یہ سب ہو کیا رہا ہے وہ کیوں مار رہا ہے ضرور اس نے کچھ

منوانے کی کوشش کی ہوگی۔

راستہ صاف کرو سب ادھر سے جاؤ پولیس سب کو ہٹا رہی تھی

ابصار عالم نے اسے ایک مزیدلات رسید کی

تمہیں جان سے مار دوں مگر میں اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا

چاہتا۔ لیکن تم اب جی میں سڑو گے اور میں تمہیں اس

بکواس کے لیے کبھی نہیں معاف کروں گا۔

غازیہ ظہیر ہیر کا ہاتھ پکڑ کر پولیس کے پیچھے اندر داخل

ہوئی تھی۔

گاڑی سرکاری ہونے کی وجہ سے وہ سمجھے تھے کوئی

ہمارے ساتھ ہی آفیسر آیا ہے۔

وہ زمین تم مجھے خواب دینے آو گے اچھا تو وہی ہوا جو

سچ تھا۔ اسی لیے وہ اسے مارنے لگا تھا۔

پولیس نے ابصار عالم کو پکڑ لیا اور ساتھ میں جمالی کو

بھی۔

www.urdu novels mania.com

مجھے ایک کال کرنی ہے کرنے دو یہ تو اب تم تھانے میں جا

کر کرنا جو بھی کرنا ہے ابصار عالم نے انسپکٹر کو دیکھا

ہاتھ چھوڑو میرا۔

اس نے ٹیبل سے اپنا سیل فون اور کیڑاٹھائیں جمالی نے

بھی اپنی چیزیں اٹھائی تھیں۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے

ہم خود دفع دفع کر لیں گے۔

تمہارا آپسی مسئلہ ہوتا تو تم یہاں پبلک پليس پہ نہ لڑائی کر رہے ہوتے

جمالی کو اس افسر نے قرار سا جواب دیا۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم میرے ساتھ جائیں گے انسپیکٹر

وہ جب ہوٹل سے باہر آئے تو غازیہ ظہیر نے ابصار کو اپنے

ساتھ چلنے کا کہا۔ ے م پاگل ہو گئی ہو۔ میرے نے اس کے کان

میں سرگوشی کی۔

اس سے پہلے کہ انسپکٹر اس سے کچھ پوچھتا

اس نے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

اس سچویشن میں بھی ابصار عالم کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ

آگئی تھی۔

غازیہ گاڑی روکو میں کہہ

رہا ہوں گاڑی روکو

یہ کیا بد تمیزی ہے

سمجھائیں ناں آپ اس کو

ابصار گاڑی میں تو کسی مصلحت کے تحت بیٹھ گیا تھا

مگر تھوڑے فاصلے پہ جا کر گاڑی نے سپیڈ پکڑی تھی ابصار

عالم کے ماتھے کی لکیریں ابھریں تھیں۔ ہیرماہم نے کانوں

پہ ہاتھ رکھے چیخ رہی تھی۔

جبکہ غازیہ ظہیر پر سکون گاڑی کو ہوائی جہاز بنا چکی

تھی۔

ابصار عالم جو غازیہ کی پچھلی ہی سیٹ پہ بیٹھا تھا

نے آگے بڑھ کر گاڑی کے ہیڈل کو پکڑا تھا۔

تمھی۔ آخر غصہ کس بات کا ہے ہم آرام سے بات کریں گے تم

اس کو سلو کرو۔ وہ غازیہ کو پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا

مگر غازیہ کو اس وقت کسی کی پرواہ نہیں تھی

وہ ابصار عالم کے ہاتھوں کو نوچتے ہوئے سپیڈ دو بار ابرٹھا چکی تھی۔

وہ ہیر کی بھی پرواہ نہیں کر رہی تھی

گاڑی ادھر ادھر ہچکولے کھا رہی تھی۔

تمہیں تمہارے پاپا کی قسم ہے غازیہ گاڑی سائیڈ پہ لگا دو

غازیہ نے قسم کا سن کر گاڑی کو سائیڈ پیہ بریک لگ دئیے

[illegible]

ابصارِ عالم بھی نیچے اتر اٹھا

آپ کی دوست کھسکی ہوئی ہے کیا آج یہ کیا مجھے مارنے

نکلے ہے

آپ کو تو پتہ ہو گا آپ تو اس کے ساتھ ہی ہیں

وہ بھی ہیر کے قریب آ کر بولا تھا۔

مجھے نہیں پتہ پلیز مجھے تو معاف ہی رکھو چلو گاڑی

میں۔ بیٹھو ہیر غازیہ ظہیر نے ہیر کو دوبارہ بیٹھنے کی

آفر کی مجھے معاف ہی رکھو۔ جاؤ تم سوری بات مت کرنا

مجھ سے

غازیہ ظہیر بھی نیچے اتر آئی تھی۔ سوری ہیر ماہم تمہیں

پتہ ہے آج شٹ اپ میر آگے بڑھ گئی تھی غازیہ ظہیر اس

کے پیچھے لپکی تھی۔ مگر میر نے اس کی بات کاٹ دی تھی

چابی اگنیشن میں لگی ہوئی تھی ابصار عالم وہی کھڑا ہوا تھا

اس نے جلدی سے فرنٹ سے آگے گھوم کر فرنٹ سیٹ

سنبھالی تھی۔ اس کی گاڑی سٹارٹ ہوئی تھی غازیہ ظہیر

جو تھوڑی ہی آگے بڑھی تھی۔

چونک کر پیچھے مڑی مگر ابصار وکٹری کا نشان بناتا گاڑی

زن سے آگے بڑھالے گیا۔ وہ جب آگے نکل آیا تو اس نے خرم

کی کال اٹینڈ کی تھی۔ میں ابھی پہنچتا ہوں سب ٹھیک ہے

جسٹس کو بٹھا کر رکھو۔ میں ابھی آتا ہوں بس پہنچنے والا ہوں۔۔۔ خرم نے بتایا

داور نکل گیا ہے ایاز کو لے کر اس نے ساری بات بتا دی ہے

جسٹس کے سامنے۔ اللہ کا شکر ہے نیت صاف ہو تو راستے

آسان ہو ہی جاتے ہیں۔ جی باؤ بلکل اوکے کال رکھتا ہوں

میں۔ خرم سنو کسی کو بھیج دو بیچ کے سامنے میری گاڑی

کھڑی ہے وہ لے آئے سب ٹھیک ہے ناں باؤ آپ کس پہ ہیں

میں جسٹس ظہیر الحسن کی گاڑی میں ہوں۔ کیا بتاتا ہوں

تم پریشان نہیں ہو۔ اللہ حافظ



آج میں تو گئی کام سے ہیرے پاپا نے مجھ پہ کبھی بھی

بھروسہ نہیں کرنا وہ پہلے ہی ابصار کو پسند نہیں کرتے میں اب کیا کروں جو مرضی کرو آرام سے بات کر
لیتی وہ بھی تو یہ کہے رہے تھے مگر نہیں تمہیں تو آج ریس لگانی تھی اب بھگتو

میرے ہینڈ بیگ سب کچھ اسی میں ہے

میں اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی اور ایسے ہم گھر

www.urdu novelsmania.com

گئے تو بہت برے پھنسیں گے کیا کروں۔ ہیرے پلیز ناراض مت ہو۔

مجھے کوئی مشورہ دو پلیز غازیہ نے اس کے بازوؤں پہ

ہاتھ رکھا مگر ہیر نے ایک بار پھر جھٹک دیا۔ بس کر دو یار

پلیز وہ روڈ پہ کھڑی ہوگئی اور اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ

آنسو نکل آئے۔ ہیر ماہم نے بھی اسے رکتے دیکھا تھا

وہ جو آنکھیں جھپک جھپک کر آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی

ہیر کو اس پہ رحم آ ہی گیا تھا

کال ملا کر دو مجھے میں بات کرتی ہوں اس ابصار سے

ایک ہی بیل پہ کال ایڈنڈ ہوگئی تھی

جی مس اب آپ کی طبیعت کیسی ہے

قدرے سنبھل گئی ہوگی۔ ابصار بھائی آپ نے اچھا نہیں کیا

ہماری گاڑی لے جا کر اچھا تو آپ ان کی؟ سسٹر ہیں

جی یہ ہی سمجھ لیں میرے بھائی اب ہمیں گاڑی دے دیں

ہمارے پاپا کی ہے یہ گاڑی اور وہ بھی سرکاری گاڑی ہے۔

آپ کی سسٹر مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی ہیں۔

میری بات کرواؤ ان سے وہ بات نہیں کرنا۔

اوکے پھر میں بھی گاڑی نہیں دے رہا۔

غازیہ کرلو بات اگر گاڑی واپس لینا ہے تو میں بتا دوں گی

پاپا کو سچ سچ تم چلو ہم ٹیکسی میں چلتے ہیں

میں پولیس میں بھی جا سکتی ہوں۔

غازیہ نے زراپاس آکر زور سے ابصار عالم کو سناتے ہوئے بولا۔

[illegible]

وہ قمقہ لگا کر کال بند کر گیا۔

غازیہ ظہیر غصے سے آگ بگولہ گھر روانہ ہوئی تھی۔

یہ جانے بغیر کہ ایک اور مصیبت اس کے سر پر سوار پہ آ

چکی تھی۔



ابصار عالم نے گاڑی گاڑی یونیورسٹی پارک کی اور خود

پیدل ابصار کڈزاؤس روانہ ہو گیا۔

یونیورسٹی کڈزاؤس کے قریب ہی روڈ پار تھی

مجھے غصہ کیوں نہیں آتا اس لڑکی پہ اس نے آج پہ اپنے

دائیں سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے فیل کیا تھا جہاں وہ ڈر کر

آن چھپی تھی۔ وہ مسلسل اسی کو سوچتا ہوا کڈزاؤس

تک پہنچا تھا۔

آئیے آئیے ابصار عالم آپ کا ہی ویٹ کر رہے تھے ہم

سب ٹھیک ہے ناں۔ جسٹس ظہیر الحسن ابصار عالم کے گلے

ملتے ہوئے لکڑی ہوٹل کے متعلق پوچھا۔ اس نے تمام تفصیل

بتا دی اور یہاں کا بھی آپ نے سب دیکھ لیا۔



ایم سوری ابصار بیٹا اس سب کے لیے جو میں نے جانے انجانے میں کیا

مجھے آج بھی پتہ نہیں چلتا اگر تم میری آنکھیں نہیں کھولتے

اس رات تم مجھے سب کچھ نہ بتاتے تو میں وہی سمجھتا

رہتا جو وہ مجھے بتانے آئے تھے۔ آج سب کچھ جان کر

افسوس ہو رہا ہے کہ یہ میرے کلاس فیلوز اور دوست ہیں

اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے اسے پولیس کے گئی ہے

مگر مجھے ابھی وہاں تھانے جانا ہوگا۔ یہاں سب ویڈیوز۔

بنی ہیں ناں سب ریڈی ہے۔ وہاں کے بھی سب پروف ریڈ ہیں

ابھی ان سب کی ضرورت عدالت میں پڑے گی۔

جسٹس کے موبائل کی بیل بجی تھی۔

میں اب نکلتا ہوں مگر تم سب اور بھی چوکے رہنا

زخمی شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے

یہ لوگ آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں جسٹس خیال

رکھیے گا اپنا آپ کو بھی یہ لوگ نقصان پہنچا سکتے ہیں

اللہ مالک ہے۔ چلو ہم نکلتے ہیں خدا حافظ

وہ کہتے ساتھ ہی باہر نکل گئے

اصفہان بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ٹائیگر کہاں ہے۔

کچھ خاص کام ہے جب پتہ ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو۔

ٹائیگر بہت خاص کام کے لیے رکھا ہوا تھا جو ابصار عالم کو

پرسنل کام لینا ہوتا تھا وہ اسے ہی بھیجتے تھے۔ وہ اس

سب کا حصہ نہیں لگتا تھا۔ اور آج اسے گاڑی چھوڑنے جانا تھا

جسٹس کے بنگلے پہ۔

وہ اسے کام بتاتا باہر نکل گیا خرم زکی

زیشان اور شان بھی آج اس کے ساتھ تھے۔

وہ داور کے پاس گئے تھے۔

انہوں نے اس کی ایف آئی آر کٹوائی اور اپنے ادارے کی

سکیورٹی بھی بڑھادی۔

وہ تھک ہار کر جب گھر لوٹے تو بہت رات بیت چکی تھی



ابصار عالم جیسے ہی اپنے روم میں بیڈ پہ لیٹا تو

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ غصہ سے بھرا چہرہ چھم

سے آسمایا تھا۔ غصے کی وجہ تو مجھے سمجھ آ گئی تھی

لڑکی مگر آج جو کچھ نظر آیا وہ نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے

میری گاڑی کو ہٹ کرتی وہ غصے میں ضرور تھی

مگر اس کی آنکھوں کی وہ روشنی وہ ابھی تک نہیں بھول

پایا۔ وہ خوشی جو اسے مجھے دیکھ کر ہوئی تھی وہ کیا تھا۔

آج جو جو اس نے دیکھا وہ کیا سوچے گی کیا آج وہ مجھے

غلط سمجھے گی۔ کیا سوچ رہی ہوگی وہ میرے بارے میں

چلو دیکھتے ہیں اس کا نیکسٹ ریکشن بھی۔

www.urduNovelsMania.com

مگر میں اتنا آسان کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہوں

وہ بار بار یہی سوچتے ہوئے کب نیند کی آغوش میں چکا
گیا اسے خبر ہی نہ ہو سکی۔



آپ دونوں تو اپنی گاڑی پہ گئی تھیں پھر ٹیکسی والے کو کرایا کیوں دینا ہے

غازیہ ظہیر نے انٹرہوتے ہی ماں سے پیسے مانگے تھے

وہ ماما پاپا کی گاڑی خراب ہو گئی تھی

اس لیے ہم واپسی ٹیکسی میں آ گئے اس نے ماں سے نظر

چراتے ہوئے بات بدلی۔ یہ لودے دوجا کرگن مین کو پیسے

دے گا ٹیکسی والے کو۔ جی ماما میں ابھی آتی ہوں

ہیر کو اشارہ کرتی ہوئی وہ باہر نکل گئی۔

اشارہ اس کی اڑتی ہوئی رنگت کے لیے تھا

کیا ہوا بیٹا ہیر تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے تم اتنی زرد پیلی

کیوں ہو رہی ہو۔ کچھ نہیں آنٹی بس تھوڑی طبیعت خراب ہو رہی ہے

کھانا بھی نہیں کھایا ماما اس کی وجہ سے اسے ووٹنگ شروع ہو گئی تھی

اچھا تو دونوں صبح سے بھوکی ہو۔ کھانا بھی نہیں کھایا

ماں تھی تو ان کو تو فکر ہونے تھی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

اچھا میں کھانا لگاتی ہوں تم دونوں منہ ہاتھ دھو لو

وہ کھانا نکالنے لگی اور وہ دونوں غازیہ کے روم میں فریش

ہونے چلی گئیں۔

ویسے غازیہ مجھے تم پہ بہت غصہ ہے مگر ایک بات ہے یہ

ابصار عالم ہے بہت ڈیسینٹ پر سنٹی کا مالک۔ لیکن آج وہ

مجھے زہر سے زیادہ خطرناک لگا ہے۔ غازیہ نے اسے ٹوکتے

ہوئے بولا۔ غازیہ مجھے تمہاری سمجھ بلکل بھی نہیں آتی

جب تم نے آج تہیہ کر ہی لیا تھا تو خود کو کسی مصیبت میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔

میری پیاری دوست ہیرے وہ شخص جب میرے سامنے

www.urdu novels mania.com

آجاتا ہے ناں تو میں سب کچھ بھول جاتی ہوں۔

لیکن اب میں اسے چھوڑوں گی نہیں میں بچپن سے جمالی انکل کو جانتی ہوں
وہ بہت عرصے سے اچھے دوست ہیں پھر ابصار عالم کیوں آج ان پہ پستل تان کر کھڑا تھا

آج مجھے ایسے دیکھ کر وہ ایک غنڈہ ہی لگا ہے

اور اب شاید وہ جزبات نہیں رہے میرے دل میں اب چلو

باتیں تو ہوتی رہیں گی کھانا کھاتے ہیں۔

ہاں مجھے بھی گھر جانا ہے ماما ویٹ کر رہی ہوں گی ہیر نے

غازیہ ظہیر سے کہا اور نیچے آگئیں۔ وہ کھانا ختم کر کے

اٹھی تھیں دونوں جب غازیہ ظہیر کے گھر پہ کال آئی

تھی۔ ماما میں دیکھتی ہوں وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتی

فون اسٹینڈ تک آئی۔ جسٹس ظہیر الحسن پہ کسی نے

اندھا دھند فارنگ کر دی ہے۔ غازیہ کے ہاتھ سے ریسور

پھسلا تھا۔ اور یہ فارنگ ابصار عالم اور اس کے ساتھیوں

نے کی ہے۔ میں نے ان کو اپنی آنکھوں سے ان کے کڈڑھاؤس سے منکلتے دیکھا ہے۔

وہ وہ وہ ٹھ۔ ک تو ہیں ناں انہیں سول ہاسپٹل لے گئے ہیں

میں کچھ کہہ نہیں سکتا آپ کون ہیں غازیہ نے اس سے

پوچھا۔

میں اس واقعہ کا چشم دید ہوں۔ کیا ہوا غازیہ سب ٹھیک

تو ہے ماما رو دیا پاپا کو ابصار عالم نے جان لے لی میرے

باپ کی وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔

میرے پاپا ماما پاپا ہاس پی ٹل وہ تھوک نکل کر آنسو کو

پیچھے دھکیلتے ہوئے با مشکل بولی تھی۔

ہیرما ہم کو بھی جیسا سکتہ ہو گیا تھا

مگر اس کے سیل پہ مسلسل کال آرہی تھی۔

اس کے پاپا کا مران خان کی تھی۔

کہاں ہو بیٹا غازیہ ظہیر کے پاپا کا سنا ہو گاناں تم نے

وہ کیسے ہیں پاپا وہ پچھلے کئی منٹوں میں بس اپنے پاپا

سے یہی بول سکی تھی۔ پتہ نہیں بیٹا حالت بہت کریٹیکل ہے بس دعائیں ہی اسے بچا سکتی ہیں

ہیر کے پاپا کا مران خان نے اسے بتایا میں اور تمھاری والدہ

ہاسپٹل ہی ہیں گھر آتے ہیں۔ انھیں ہماری ضرورت ہوگی

جی جی پاپا آپ دونوں آجائیں یہاں میں بہت ڈر رہی ہوں

تم غازیہ کے پاس رہو ہم پہنچتے ہیں وہاں۔ جی پاپا ٹھیک ہے

کامران خان نے کال ڈسکنٹ کر دی۔

ہیر غازیہ کے پاس نیچے جا بیٹھی جہاں وہ دونوں ماں

بیٹیاں ایک دوسرے کو حوصلہ بھی نہیں دے رہی تھیں۔

غازیہ ظہیر ماں کے گلے لگ کر زار و قطار رو رہی تھی

اس پہ تو جیسے ایک جنونیت سی طاری ہو گئی تھی۔

غازیہ انکل ٹھیک ہیں وہ بس زخمی ہوئے ہیں۔

ہیر نے اسے اپنی طرف موڑتے ہوئے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

غازیہ ظہیر اور بھی زور سے رونے لگی تھی۔

نسیم بیگم آٹھ کروڑ کرنے چلی گئیں تھیں۔

ہیر نے انھیں اپنے والدین کی آمد کا بتا دیا تھا

اور وہ ان کے آنے سے پہلے ہی حاجت کے نوافل ادا کرنے لگیں تھیں۔

www.urdu novels mania.com



ابصار عالم کا دروازہ دھڑ دھڑایا تھا وہ ہڑا ہڑا کر اٹھا تھا

اس نے یس کہا تو خرم زکی گھبرایا ہوا اندر داخل ہوا

باؤ جسٹس ظہیر صاحب کو گولیاں لگیں ہیں۔

وہ ہاسپٹل میں شدید زخمی حالت میں ہیں۔

نیوز آگ کی طرح چل رہی ہے۔ کسی نے اپنا نام لیا ہے

اس سب کے پیچھے جمالی کے ساتھیوں کا کام ہے۔

کیوں کہ وہ جان گئے ہیں کہ جسٹس سب سچ جان چکا ہے

ابصار عالم بلیک نائٹ ڈریس میں نیچے منہ کر کے بہت غور

سے خرم زکی کی باتیں سن رہا تھا۔

گاڑی نکالو ہمیں ابھی وہاں پہنچنا ہو گا کون سے ہاسپٹل

میں ہیں وہ بس نائٹ ڈریس اور گھر کی سلیمپر میں ہی باہر

بھاگا تھا۔

ہاسپٹل میں پولیس کی نفری موجود تھی۔

جن میں ایس ایس پی۔

ڈی ایس پی۔

داور بھی موجود تھا وہ داور کو ساری صورت حال بتا کر اندر

داخل ہو گیا۔ داور بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

ڈاکٹر کسی کو اندر نہیں جانے دے رہے تھے۔ مگر ابصار

عالم کو داور نے اندر بھیجا اور خود باہر ہی اس کا انتظار کرنے لگا

جسٹس صاحب کیسے ہیں اب ابصار عالم نے ایک سینئر

ڈاکٹر سے پوچھا ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔

بس دعائیں ہی انھیں واپس لا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ انھیں صحت دے۔ ابصار نے مشینوں میں جکڑے

اس بہادر شخص کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے جسم میں بہت ساری گولیاں لگی تھیں۔

ڈاکٹر انھیں نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم سے مزید دیکھا نہیں گیا تھا وہ دو آنسو جو اس

کی آنکھوں سے باہر آئے تھے۔ وہ ان کی پرواہ کیے بنا باہر نکل آیا

وہ داور کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس نے غازیہ ظہیر کو

روتے دیکھا۔ ایک لمحے کے لیے اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا

محسوس ہوا۔ وہ بے اختیاری میں اس کی جانب بڑھتا تھا۔

غازیہ آپ کے والد ٹھیک ہو جائیں گے۔

وہ کھڑا ہوا تھوڑا غازیہ ظہیر کی جانب جھکا تھا۔

اگلے ہی پل بہت زوردار چانٹا اس کے منہ پہ لگا تھا

تم میرے سامنے کیسے آئے وحشی درندے غنڈے

غازیہ ظہیر کھڑی ہوئی اور چبا چبا کر الفاظ ادا کرنے لگی

وہ اس کے گریبان کو پکڑ کر جھنجھوڑ رہی تھی۔



غازیہ ہوش میں آؤ کیا کر رہی ہو تم ہیرماہم اس کے پاس

بیٹھی تھی۔ وہ ایمرجنسی وارڈ کے باہر ہی بیٹھی تھی اور

اس کے ساتھ ہیرماہم بھی وہاں ہی آگئی تھی۔

جبکہ اس کی ماما اور ہیر کے والدین باہر بیٹھے تھے۔

ہیرماہم نے غازیہ ظہیر کے ہاتھ پکڑے اور چھڑوانے کی

کوشش کی۔ میں نے نہیں چھوڑوں گی اس زلیل انسان کو

www.urdu novelsmania.com

یہ بھیڑیا ہے بھیڑیا میرے پاپا کو کھا گیا

میرا گھرا جاڑ دیا یتیم کر دیا مجھے وہ اسے مسلسل

جھنجھوڑ رہی تھی۔ ابصار عالم اس کے الفاظ میں ہی یوں

صدے میں تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جو کچھ باہر عوام کہہ

رہی ہے وہی سب کچھ غازیہ کہہ رہی ہے۔

غازیہ کے الفاظ ہتھوڑے کی طرح اس کے سر برس رہے تھے۔

غازیہ ظہیر تک کر اور کچھ ہیر کی مسلسل کوشش سے وہ

نیچے ڈھے سی گئی تھی۔ ابصار عالم کی شرٹ کے بٹن ٹوٹ چکے تھے

وہ خود کو پیچھے دھکیلتے ہوئے آگے نکل گیا

ایمر جنسی وارڈ سے باہر اور پھر وہاں سے پارکنگ ایریا

آیا اور ادھر سے سیدھا تھانے پہنچا تھا۔



ابصارِ عالم ہاسپٹل سے نکل کر سڑکوں پہ آوارہ گردی کرنے لگا تھا

غازیہ ظہیر کے الفاظ اس کی سماعتیں چیر رہے تھے

اس کی آنکھوں سے کسی موسلا دھار بارش کی طرح آنسو

بہے جا رہے تھے۔ وہ اپنے لیفٹ ((Left) ہاتھ کی پشت سے

بکھی آنسو صاف کرتا اور کبھی بہنے دیتا۔

ابصارِ عالم اتنا کبھی نہیں رویا غازیہ ظہیر
www.urdu novels mania.com

تب بھی نہیں جب اس کی ماں اسے چھوڑ کر دنیا سے

رنخت ہوئی۔ تب بھی نہیں جب باپ نے اسے سوتیلی ماں

کے کہنے پہ گھر سے نکال دیا۔

بہت تکلیفیں اٹھائیں ہیں میں نے مگر مجھے۔ ہر قدم

مضبوط بناتا گیا۔ میں کامیاب ترین انسان ہوں آج

میرے پاس ہزاروں کی تعداد میں کامیا بیاں ہیں۔

مجھے سب کچھ بھول گیا تھا۔ مگر آج تمہاری بے اعتباری

نے توڑ دیا ہے۔ میں ابصار عالم تمہارے آگے ہار گیا ہوں

www.urdu novelsmania.com

میں نہیں دیکھ پایا تمہاری آنکھوں کی نفرت

وہ گاڑی سے اتر کر اس کے بونٹ پہ کھلے آسمان کے نیچے

لیٹ کر غازیہ ظہیر سے ایسے مخاطب تھا جیسے وہ سب سن رہی ہو

وہ اس کی آنکھوں کی نفرت یاد کر کے پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

وہ ہزاروں لاکھوں افراد کے دکھ درد بانٹنے والا خود ایک

کونے میں تن تنہا ساری رات روتا رہا۔



غازیہ ظہیر روتے روتے غنودگی میں چلی جاتی ہوش آتا تو پھر رونا شروع کر دیتی

نسیم بیگم نے (غازیہ ظہیر کی ماں) اسے سمجھا سمجھا
www.urdu novels mania.com

کر تھک گئی تھیں۔ رات تو پہلے ہی بہت بیت چکی تھی

جب وہ گھر سے نکلے تھے۔ ظہیر احسن نے مسز ظہیر کو

کال کر کے راستے میں ہوں بتایا تھا۔

اور اس کے بعد کیا ہوا وہ بھی نہیں جانتی تھیں

غازیہ ظہیر بار بار آٹھ کر جاتی اپنے پاپا کے روم کے سامنے

کھڑے کھڑے رونے لگ جاتی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی۔

اور نفرت سے ابصار عالم کو سوچتی پھر واپس آ جاتی

بچ پے۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے ہو

www.urdu novels mania.com

اور وہ اس کا گلہ دبا دے۔

دو دل ایک ہی لے پہ دھڑک رہے تھے مگر ایک نہایت جذباتی

ہو کر اور ایک نہایت دکھی ہو کر۔

فجر کی نماز کے بعد سب اپنی اپنی مخصوص جگہوں پہ جا

کر بیٹھے تھے۔

کچھ لوگ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

شاید یہ وہ لوگ تھے جن کے پیشینہ خطرے سے باہر تھے

غازیہ ظہیر کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

کچھ بہت اداس تھے

اور کچھ نارمل تھے

زیادہ رش نہیں تھا۔ کامران خان بھی چائے لے آئے تھے



انہوں نے غازیہ ظہیر کے سر پہ شفقت کا ہاتھ رکھا اور

انہیں تسلی دی۔ مگر اس کی چائے اس کے ہاتھوں میں ہی

ٹھنڈے پانی جیسی ہو گئی تھی۔

ہیرماہم بھی اسے کہہ کہہ کر تھک گئی تھی۔ مگر وہ سب

ہی جانتے تھے کہ وہ اپنے باپ سے کس قدر محبت کرتی ہے۔
اس لیے اسے زیادہ فورس ((Force)) بھی نہیں کر رہے تھے

چچے گھنٹے بعد ایمر جنسی روم کا دروازہ کھلا تھا۔

سب سے پہلے غازیہ ظہیر ہی ان ڈاکٹر کی طرف لپکی تھی

جو اپنے اپنے اوور کوٹ اپنے بازوؤں پہ منتقل کیے باہر آئے تھے
میرے پاپا ٹھیک ہیں ناں ڈاکٹر صاحب غازیہ ظہیر نے

چھوڑتے ہی سوال کیا۔ اس کے پیچھے ہیرماہم

کامران خان اور ان کی بیوی

اور نسیم بیگم بھی آن رکے تھے آپ ریلکس ہو جائیں آپ کے

والد صاحب ہوش میں آگئے ہیں مگر۔۔

مگر کیا کامران خان نے بھی سوال کیا

وہ ابھی ابصار عالم سے ملنا چاہتے ہیں فوری اور اپنی

بیٹی غازیہ ظہیر سے۔

کیا واقعی وہ خوشی سے روپڑی مگر ابصار عالم کا نام سن

کر۔ وہ کسی سوچ میں پڑھ گئی

ابھی انھیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا اس کے بعد آپ ان

سے مل سکتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر وضاحت دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا



ابصار عالم کے پرائیویٹ نمبر پہ بار بار کال آرہی تھی

جو کہ داور کے پرسنل نمبر سے تھی

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم نے داور کے ساتھ ساتھ خرم زکی

زیشان اور شان کو بھی منع کر دیا تھا کہ اسے کو بھی بھی

ایمر جنسی کے علاوہ کال نہ کی جائے۔ اور اگر ایمر جنسی ہو

تو وہ کال اسے اس کے پرائیویٹ نمبر پہ کی جائے۔

جی داور صاحب بولیں آپ سب ٹھیک ہے ناں جسٹس ٹھیک ہیں ناں

داور کی کال ایڈکرتے ہی اس نے تشویش سے

جسٹس کی خیریت کا پوچھا۔

ابصار وہ اب ٹھیک ہے خطرے سے باہر ہے مگر کچھ اور

ٹیسٹ ہیں جواب بھی آنے پہ ہی پتہ چلے گا۔

تمہیں ظہیر نے فوراً اپنے پاس بلایا ہے وہ جلد از جلد آپ

سے ملنا چاہتا ہے داور نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ٹھیک

ہے میں آتا ہوں۔ ابصار نے کہہ کر کال بند کر دی اور گاڑی کو

ہاسپٹل کی جانب موڑ دیا۔

غازیہ ظہیر اپنے والد کے روم میں شفٹ ہونے کے بعد ایک

لمحہ ضائع کیے بغیر ان کے پاس پہنچی تھی۔

آدھی رات میں ہی وہ اتنے نچڑ سے گئے تھے۔

خون بھی بہت بہہ چکا تھا۔ مگر صد شکر کہ جان بچ گئی تھی

پاپا غازیہ بے تابانی سے آگے بڑھی اور ان کو پکارا

میرا بچہ انہوں نے آنکھیں زرا سی کھول کر غازیہ ظہیر

کی طرف دیکھا اور مسکرائے۔ پاپا میں تو مر ہی جاتی اگر

آپ کو کچھ ہو جاتا تو غازیہ ظہیر کے آنسو پھر سے بہنے لگے

رومت میرا بچہ میں ٹھیک ہوں وہ کافی تکلیف میں تھے

دوائیوں کے زیر اثر بھی تھے تو ان کے حلق سے آواز بھی با

مشکل ادا ہو رہی تھی۔

وہ اپنے پاپا کا ہاتھ پکڑ کر دیوانہ وار چوم رہی تھی

www.urdu novels mania.com

جب ابصار عالم نے اندر انٹری دی تھی۔ کیسے ہیں آپ اللہ

نے آپ کو نئی زندگی دی ہے۔ میں بھی رب کا شکر گزار ہوں

انہوں نے مجھے رسوا ہونے سے بچا لیا وہ بیڈ کے پاس

کھڑے کھڑے ہی حال احوال پوچھنے لگا۔ غازیہ ظہیر کو

دیکھنے سے وہ گریز کر رہا تھا۔ غازیہ نے بھی اپنے پاپا کے

ہاتھ جو منے چھوڑ دئے تھے۔ مگر ہاتھ یوں ہی اس کے

دونوں ہاتھوں میں تھا۔ مگر غصہ اس کے چہرے پہ ووڈ کر

آیا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

غازیہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے اپنے پاپا کی بات مانو

گی ناں۔ وہ الفاظ ٹوٹ ٹوٹ ادا کر رہے تھے۔

غازیہ ہاتھ چھوڑ کر کھڑی ہوئی۔ ماسک ہٹایا ہوا تھا ظہیر

الحسن نے ان کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔ ابصار عالم آگے

بڑھا اور ان کا اکسجن ماسک لگاتے ہوئے انہیں تسلی دینے

لگا۔ غازیہ بھی آگے بڑھی مگر ابصار عالم کے ہاتھ ماسک کی

جانب بڑھے تو غازیہ ظہیر نے بری طرح جھٹکے تھے۔

ابصار عالم نے ایک لمحے کے لئے نظریں اوپر اٹھائیں تھیں

جسٹس ظہیر الحسن نے آنکھیں کچھ دیر کے لیے بند کر لی

www.urdu novels mania.com

تھیں جیسے وہ الفاظ ترتیب دے رہے ہوں۔ ابصار پیچھے ہو

گیا تھا۔ پاپا آپ ٹھیک ہیں ناں غازیہ ظہیر نے اپنے پاپا کے

ماتھے سے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی۔ رونے جی وجہ سے

اس کا گلا بھی بیٹھ گیا تھا۔ ظہیر احسن نے اپنے سیدھے

ہاتھ سے ماسک دوبارہ اپنے منہ سے نیچے کیا۔

غازی میری بچی میں ٹھیک ہوں انہوں نے اپنی بیٹی کے

ہاتھ پہ اپنا رائٹ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دی۔

ابصار عالم دور کھڑا سینے پہ ہاتھ باندھے دونوں کی محبت

دیکھ رہا تھا۔ مجھ س۔ ے و۔ ع۔ ہ۔ وعدہ کرو بیٹے اپنے پاپا

کی بات سے انکار نہیں کرو گی ناں۔ آپ حکم کریں پاپا

میں آپ کی ہر بات مانوں گی۔

تمہیں۔ آج ہی ابصار عالم سے نکاح کرنا ہوگا۔ غازیہ ظہیر

تو کیا ابصار عالم بھی چونکا تھا۔ غازیہ ظہیر نے ایک بار

پھر نفرت سے ابصار عالم کو دیکھا تھا۔

آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں جسٹس میں اپنی بیٹی کا ہاتھ

تمہارے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ بیٹا ہوتا تو مجھے اتنی فکر نہ

ہوتی۔ تمہیں سب کچھ پتہ ہے اس لیے مجھے تم پہ ہی

بھروسہ ہے انکار مت کرنا میری التجا ہے تم سے۔

پاپا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں میں ان سے نکاح کیسے کروں گی

وہ ابھی کچھ اور بھی کہنے والی تھی کہ ظہیر الحسن تیز

سانس لینے لگے۔ ابصار آگے بڑھاتی تھی سے اس نے ماڈل لگایا

اور باہر نکل گیا۔ مگر نکلنے سے پہلے اس نے غازیہ کو بھی

باہر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ پہلے ریسپشن پہ گیا وہاں سے

ڈاکٹر ز اور نرس کو جسٹس کے روم میں بھیجا۔ کیوں کہ

نرسز اور ڈاکٹر ز کو پولیس نے منع کیا تھا اندر جانے سے۔

نرس نے تیزی سے ان کو انجکشن لگائے اور انہیں ایک بار

پھر زیادہ بولنے سے منع کیا۔ مگر وہ ایک حج تھا جسٹس تھا

پولیس کو بیان دے دیا تھا انہوں نے میڈیا کا منہ بند کیا

مگر سچائی ابھی کسی کو پتہ نہیں تھی سوائے پولیس کے

میری مسز کو بلا دیں فوراً آپ ابھی بات نہیں کر سکتے

ارجنٹ ہے بیٹا یا پھر میرا پیغام دے دو ان کو آپ مجھے

بتائیں آرام سے بات کریں ٹھہر ٹھہر کروہ لباس انس لیتا

نرس کو ہدایت کرتا نرس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی نیند کی

آغوش میں چلا گیا۔

www.urduNovelsMania.com

ماہین (نرس) آپ میں سے مسز ظہیر الحسن کون ہیں

بہر ماہم کی ماما اور پاپا بھی وہاں موجود تھے کچھ ان کے

اور بھی جاننے والے آچکے تھے۔ نرس کی آواز پہ نسیم

بیگم کھڑی ہوئیں نرس انھیں اپنے ساتھ ایک پرائیویٹ روم

میں لے گئیں۔ اپ یہاں آرام سے بیٹھیں میرے ہسپتال ٹھیک

توہیں ناں جی جی وہ بالکل ٹھیک ہیں مگر ابھی تازہ زخم

ہیں جس کی وجہ سے انھیں زیادہ بولنا الاؤ (allow) نہیں ہے۔

ابھی بھی میں ان سے ہی مل کر آرہی ہوں انھیں میڈیسن

دی ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ریلیکس ہو سکیں۔ نرس

اپنے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ انھیں سب تفصیل سے

بتاتے ہوئے بولی اور پھر ایک کاغذ فولڈ کیا ہوا ان کی طرف

بڑھایا۔

اس میں کچھ باتیں میں نے نوٹ کی ہیں جو انہوں نے مجھ

سے کی ہیں آپ یہ پڑھ لیں۔

نسیم بیگم نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وہ فولڈ کیا ہوا لافہ تھاما

اور وہی کھول کر پڑھنے لگیں۔

میں ابھی زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا نسیم بیگم۔

www.urduNovelsMania.com

میری ایک درخواست ہے اس پہ فوراً عمل کر دو

غازیہ اپنی اکوتی بیٹی ہے۔ اس کی جان کو خطرہ ہے

اور اس سے زیادہ اس کی عزت کو۔ غازیہ کا نکاح ابصار سے

کردو اور اسے آج ہی رخصت کر دو۔ اپنی بیٹی کا محافظ

اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے چاہا تو میں

ٹھیک ہو جاؤں گا۔ تم بھی خیال رکھنا اپنا اور باقی

ایک بات یہ ہے کہ فخری یا جمالی میں سے یا کوئی بھی

تمہاری مدد کو آئے تو ان سے مت لینا۔ میری جان کے دشمن

www.urdu novels mania.com

اور مجھ پہ حملہ کروانے والے وہی ہیں۔ بس اور نہیں

برداشت ہو رہا نیند گہری ہو رہی ہے۔

آخری الفاظ نیند میں تھے شاید ان کے۔

نسیم بیگم ایک مضبوط عورت تھیں۔ وہ کاغذ کو فولد کرتیں

اٹھیں اور کامران خان اور ان کی مسسز کو شرکے پاس گئیں

اور سب کے سامنے ظہیر کی بات رکھی سب ہی تھوڑا

پریشان ہوئے مگر جب ظہیر احسن یہ چاہتے تھے

نسیم بیگم یہ چاہتی تھیں تو پھر ان کو کیا اعتراض ہو

سکتا تھا۔

www.urdu novels mania.com



ابصار عالم ریسپشنٹ سے بات کر کے ایس ایس پی داور کے

پاس گیا تھا۔ ایس پی آپ اپنے دوست جو سمجھائیں یار

وہ کیا کہہ رہے ہیں میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں۔ آ

رہا۔ وہ ابھی ہاسپٹل میں ہیں ان کی حالت ابھی سنبھلی

نہیں ہے۔ کیا وہ ڈر کر یہ سب کچھ کرنا چاہا رہے ہیں

ابصار عالم کے کندھے پہ ہاتھ رکھا داور نے اور اسے بیٹھنے

کا اشارہ کیا۔ وہ باہر لان میں ہی تھے وہ ایک سنگی بیچ پہ

ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ خرم زکی بھی ان کے قریب چلا آیا

جبکہ شان اور زیشان ابھی وہی لیٹے ہوئے تھے۔

میں نے جب بیان لیا ہے تو انہیں کال کی گئی تھی فخر الدین

اسے کال کر رہا تھا۔ فارنگ سے پہلے جب وہ آپ کے کڈز

ہاؤس سے نکل رہے تھے تب کی بات داور نے انہیں بتاتے

ہوئے کہا۔ فخری اسے راستے میں ملاتا وہ ان کی گاڑی

میں بیٹھا اور انہیں سمجھانے لگا اصفان بھی ساتھ تھا

اسے فخری نے اتار دیا تھا کہ ہماری دوستوں کی کچھ۔

پرسنل باتیں ہیں۔ مجھے اکیلے میں ڈسکس کرنی ہیں۔

ظہیر الحسن نے بھی دوستی کی بنا پہ اشارہ کیا اور اسے

پبلک پلیمس پہ اتار دیا تاکہ وہ گھر چلا جائے۔ ابصار جو

بہت توجہ سے سن رہا تھا۔ ابھی اصفان کہاں ہے

وہ ایک خفیہ جگہ پہ ہے کیوں کہ وہ ان کے پیچھے ہی ایک

ٹیکسی میں تھا۔ اس کے پیچھے جمالی اور فخری کے بندے

لگے ہوئے ہیں۔ مجھے کال کرنے والا بھی فخری ہے اور

میڈیا پہ بھی جھوٹی خبر چلوانے والا بھی یہی ہے۔

مگر خود سامنے نہیں آیا۔ فخری نے ہی اس پہ گولیاں چلائی ہیں

اور چونکہ وہ زیادہ بات نہیں کر سکتا تھا تو اتنا ہی بتایا ہے وہ

آخری بات جو وہ مجھ سے کر پایا ہے ابھی تک وہ یہ ہے کہ

میں تمہیں سمجھاؤں اور وہ یہی ہے کہ وہ چاہتے ہی۔ تم

ہی ان کی بیٹی کا خیال رکھ سکتے ہو۔

فخری اور جمالی کی ایک گینگ ہے بہت بڑی

ظہیر احسن کی جان کو ابھی بھی خطرہ ہے۔

وہ ایک قانون پاس کرنے والا سپریم کورٹ کا جج ہے

وہ زندہ بچ گیا تو یہ سب زندہ نہیں بچیں گے۔

انہیں آج ہم خفیہ جگہ پہ منتقل کر دیں گے ظہیر کی بیٹی

اور بیوی کو بھی ہم خفیہ طور پہ چھپا سکتے ہیں۔

مگر تم جانتے ہو نوجوان بچی کی حفاظت کرنا کوئی آسان نہیں ہے

جگہ جگہ برائی پھیلی ہوئی ہے۔

پولیس میں بہت سی کالی بھیریں موجود ہیں

تم محرم بن کر لے جاؤ اسے ظہیر الحسن کو تسلی رہے گی۔

ابصار عالم کی نظروں کے سامنے وہ نفرت بھری دو آنکھیں آدھمکی تھیں

وہ جو مجھ سے اتنی بدگمان ہوئیں بیٹھی ہے۔

کیا سوچ رہے ہو بیٹا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

انکار بھی کر سکتے ہو نہیں میں تیار ہوں۔

وہ جلدی سے کہہ کر کھڑا ہوا اور رکا نہیں تھا

اندر بڑھ گیا تھا۔



ہیر میں کیسے پاپا کے ہی مجرم سے شادی کر لوں۔

غازیہ تم بہت بے وقوف ہو۔ وہ اگر مجرم ہوتا۔ انکل کیوں

تمہیں ایک مجرم سے شادی کا کہتے کچھ تو ضرور ہے۔ جو

ہم سے تم سے پوشیدہ ہے۔ تمہارے پاپا نے سوچ سمجھ کر

یہ بات کہی ہے تم وہی کرو جو انکل نے کہا ہے۔ ہیر نے اسے

سمجھاتے ہوئے اور اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تھی۔

ہیر ٹھیک کہہ رہی ہے بیٹا نسیم بیگم بھی آن دونوں کو

ڈھونڈتی ہوئی وہی آگئی تھیں۔ ماما کیا آپ سے بھی پاپا نے

یہی کہا ہے غازیہ ظہیر ہیر ماہم سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں بیٹا وہ اس وقت بھی تمہارے لیے فکرمند ہیں۔ اللہ

انہیں صحت عطا کرے۔ ان کی خوشی کے لیے یہ سب کر لو بیٹا

وہ کچھ بھی بولنا چاہتی تھی مگر اپنی ماں کی آخری بات

پر خاموش ہو گئی۔ لیکن میری ایک درخواست ہے ماں آپ

سب سے میں نکاح کر کے آپ اور پاپا کے ساتھ ہی رہوں گی۔

اور ابھی ہاسپٹل میں بھی میں پاپا کو ایک پل بھی اکیلا

نہیں چھوڑوں گی۔ غازیہ ہم سب ابھی یہاں سے جارہے ہیں

تمہیں نکاح کے بعد کچھ باتیں بتاؤں گی۔ تم اب مزید

پریشان نہ ہو۔ نسیم بیگم کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

تمہارے پاپا ایک جج ہیں بیٹا ان کو سکیورٹی کی ضرورت ہوتی ہے
وہ ہم لوگوں کی وجہ سے پریشان نہ ہوں اس لیے ہم یہاں

نہیں رہ سکتے۔ چلو ہم چلتے ہیں نسیم بیگم نے اس کی

حالت دیکھتے ہوئے اسے سب کچھ نہ بتانے کا فیصلہ کیا

اور اسے لے کر باہر نکل گئیں جہاں ابصار عالم کی گاڑی اور

کچھ سکیورٹی گارڈز تھے اور کچھ پولیس کی بھی گاڑیاں

تیار کھڑی تھیں۔ غازیہ ظہیر نسیم بیگم اور ہیر ماہم

یہ دونوں ابصار عالم کی گاڑی میں بیٹھے تھے۔

غازیہ ظہیر اس وقت اتنی ٹینشن میں تھی کہ وہ یہ بھی نہ

دیکھ سکی کہ وہ کس کی گاڑی میں بیٹھی ہے۔ اس نے اس

وقت سر اٹھا کر دیکھا جب فرنٹ سیٹ پہ ابصار عالم

براجمان ہوا تھا اور اس کے ساتھ شان نے سیٹ سنبھالی تھی

غازیہ ظہیر نے ایک ہی نظر ڈالی تھی اور پھر اتنی ہی تیزی

سے اپنا رخ بدلہ تھا۔ چلیں آنٹی ابصار عالم نسیم بیگم سے مخاطب ہوا

ہاں بیٹا چلو وہ ایک نظر پارکنگ ایریا کے سامنے کھڑی

بلڈنگ جو کہ ہاسپٹل تھی۔ یہ نگاہ دوڑانی ابصار عالم نے

گاڑی کو سٹارٹ کیا اور دس منٹ میں وہ اس جگہ جا

پہنچے جہاں انہیں جانا تھا۔ یعنی کڈڑ ہاؤس بلڈنگ کے

رہائشی حصے میں آئے تھے وہ باری باری سب گاڑیاں آکر

رکی تھیں۔ ابصار عالم کا نکاح بھی ایک حادثے کی طرح ہوا تھا

یہ دنیا کا پہلا نکاح ہو گا باوجود جس میں پولیس بھی شامل ہے
پولیس نسیم بیگم اور غازیہ ظہیر کی حفاظت کے لیے

موجود تھی۔

تم چپ نہیں ہو سکتے شان جاؤ تم مٹھائی بانٹو تم پہ

www.urdu novelsmania.com

یہی کام اچھا لگتا ہے۔

باس مجھ پہ تو بہت کچھ اچھا لگتا ہے وہ بھابھی کے ساتھ

جو تیز طرار لڑکی بیٹھی ہے ناں وہ بھی میرے ساتھ ہی

اچھی لگے گی۔ میں بتاتا ہوں اسے جا کر تم کتنے بند لفظوں میں

اس کی تعریف کر رہے ہو۔ کیا کچھ غلط تعریف کر دی کیا میں نے

نہیں وہ تو تیز طرار ہے اور ایک تم ہو دنیا جہاں کے سیدھے

آدمی آپ لڑکا بھی کیسے تھے مجھے باؤ

شان مصنوعی منہ بناتا ہوا بولا۔

ویسے تمہیں وہ چاہیے ناں تو وہ سامنے اس کی ماما اور
www.urdu novels mania.com

پاپا کا مران بیٹھے ہیں۔ ان کی جا کر زرا خوشامدیں کر لے

شاید تیرا کام بن جائے۔ ہیر نے بھی اپنے اوپر کسی کی

نظریں محسوس کی تھیں۔ شان نے فوراً وہاں سے اٹھنا ہی

مناسب سمجھا۔

قاضی صاحب نکاح شروع کروائیں کامران خان نے آگے بڑھ کر

قاضی سے کہا۔ جی تو آپ کا نکاح ہے وہ نائٹ سوٹ میں

ملگجا سا ہلکی ہلکی شیو بڑھی ہوئی اور رنگت بھی آڑی

ہوئی تھی وجہ غازیہ ظہیر کی نظر تھی جواب بھی اسے

نہیں دیکھ رہی تھی وہ اپنی گود میں دونوں ہاتھ

رکھے پنک وائٹ کرتا جو اس کا بھی ملگجا ہی لگ رہا تھا

دونوں شوخ کھرتے جلدی خراب ہونے والے پنک بھی اور

وائٹ بھی وہ مرجھائی ہوئی افسردہ سی نیچے ہی سر کر

کے بیٹھی تھی۔ مرد حضرات سب لان میں تھے جب کہ ٹی

وی لاؤنج میں خواتین بیٹھی تھیں۔ اور آئینے سامنے البصار

عالم اور غازیہ ظہیر اور اس کی دوست اور والدہ بیٹھیں

تھیں۔ وہ مسلسل اسے ہی سوچ رہا تھا۔

جب قاضی نے اس سے حق مہر کی بابت پوچھا تھا۔

مجھے دے دو اسے حق مہر میں اگر وہ قبول کرے تو

مگر یہ الفاظ اس کے ہونٹوں پہ نہیں تھے۔

اس کے دل کے نہاں خانوں سے نکلے تھے۔

میرا ایک گھر ہے وہ اس کو حق مہر میں دیتا ہوں۔

جہاں اس نے غازیہ ظہیر کو پہلی بار دیکھا تھا وہ گھر اس

نے ہمیشہ کے لیے غازیہ ظہیر کو دے دیا۔

نکاح ہو چکا تو سب نے دونوں کو ڈھیروں دعائیں دیں

اور پھر ابصار عالم نے کھانے کا اہتمام کیا تھا۔

www.urdu novels mania.com

کیوں کہ ان کے ساتھ آنے والے تمام مہمان بھوکے پیاسے تھے

پریشانی اب بھی ان کے چہروں پہ تھی مگر بہت سے لوگ

سکون میں آ چکے تھے۔

غازیہ ظہیر تم نے اپنی نفرت کیا دیکھائی تم تو

چوبیس گھنٹے سے پہلے ہی میری ہو گئی۔

وہ اسے دیکھ کر باہر نکل گیا جہاں سب کھانا کھا رہے تھے

اس نے بہت سے بحرے صدقے کے بھی بانٹ دئے تھے

غازیہ ظہیر کھانا نہیں کھا رہی تھی۔

نکاح کے بعد اسے ایک روم میں بٹھا آئے تھے
www.urdu novels mania.com

جہاں وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر مسلسل رونے جا رہی تھی

غازیہ اور کتنا روگی تم بس کر دو میری بچی

ساری رات گزر گئی ہے روتے ہوئے ابھی دن بھی پورا ہونے والا ہے

ماشاء اللہ سے ٹھیک ہیں تمہارے پاپا بس تھوڑی احتیاط

ضروری ہے۔ ماما پاپا ٹھیک ہو جائیں گے ناں ہاں میری بچی

وہ ٹھیک ہیں۔ آپ کیوں رورہی ہیں وہ تو ابھی تک اپنے

شوہر سے مل بھی نہیں پائی تھیں۔ اللہ انہیں سلامت رکھے

نسیم بیگم نے دل میں سوچا اور ان کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں

بہت خوب صورت گھر ہے ابصار بیٹے کا مجھے بھی لگتا ہے

میری بچی بہت خوش رہے گی وہ بہت نیک دل لڑکا لگا ہے

مجھے۔ تمہارے پاپا اکثر مجھ سے اس کا ذکر کرتے رہے ہیں

آپ سے ابصار عالم کا زکریا پا کرتے رہے ہیں وہ ماتھے پہ

پرسوج انداز میں بل لاتی ماں کی گود سے اٹھی تھی

ہاں بیٹا وہ مجھے بہت کچھ بتاتے ہیں جیسا کہ ابصار عالم

ایک نہایت سلجھا ہوا شخص ہے۔

ابصار کڈڑاؤس میں وہ جو کچھ بھیجتے تھے اس کو

نسیم بیگم نے دانستہ چھپا لیا کہ اب وہ اس کی بیوی ہے

کبھی شوہر کو احساس نہ دلا دے۔

اس نے بہت جہد و جہد کی ہے اپنے ادارے کو بنانے کے لیے

اور اچھے انسانوں کی تو کسی ہی جیسے ہو گئی ہے

اس ملک میں - دوست کون ہے دشمن کون ہے کوئی نہیں

جان پاتا - ڈب رشتوں سے لحاظ اور احساس ختم ہو گیا ہے

کچھ لوگوں کے پیٹ دولت سے نہیں بھرتے -

جیسے ابصار عالم کا یہ بات اس نے دل میں سوچی

وہ جمالی پہ تانا ہوا پستل اور پاپا سے سنی ہوئی گفتگو

اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی - اٹھ جاؤ اب تم منہ ہاتھ

دھولو اور کھانا کھا لورات سے تم نے کچھ نہیں کھایا

ہیر بچی بھی تمہارے ساتھ ہی ہلکان ہو رہی ہے - اس کو بھی

کھلاؤ وہ بھی بھوکی پیاسی تمھارے ساتھ ہے۔

جی ماما مجھے یہ خیال ہی نہیں آیا کتنے سارے لوگ میرے

ساتھ بھوکے پیاسے ہیں۔ جزاک اللہ میرے تم نے میرا اس

مشکل گھڑی میں ساتھ دیا اور کوئی شکوہ تک نہیں کیا۔

معزز خواتین و حضرات شان دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوا۔

کھانا تیار ہے ٹیبل پے لگا دیا ہے آپ سب سے گزارش ہے کہ آپ

آجائیں اور کھانا کھالیں۔ کامران خان تو باہر تھے مگر کوثر خان

ان کے ساتھ ہی تھیں۔ غازیہ ظہیر بھی ان سب کا خیال

کرتے ہوئے۔ ان کے ساتھ اٹھ گئی۔

ابصار عالم نے اسے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو دل ہی دل میں

خوش ہو گیا۔ کم از کم کھانا تو کھالے گی کل سے کچھ

بھی نہیں کھایا۔ ارے کھانا تو کل کامیں نے بھی نہیں کھایا۔

کیونکہ غازیہ کے گھر گاڑی بھیجنے کے بعد وہ تھانے نکل گئے تھے

اور تھانے میں کافی ٹائم لگ گیا اس کے بعد گھر آیا تو

www.urdu novels mania.com

تھکاوٹ فیل ہو رہی تھی لیٹتے ہی شاید نیند آگئی تھی

اور پھر ہاسپٹل کے چکر تو وہ آگے پھر کچھ سوچ ہی نہ سکا

اور کچھ لوگ جو اس کے ساتھ ٹیبل پہ بیٹھے تھے ان کے

ساتھ گپ شپ میں بڑی ہو گیا۔

وہ کھانا کھلا کر سب سے فری ہوا تو کچھ قریبی دوست اور

کامران خان اور کچھ ظہیر الحسن کے عزیز موجود تھے

وہ بھی اب رخصت چاہا رہے تھے۔

غازیہ ظہیر بھی کھانا کھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ابصار عالم ان کو رخصت کر کے ڈاننگ ٹیبل پہ آن بیٹھا تھا

نسیم بیگم بیٹا آپ نے کھانا کھایا یا سب کو کھلانے پہ لگے ہو
نہیں آنٹی ابھی نہیں کھایا میں فریش ہو کر آرام سے

کھاؤں گا آپ کھائیں میری فکر نہ کریں۔ اس نے کن اکھیوں

سے غازیہ کو دیکھا تھا وہ ابصار کے چنیر پہ بیٹھتے ہی

کھانا کھانے سے ہاتھ روک چکی تھی۔ وتنہ بہت عرصے بعد

ابصار نے سوچا کہ میں اس اپنی فیملی کے ساتھ کھانا

کھاؤں گا۔ مگر وہ غازیہ ظہیر کے رویے کی وجہ سے یہ

حسرت اپنے دل میں لیے وہاں سے یہ کہہ کر کہ میں فریش

ہو کر آتا ہوں کہہ کر اٹھ گیا تھا۔

غازیہ ظہیر نے اس پہ دوسری نظر بھی نہیں ڈالی تھی۔



شان خرم کہاں ہے اور زیشان بھی نظر نہیں آ رہا

باؤ وہ دونوں بازار تک گئے ہیں آج کچھ بچوں کی کھانے سینے

کے لیے چیزیں ختم ہیں زسری میں وہ لینے گئے ہیں آپ

سے ملنا چاہا رہے تھے مگر ٹائم نہیں مل سکا۔ اچھا چلو

کوئی بات نہیں باہر جاؤ اپنی بھابھی اور باقی افراد سے

بھی پوچھو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔

www.urdu novels mania.com

اچھا باؤ جی میں جاتا ہوں ابصار عالم کے چہرے کی

سنجیدگی دیکھ کر شان بھی انھیں چھیڑنا مناسب نہ

سمجھا۔ وہ ونڈوز سے کھڑا دیکھ رہا تھا

غازیہ ظہیر ہیر کے کہنے پہ پھر سے کھانے کے چھوٹے چھوٹے

نوالے لے رہی تھی۔ اسے ہیر پہ رشک ہوا کم از کم اس کی

بات تو مان لیتی ہے۔

باس کی کال ہے زیشان اچھا سنو تو کوئی کام ہوگا۔

ابصار عالم وہی کھڑکی میں کھڑے ہو کر ہی خرم زکی کو

کال کرنے لگا تھا۔ کتنی دیر لگے گی خرم تم دونوں کو

واپسی میں۔ کچھ ہی دیر لگے گی شاید آدھا گھنٹہ باس

خیر تو ہے۔ ہاں یہ کام نمٹا کر آؤ تو پھر بتاتا ہوں تم دونوں

کو کہیں آج جانا ہے۔ ابصار عالم نے اسے بتایا

اوکے باس ہم آتے ہیں۔ خرم زکی نے بھی جواب دیا اور کال

ڈسکٹ کر دی۔



خرم لدا پھندہ باہر نکل رہا تھا جب اس کے ساتھ کوئی

ٹکرایا تھا۔ ایم سوری وہ اس افلاطون سے سوری کرتا نیچے

www.urdu novels mania.com

جھکنے لگا تھا مگر اگلے ہی پل وہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھتا

بری طرح ٹھٹکا تھا۔ تمھاری جرأت کیسے ہوئی مجھے۔

چھونے کی مجھے چھیرنے کی تم پاگل ہو کیا لوگ جمع ہو گئے

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں مس کسی منچلے نوجوان نے اسے

مخاطب ہو کر پوچھا۔ یہ لڑکا مجھے چھیر رہا تھا اسی لیے

میں نے اس کے منہ پہ چاٹا مارا تم نے بالکل ٹھیک کیا بیٹا

ایک خاتون بھی اس کی ہمدرد بنی تھیں۔

پاگل ہو کیا زلیہ داور ہمارے گھر کا معاملہ ہے ہم گھر جا کر

www.urdu novels mania.com

سلجھا لیں گے۔ وہ زی شان بھی واپس چلا آیا تھا جو وہ

پہلے پارکنگ ایریا سے گاڑی نکالنے گیا تھا۔

کیا ہوا بھائی دیکھ یار تیری بھابھی یہاں بھی شروع ہو گئی

کیا تم جانتے ہو اسے جانتا بھی ہوں اور بیوی ہے یہ میری

کیا یہ سہی کہ رہا ہے ذیلہ داور تو اس کی اس بات کی

ہی ہکا بکا رہ گئی تھی وہ جو اپنی انسلٹ کا بدلہ لینا چاہتی تھی
اور بھی گڑبڑا گئی۔ وہ خرم زکی تھا مجرموں کی گردن

توڑنے والا۔ ابصار عالم کا شاگرد وہ کیسے مار کھا سکتا تھا

وہ بھی ایک عورت ذات سے۔

www.urdu novels mania.com

آپ سب جائیں خرم پھر مخاطب ہو ان زہنی توازن درست

نہیں ہے۔ یہ مجھے نہ تو اپنا شوہر مانتی ہیں اور نہ ہی ان

اپنے دیور کو پہچانتی ہیں۔ خرم نے زیشان کی جانب اشارہ کیا

وہ اس کی طرف لپکی تھی اسے اکسا رہا تھا خرم تاکہ وہ

کوئی ایسی حرکت کرے اور وہ اسے پاگل قرار دے دے۔

- خرم نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے آج کل کی لڑکیاں بھی
توبہ۔

نہ جگہ دیکھتی ہیں اور نہ ہی موقع محل ایک خاتون پان

چباتے ہوئے۔ زلیہ کی طرف منہ کر کے اونچا اونچا بولی

www.urdu novels mania.com

چلو بھئی یہاں سے یہ تو واقع ہی کوئی نفسیاتی عورت

لگتی ہے۔ کچھ عورتیں کانوں کو ہاتھ لگا رہی تھیں تو کچھ

لڑکیاں مسکرا رہی تھیں۔ کچھ تو بہم ردی دکھا رہے تھے

خرم کو بھی۔ وہ بہت سرس ہو کر سب کی توجہ حاصل کر چکا تھا۔

اس نے ایک کلائی جھٹک دی اور زیٹان کو اشارہ کرتا

سامان اٹھانے کا وہ اسے لے کر گاڑی کی جانب بڑھ گیا

مجھے میرے استاد نے عورتوں کی عزت کرنا سکھایا ہے

وہ اس کے ہاتھوں سے اپنی کلائی پھڑواتی ہوئی غرائی تھی

اور وہ اس سے بھی اونچی آواز میں چیختا تھا۔

مگر ایک چیز یہ بھی سکھائی ہے کہ جس معیار کے لوگ

ہوں انھیں اسی معیار میں سبق بھی سکھاؤں۔

اور آج میں تمہیں سبق سکھاؤں گا۔ سمجھی اور چپ چاپ

میرے ساتھ چلو۔ نہیں جاؤں گی میں شور مچا دوں گی۔

وہ دو قدم پیچھے ہوتی مگر خرم نے اس کی کلائی نہیں

چھوڑی تھی مجھے درد ہو رہا ہے۔

عورت کو عورت کی طرح بی ہیو کرنا چاہیے۔

www.urdu novels mania.com

میرا کوئی جرم ہوتا تو میں تم سے معافی مانگ لیتا

تم تو خواہ مخواہ آبل مجھے مارو والا قصہ کر رہی ہو۔

زیشان سارا سامان گاڑی میں رکھ کر ڈرائونگ سیٹ پہ آن

بیٹھا۔

بھائی باوجی کی کال آرہی ہے ہاں چلو سٹارٹ کرو گاڑی

بیٹھو تم اندر جلدی سے میں نہیں بیٹھوں گی

بچاؤ بچاؤ مجھے کوئی بچاؤ یہ غنڈے ہیں مجھے اغواء کر

رہے ہیں۔ وہ پیچھے چلانے لگی۔

خرم نے سیل فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔

جلدی آئیں پلیز وہ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھتا ہوا

خاموش کروانے کی کوشش کرنے لگا۔

مگر زلیہ نے اس کے ہاتھ پہ کاٹ لیا خرم نے ہاتھ یکدم

پیچھے ہٹایا۔ گاڑی آگئی تھی کہاں ہیں پیشنٹ۔

چلو پکڑ لو اسے یہ ک۔ ک۔ گلک۔ کیا کر رہے ہو تم سب

پاگل نہیں ہوں چھوڑو مجھے۔ ہر پاگل یہی کہتا ہے کہ میں

پاگل نہیں ہوں خرم نے اس کے کان کے قریب جا کر کہا

اور خود گاڑی میں بیٹھ گیا۔ واہ بھائی کیا کام کیا ہے

اسے پاگل خانے بھیج دیا اس کی جگہ ہی وہی ہے

اچھا ہوا میں نے اسے پہچان لیا ورنہ آج یہ میری بہت بے

عزتی کروانے والی تھی۔ پاگل لڑکی جیسے میں کسی دشت

(صحرا)

میں رہتا ہوں وہ زیشان کو سناتے ہوئے بولا۔

جلدی چلو باس بھی پریشان ہو جائیں گے۔

ویسے بہت ہی گھٹیا طریقہ اختیار کیا ہے اس لڑکی نے

خرم کا غصہ بھی کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

اس کا وہ بلا وجہ کا تھپڑ کی گونج اور تپش ابھی بھی اسے

محسوس ہو رہی تھی۔ امید ہے آئینہ میرے سامنے نہیں آئے گی۔

بھائی وہ تو اسے واقعی ہی شارٹ دے کر پاگل ہی کر دیں گے

زیشان میں انسانیت پھڑپھڑاتی تھی

لگنے دے اسے ایک دو شارٹ ڈاکٹر صاحب کو بعد میں کال

کر کے کہہ دوں گا اسے چھوڑ دے اور مجھ سے معافی

مانگے گی تو ہی معاف کروں گا ورنہ رہے وہ پاگل خانے ہی

خرم زکی کو ہمیشہ یاد تو رکھے گی۔

اور دونوں بارہ گھنٹوں میں پہلی بار مسکرا رہے تھے۔

کیونکہ ابصار عالم اور ان سب پہ نشر ہونے والی وہ خبر

سب کو پریشان کر گئی تھی۔

وہ دونوں گاڑی میں ہلکی پھلکی موسیقی سے لطف اندوز ہوتے

ابصار کڈزاؤس نکل گئے۔



پوری نفری تیار ہے سر ایس ایس پی دا اور ہاسپٹل کے روم

کے باہر ہی بیٹھے تھے ظہیر الحسن اس کے بہت اچھے

دوست بھی تھے۔ اور ایک پولیس آفیسر ہونے کے ناتے

اپنی ڈیوٹی بھی پوری ایمانداری سے نبھاتے آئے تھے۔

www.urdu novels mania.com

پولیس کے محکمے میں ہونے کی وجہ سے وہ جانتے تھے کہ

جسٹس ظہیر الحسن کے ساتھ وہ کیا کیا کر سکتے تھے

اور اوپر سے سخت ترین آرڈرز بھی تھے۔

جج صاحبان بھی کورٹ میں ہڑتال کا اعلان کر چکے تھے

ابھی تو بارہ گھنٹے ہی بیتے تھے۔

اس لیے انھیں کسی ایسی جگہ پہ لے جانا ضروری تھا جہاں

ان کی جان کی حفاظت کی جاسکے۔ اور یہ سب کچھ داور

اپنی زیر نگرانی کروا رہے تھے۔

ڈاکٹر زریڈی ہیں جی سر سب ریڈی ہے اوکے گو

وہ اس انسپکٹر کے ہمراہ ظمیر الحسن کو لے کر ایمبولینس

میں لے جانے لگے ایمبولینس میں بھی داور ڈاکٹر ز اور اپنے ساتھی

پولیس اہلکاروں کے ساتھ موجود تھے۔

وہ کمال مہارت سے انہیں لے کر خفیہ جگہ پہ پہنچے تھے

فخری بھی آرام سکون سے نہیں بیٹھا تھا۔

ایمبولینس پہ فائزنگ شروع ہو گئی تھی

سٹرپر پہ لیٹے وہ چند پولیس اہلکار چونکنے ہوئے

ڈرائیور بھی پولیس کا ہی آدمی تھا۔

بلٹ پروف گاڑی استعمال کی تھی انہوں نے

اور اسے پہلے پلان کے مطابق روانہ کر دیا تھا جبکہ وہ عام

ایمبولینس میں دوسرے راستے سے اپنے مقام پہ پہنچ چکے تھے۔

دشمن سمجھا تھا اس گاڑی میں جسٹس ظہیر الحسن کو لے

کر جا رہے ہیں مگر وہ ان کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں تھا
پولیس نے انہیں گھیر لیا تھا اور اپنے ساتھ تھانے کے گے

داور ایس ایس پی کو ساری صورتحال سے آگاہ کرتا وہ

پولیس آفیسر کال ڈسکنٹ کر گیا۔

داور نے فخری کو کال ملائی تم سب اتنے گھٹیا ہو سکتے ہو

www.urdu novels mania.com

یہ میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا۔ فخری نے کال ایٹنڈ

کی تھی کہ کوئی خوشخبری ہوگی مگر وہ تو اس کی

انسٹ کر کے کاڈسکنٹ کر گیا تھا۔

اب ظہیر الحسن محفوظ ہے انشاء اللہ وہ اس آدمی کو دیکھتا

ہوا بولا جو بہت ساری پٹیوں میں جکڑا پڑا تھا۔

ابھی کل کی ہی بات ہے جب وہ اپنی کرسی پر براجمان

آرڈرز دے رہا تھا۔

اور آج یہاں بے بس پڑا ہے

واہ انسان تیری بھی کیا عجیب کہانی ہے۔ اپنی مرضی سے

نہ سوتا ہے نہ جاگتا ہے۔ نہ روتا ہے نہ ہنستا ہے

نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے



اس کی نظر خوراک لگی نالیوں پہ پڑی تھی۔

اور اللہ کو یاد کر کے اس کی آنکھیں بھی بھر آئیں تھیں۔

داور کے نمبر پہ بیگم داور کی کال آرہی تھی۔۔

وہ کال ریسیو کرتا باہر نکل آیا تاکہ اس کی آواز سے ظہیر

الحسن ڈسٹرب نہ ہو۔

جی بیگم صاحبہ اداس تو نہیں ہو گئیں آپ میں رات سے

غائب ہوں۔ کیا ہوا خاموش کیوں ہو داور پاگل خانے سے

کال آئی ہے حلیمہ خاتون نے بتایا۔ زلیبیہ کی لک لک کیا پاپا اگل خانہ وہ بہت

زیادہ گھبرا گیا۔۔

جی وہ پاگ خانے ہے انہوں نے تھوک ننگتے ہوئے ایس ایس پی کو بتایا۔

اس کے مزید ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ وہ وہاں کیا کر رہی ہے

وہ پاگل ہو گئی ہے اس نے کسی کے ساتھ جھگڑا کیا اور

انہوں نے اسے پاگل کہہ کر پاگل خانے والوں کو بلوا کر

اسے ان کے ساتھ بھیج دیا اس کی گاڑی حیدری مارکیٹ

میں کھڑی ہے وہ ایک ہی سانس میں سب کچھ بتاتی چلی گئی

میں نے کہا تھاناں یہ لڑکی کوئی نہ کوئی کام ضرور کرے

گی پتہ نہیں یہ کس مخلوق کی اولاد ہے۔

وہ بیگم صاحبہ کو تسلی دیتا کال ڈسکنٹ کرتا

پاگل خانے بھاگتا تھا



شان البصار عالم شاور لے کرتا زہ دم ہو چکے تھے۔

وائٹ شلوار قمیض پہنے وہ کسی حد تک تروتازہ سا لگ رہا تھا۔
باہر آکر اس نے شان کو آواز دی وہ سب اب ٹی وی لاؤنج

میں بیٹھے تھے۔ نسیم بیگم ظہیر الحسن کے پاس جا چکی
www.urdu novels mania.com

تھیں غازیہ ظہیر بھی ضد کر رہی تھی مگر نسیم بیگم نے

اسے سختی سے منع کر دیا۔ ہیر بھی اپنے پاپا سوراما کے

ساتھ بعد میں آنے کہہ کر جا چکی تھی کیوں کہ وہ کل سے

ہی ایک ہی سوٹ میں تھی اور یہاں بھی کوئی کپڑے نہیں تھے

اس لیے وہ چلی گئی تھی۔

ورنہ اس کا بھی دل اپنی دوست کو چھوڑ کر جانے کو نہیں

کر رہا تھا۔ غازیہ اکیلا پن محسوس کر رہی تھی مگر شان

کڈز ہاؤس سے کچھ لڑکیاں بلالایا تھا جو اس کے ساتھ اسے

www.urdu novelsmania.com

کمپنی دیں سکیں۔

وہ سب کے درمیان بھی چپ چاپ اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔

اسلام و علیکم (باؤجی) سب لڑکیاں ادب سے کھڑی ہوتیں

ابصارِ عالم کو سلام کرنے لگیں۔

وعلیکم السلام جیتے رہو میرے بچو

خوش رہو وہ ہمیشہ ہی ایسے ہی سب کو مخاطب کرتا

اتنے ہی پیار سے عزت سے مان سے۔ شان بھی ایک سائیڈ سے

نکل کر سامنے آیا غازیہ ظہیر کے ماتھے پر تیوریاں آئیں

تھیں۔ باؤجی آپ کی شادی ہوگئی ہے۔ اب ہم انھیں کیا

بلائیں۔ کیا کہہ کر پکاریں۔

ایک لڑکی نے معصومیت سے سوال کیا وہ لگ بھگ چودہ یا

پندرہ سال کی ہی کم عمر بچیاں تھیں۔ آپ سب انہیں

بھابھی کہہ سکتی ہیں۔ ابصار عالم کو ساتھ ہی ایک

شرارت سوچھی آپ ان کو آنٹی بھی کہہ سکتی ہیں۔

انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

کیوں اعتراض نہیں ہوگا میں کیا آنٹی لگتی ہوں۔

خبردار جو مجھے کسی نے آنٹی کہا بلکہ مجھے کسی نے

بھابھی بھی نہیں کہنا میرا نام غازیہ ظہیر ہے مجھے سب

نام سے بلائیں۔ غازیہ نے ان کی طرف اپنی شہادت کی انگلی گھماتے ہوئے بولا۔

ابصار عالم بھی سامنے والے ہی صوفے پہ سر ٹکاتے بیٹھ گیا تھا

وہ اس کی بات پہ مسکرایا جو وہ جو چاہتا تھا وہ کامیاب ہو گیا تھا

وہ بہت دیر سے خاموش تھی اسے بولتے ہوئے سننا تھا

ابصار کو اور وہ بول بھی رہی تھی بلکل پہلے والی غازیہ

ظہیر بن کر۔

جی باؤ آپ مجھے بلا رہے تھے چائے بنا دو مجھے

باؤ ہم بنا دیں لڑکیاں تیار ہونیں تھیں وہ ابصار عالم کی

www.urdu novelsmania.com

خدمت میں اسی طرح ہمہ وقت تیار رہتی تھیں مگر

ابصار عالم سارے کام خود کرتا تھا اپنے

سوائے کھانے کے اور چائے بنانے کے نہیں میرے بچے آپ لوگ

مہمان ہو سورا بھی چھوٹی چھوٹی سی بھی ہو۔

ہاں البتہ آپ لوگوں کی بھابھی بنادیں تو ضرور پیوں گا

غازیہ ظہیر نے آنکھیں دکھائیں ابصار عالم کو جبکہ وہ بچیاں

غازیہ ظہیر کی منتیں کرنے لگیں اسے مجبوراً اٹھنا ہی پڑا

مگر وہ پھر فوراً بیٹھ گئی مجھے چائے نہیں بنانی آتی میں

نے کبھی نہیں بنائی۔ بھابھی ہم آپ کو سکھا دیں گی

کیا تم لوگوں کو چائے بنانی آتی ہے۔

آف کورس آتی ہے۔

باؤ باقاعدہ کمپیٹیشن کرواتے ہیں ہر چیز کا

تعلیم کے ساتھ ساتھ سلیقہ بھی سکھاتے ہیں

وہ انھیں لے کر کچن میں چلی گئی۔

غازیہ ظہیر کو پہلی بار نہ جانے کیوں احساس ہوا کہ اسے

بھی چائے تو بنانی آنی چاہیے تھی۔

ابصار نے بھی مزید اسے تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا ہاں

البتہ۔ شان کی بات اس نے سن لی تھی باؤ آپ نے کل سے

کچھ بھی نہیں کھایا پہلے کھانا کھالیں بعد میں چائے پینا

غازیہ ظہیر کو بھی ایک لمحے کے لیے احساس ہوا کہ

وہ آج کم از کم صرف اس کی فیملی کے لیے بھوکا رہا ہے

اس نے طاہرہ نامی لڑکی کو کھانا گرم کر کے دیا

اور باہر بھجوا دیا اچھا تو میرے بچوں نے شان کی بات سن

لی تھیں۔ اور یہ بھابھی نے بھجوا دیا ہے غازیہ کے منع کرنے

کے باوجود بھی طاہرہ نے سچ بتا دیا تھا۔

وہ دانت میچتی سائیڈ پیہ کھڑی منزہ کو چائے بناتے دیکھ رہی تھی۔

ابصار عالم بھی چپ چاپ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا

ابھی اسے محسوس ہوا کہ واقعی ہی اسے بھوک لگ رہی تھی

شکایات کے ساتھ ساتھ ریویوز بھی اچھے دیا کریں قارئین

ایس ایس پی داور مینٹل ہاسپٹل پہنچا تھا۔ ایس ایس پی

خیر تو ہے اتنی رات گئے آپ ہمارے پاس آئے ہیں۔ میری

بیٹی کو آپ لے آئیں ہیں۔ کسی نے شرارت کر کے آپ کو

کال کر دی اور آپ نے اس کی بات ہی نہیں سنی

کیا لوگوں کی پہچان نہیں ہے آپ کو۔ معاف کیجیے گا ایس

ایس پی داور صاحب ہمیں جس شخص نے کال کی وہ

سلجھے ہوئے لوگ ہیں۔ اور آپ کی بیٹی پبلک پلیس پہ

جس طرح چیخ رہی تھی چلا رہی تھی اس سے ہمیں بھی

یہی لگا۔ شٹ آپ ڈاکٹر بلاؤ میری بیٹی کو جی جی ضرور

داور تھوڑا غصہ ہوا تو ڈاکٹر بھی خاموش ہو گیا۔

کال کر زلیہ داور کو بلانے کا کہا۔

پاپا اس نے اندر آتے ہی باپ کو آواز دی۔

شکریہ ڈاکٹر صاحب ہم چلتے ہیں۔ داور نے اٹھتے ہوئے ڈاکٹر

سے اجازت لی مگر اپنی بیٹی کو انور کر دیا۔ زلیہ نے

غصہ سے ڈاکٹر کو دیکھا اور باہر نکل گئی آپنے پاپا کے ہمراہ۔

وہ پولیس کی گاڑی میں ہی تھے کیونکہ کہ وہ گھر سے

نہیں آئے تھے ڈیوٹی سے آئے تھے۔ کچھ پولیس اہلکار بھی

ساتھ تھے۔ وہ جتنا سخت خلاف تھے اس بات کے کہ اس

کی بیٹی کو لوگ میرے حوالے سے نہ پہچانے

وہ یوں بے پردگی کے ساتھ کسی کے سامنے نہ آیا کرے

انہوں نے کبھی اس پہ روک ٹوک بے جا سختی نہیں کی تھی

مگر اسے اتنی بھی آزادی راس نہیں آئی تھی۔ وہ دن بدن

خود سرمنہ پھٹ بدتمیز ہوتی جا رہی تھی۔

داور نے بھی خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔ اور ابھی زلیہ

میں بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی ان سے بات کرنے کی اسے

شرمندگی بھی ہوئی کہ اس کا باپ تھکا ہارا ڈیوٹی سے

واپس گھر آرام کرنے کی بجائے اس کے پیچھے خوار ہو رہا ہے

مگر وہ اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے خرم زکی پہ ہی

ہاتھ

صاف کرنے کا سوچنے لگی۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

آگئے تم دونوں وہ کھانا کھا کر فری ہو اتھا جب زیشان

اور خرم زکی کڈز ہاؤس سے رہائشی حصے میں آئے تھے۔

تم دونوں نے کھانا کھایا وہ کسی باپ کی طرح فکر مندی

سے دونوں کی طرف منہ کر کے بولا۔ جی باؤ کھایا

سڈی روم میں چلو میں وہی آتا ہوں۔ چائے وہی لے گا شان

جی باؤ ضرور شان نے بھی تابعداری دیکھائی۔

وہ دونوں اٹھ کر بیک پہ بنی اسڈی روم کی جانب بڑھ گئے۔

غازیہ ظہیر ابھی بھی کچن میں رکھے ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھی

www.urdu novels mania.com

ان بچیوں سے ادھر ادھر کی باتیں سن رہی تھی

خود تو وہ دور کہیں اپنے پاپا کے اس تھی۔

وہ ابھی سے اداس ہو رہی تھی چند گھنٹوں میں ہی اپنی

ماں اور باپ دونوں کے لیے۔ مگر حالات ایسے تھے۔

جس کی وجہ سے اسے چپ ہی بہتر لگی تھی۔

مگر ابصار عالم کے چند الفاظ پہ اس کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

تم چلو اسٹڈی روم میں میں بھی وہی آتا ہوں۔ یہاں بچوں

کے سامنے بات کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

ان باتوں نے اسے چونکا کیا تھا۔ مجھے آنکھیں بند کر کے

یہاں نہیں رہنا چاہیے مجھے آنکھیں۔ کان ناک بلکہ اپنی ہر

اک حس کو بیدار رکھنا ہوگا۔ مجھے جاننا ہوگا کہ آخر ہر



راز کے پیچھے کیا چھپا ہے۔

اس خوبصورت ترین آدمی کے پیچھے کون ہے۔

ایک شیطان۔ یا ایک مسیحا میرے پاپا پہ قاتلانہ حملہ کس نے

کیا ہے۔ میں بیٹی ہوں تو کیا اپنے ماں باپ کے لیے کچھ

نہیں کر سکتی۔ نہیں میں بھی بہت کچھ کر سکتی ہوں۔

مجھے اپنے سامنے سچائی کو خود ہی لانا ہوگا۔

وہ سوچتی ہوئی اپنے ذہن کو کسی پلان کے مطابق تیار کر رہی تھی۔

یعنی پلان ترتیب دے رہی تھی۔

سنو تم سب سب اپنے اپنے روم میں جاؤ مطلب اپنے گھر جاؤ

میں تھک گئی ہوں سونا چاہتی ہوں۔

ٹھیک ہے بھابھی آپ بہت پیاری ہیں آپ دونوں کی جوڑی

سلامت رہے ہمیشہ سب نے باری باری اسے پیار کیا اور اپنے

ساتھ والے اپارٹمنٹ میں چلی گئیں۔

غازیہ ظہیر انہیں جاتا دیکھتی رہی اور پھر شان کو کہہ کر

وہ ابصار عالم کے روم میں چلی گئی۔

شان جب چائے لے کر اسٹڈی روم میں گیا تو وہ بھی کھڑکی

سے ہٹ کر اس کے پیچھے دبے قدموں گئی تھی۔



خرم ہمارے پلان کے مطابق آج ہمیں وہاں پہنچنا ہے۔

کیوں کہ ابھی لوہا گرم ہے ابھی سے چوٹ لگانا ضروری ہے

اس سے پہلے کہ سب چوکنے ہو جائیں ہمیں اس موقع کا

فائدہ اٹھانا چاہیے۔ داور بھی وہاں پہنچ جائے گا اسے بھی

ساری صورت حال کا پتہ ہے جمالی ابھی اندر ہے اور فخری

www.urdu novelsmania.com

ابھی اکیلا ہے۔ جسٹس کو بھی ٹکانے لگا دیا ہے۔

غازیہ ظہیر نے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

حیرت سے اور صدمے سے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہے گیا تھا

اچھا تو میں سہی تھی وہ سسکی تھی۔

مگر دروازے سے نہیں ہٹی تھی۔ سوچ غازیہ ظہیر تمہیں

ان غنڈوں کے چنگل سے کیسے نکمنا ہے۔

ابصار عالم ایک لمحے کے لیے چپ ہوا اور پھر گویا ہوا۔

اپنی تحقیق کے مطابق وہ بلیک منی وہی ہونی چاہیے۔

اور اسے آج ہر حالت میں اپنی تحویل میں لینا ہوگا۔

اب چلو گاڑیاں تیار کرو اور شان تم یہی رہو گے۔

غازیہ اکیلی ہیں۔ اس پہ نظر بھی رکھنا وہ بہت جزباتی ہیں۔

ابصارِ عالم نے کسی اور لحاظ سے کہا تھا مگر غازیہ ظہیر

اسے بھی غلط رنگ دے رہی تھی وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

وہ تیزی سے اپنے روم میں آئی تھی اسے ابھی کرنا تھا جو

بھی کرنا تھا۔ وہ سوچتے ہوئے پہلے ٹہلنے لگی مگر بعد میں

کمبل اوڑھ کر سوتی بن گئی۔

قدموں کی آواز اس کے قریب آ کر رکی تھی۔ وہ سوتی بن گئی

ابصارِ عالم نے ڈراز سے پسٹل نکالا اسے اپنی مطلوبہ جگہ پہ

رکھا۔ اور پھر بیڈ کی سائیڈ سے گھوم کر دوسری سائیڈ پہ

آیا۔ جہاں غازیہ ظہیر کمبل سر تک تان کر سو رہی تھی۔

اس نے بہت آہستگی سے کمبل سر سے ہٹایا۔

چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ اس کے کافی فکر کے جیسے بال

بہت خوب صورت لگ رہے تھے۔ ابصار عالم کو اس پہ بہت

پیار آیا۔ آج اپنا پلان کینسل کرنے کو چاہتا ہے۔

اس نے ماتھے پہ آئے ننھے سے پانی کے قطرے کو انگھوٹے

سے صاف کیا۔ اور اپنے بلیک سلکی بالوں میں انگلیاں

پھنساتا۔ بے اختیار اس پہ جھکا تھا۔ زرا سے ہونٹ

اس کے لبوں پہ رکھے تھے۔ مگر اگلے ہی پل غازیہ ظہیر سارا

ڈرامہ بھول چکی تھی اس نے دونوں ہاتھ ابصارِ عالم کے

سینے پہ رکھے اور منہ دوسری سائیڈ پہ کرتی اٹھنے لگی تھی۔

ابصار نے اس کی حرکت پہ اپنا ہاتھ تکیہ سے ہٹا لیا تھا

ایم سوری غازیہ میں سمجھا تم سو رہی ہو۔ وہ بلا وجہ۔

نثر مندہ ہوا۔ اور تم نے سوچا میں اس کے سونے سے فائدہ

اٹھا لوں۔ کیوں بلا وجہ غصہ کر رہی ہو غازیہ میں بس

تمہیں اپنا محرم سمجھ کر ہی قریب ہوا اور ایسا بھی میں

نے کوئی ظلم نہیں کیا میں نے۔ وہ کول سا بندہ ابھی بھی

کول ہی رہا۔ تم نے جو سمجھنا ہے سمجھو میں اس

زبردستی کے رشتے کو نہیں مانتی۔ تمہارے پھینکے ہوئے

جال میں۔ میں آتوگی ہوں مگر مجھے اسے کترنا بھی آتا ہے

میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں اور اپنے والدین کی بھی۔

غازیہ ظہیر کبھی اپنا عقل بھی استعمال کر لیا کرو۔

اتنا ہی آج مجھے سناؤ جتنا تم کل کو سن سکو۔

اچھے برے میں پہچان کی صلاحیت پیدا کرو خود میں

اپنے اور بیگانوں میں فرق کرنا سیکھو۔

میں ابھی جا رہا ہوں آرام سے سو جاؤ۔ کل بات کریں گے۔

اور ایک بات اپنا دماغ میں بٹھا لو۔ ابصارِ عالم کا جیسا ظاہر ہے

ویسا ہی باطن ہے۔ آزما لو اور یہ گاڑی کی چابی ہے۔

اور اکیلی مت جانا کہیں بھی ٹائیگر کو بول دینا مجھے

بتائے بغیر تمہیں کہیں بھی لے جائے گا۔ میرے ہاتھ صاف

ہیں۔ یہ دیکھ لو اس نے اپنے ہاتھ غازیہ ظہیر کے سامنے کیے۔

اور پھر باہر چلا گیا۔ ہاتھ صاف سے مراد اس کی یہ تھی کہ

میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ کبھی کوئی خون خرابا نہیں کیا

غازیہ ظہیر اس سے الجھنا نہیں چاہتی مگر اس کی۔

آخری بات پہ اور چابی دینے پہ ٹھٹکی ضرور تھی۔ کہیں

انہیں پتہ تو نہیں چل گیا۔ اونہ جیسے میں اسی کی کہنے

پہ تو چلوں گی آیا بڑا مجھے سمجھانے والا۔

وہ سر کو جھٹکا دیتی ڈریسنگ کے سامنے آئی اپنی شرٹ کو

کھینچ تان کر سیدھا کیا۔ کچن میں آئی خان کچن میں ہی تھا

کام والی اپنے کوارٹر میں جا چکی تھیں۔

www.urdu novels mania.com

شان اپنے لیے کافی بنا رہا تھا بھابھی آپ سوئیں نہیں ابھی

تک۔ شان بھائی میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔

کوئی گولی ہے تو مجھے دے دو اچھا میں لے کر آتا ہوں۔

وہ جیسے ہی باہر نکلا غازیہ ظہیر نے اپنی مٹھی میں پکڑی

ٹیبلیٹ جو کہ سلینگ پلز تھیں ابصار عالم کے روم سے ملی

تھیں اسے۔ ظہیر احسن بھی یہ ہی یوز کرتے تھے۔ کبھی

کبھی ابصار عالم کو بھی ضرورت پڑھ جاتی تھی۔

ورنہ وہ سوتا ہی کتنا تھا۔ اس کی نیند دس منٹ میں پوری

ہو جاتی تھی۔ جتنی محنت اس نے کی تھی اسے عادت ہو۔

گی تھی نہ تھکنے کی وہ گوشت پوست کا بنا ہوا ایک نرم

پتھر تھا۔ کیوں کہ اس کا دل سخت نہیں ہوا تھا۔

وہ دوبارہ اپنی جگہ پہ آن کھڑی ہوئی۔ شان بھی ٹیبلٹ لے آیا

یہ لیں ٹیبلٹ آپ لے لیں اور آپ کافی پسں گی۔ نہیں

مجھے پھر نیند نہیں آئے گی۔ غازیہ ظہیر نے انکار میں سر

ہلایا اور اپنے روم میں جا کھڑی ہوئی قد آور کھڑکی میں

لاونج کی تمام ایکٹوئز نظر آتی تھیں۔ شان کا اور دیگر کا وہ

بڑا سا بیڈ روم جس میں بہت سارے صوفے رکھے ہوئے تھے

www.urdu novels mania.com

وہ عام صوفے نہیں تھے وہ رات کو بیڈ کا کام دیتے اور دن

کو سٹنگ روم کا وہ ڈرائنگ روم بھی تھا۔

بہت جدید طرز پہ بنا ہوا وہ گھر کسی کی شاندار

چوائس کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

غازیہ ظہیر نے شان کو اپنے روم جاتے دیکھا اور خود اپنی

چادر ٹھیک کرتی۔ ابصار عالم کی دی ہوئی چابی اٹھاتی باہر

نکلے تھی۔ مگر وہاں کافی سخت پہرہ دیکھ کر وہ چونکہ

تھی۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ وہ مایوس واپس

پلٹنے لگی تھی جب ایک دیوہیکل جیسا شخص اس کے

سامنے آیا وہ ڈر کر پیچھے ہٹی تھی اس کی آنکھیں ہی نظر

آ رہی تھیں باقی وہ ایک نیب کے جیسا ماسک لگائے ہوئے تھا

اس کی ہائیٹ بہت بڑی ہونے کی وجہ سے غازیہ ظہیر کو وہ

کوئی جن بھوت جیسا لگا تھا۔ بھابھی آپ کو کوئی کام ہے

تو میں آپ کو لے چلتا ہوں اس کی آواز بھی دھاڑتے ہوئے

ہوئے کسی ٹائیگر جیسی ہی تھی۔ کہاں لے جائیں گے مجھے

جہاں آپ کہیں گی۔ باس کا حکم ہے کہ آپ اکیلی کہیں

نہیں جاسکتیں۔ یہ باس بھی کوئی بلا ہے مجھے تو لگتا ہے۔

وہ بڑبڑاتی کچھ سوچتے اس کے ساتھ باہر نکل گئی۔

یہ جانے بغیر کہ اسے جانا کہاں تھا۔

ابصار عالم کے روشن سے ماتھے پہ صرف لکیریں نہیں ابھریں

اس کے ہاتھوں کے اوپر بنا وہ نسوں کا جال بھی بہت نمایاں

ہو رہیں تھیں۔ وائٹ سوٹ پہ وائٹ واسکٹ پہنے

وہ صدیوں کا تھکا ہوا پڑمردہ سا لگا غازیہ ظہیر کو۔

کچھ تو ہے جو غلط ہے جو میری آنکھوں سے اوجھل ہے۔

غازیہ ظہیر اس بھاگتی ہوئی گاڑی میں بس یہ ہی ایک

بات سوچ رہی تھی۔

ٹائیگر اپنا ماسک لگائے کسی اسٹیج کی طرح فرنٹ سیٹ پہ

بیٹھا تھا۔ گاڑی میں ہوووووو کا عالم تھا۔ غازیہ کی حالت

بہت ہی عجیب ہو رہی تھی۔ بچے لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ

سک رہے تھے۔ اوریوں دیکے بیٹھے تھے۔ جیسے کسی

انسان کو دیکھ کر کچھوے اپنے خول میں مقید ہو جائیں۔

غازیہ ظہیر کی نظریں بار بار اسکرین پہ اٹھتی تھیں اور

پھر ابصار عالم کی حالت پہ۔ کیا واقعی ہی غازیہ ظہیر تم

نے اسے سمجھنے میں غلطی کر دی ہے۔ وہ خود کو پھر سے

ٹٹولنے لگی۔ مگر اس کے اندر بھی گاڑی کے اندر جیسی

دبیز خاموشی تھی۔

رات اندھیری ترین ہو رہی تھی۔ شہر کی ان گنت روشیناں

اس اندھیرے کو ننگے میں ناکام ہو رہی تھیں۔

ابصارِ عالم تو جیسے اپنی سدھ بدھ کھو بیٹھا تھا۔

گاڑی ہچکولے کھا رہی تھی۔ کہیں جمپ کر رہی تھی۔

کہیں وہ اچھل کر اگلی سیٹ کے ساتھ جا لگتی تو کبھی وہ۔

سسم کر دل پہ ہاتھ رکھتی۔ وہ وقت ہی کو س رہی تھی جب

ابصارِ عالم کے گھر سے نکلی تھی۔ اتنی خوفناک ڈرائیونگ۔

اور اس پہ اسے منہ کھولنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔

وہ جیسے ہی کچھ پوچھتی ابصارِ عالم تپ کر کوئی نیا

ہی کام کر دیتا اور وہ اپنی بے عزتی پہ دبک کر بیٹھ جاتی

اس نے دو دفعہ بات کر کے دیکھ لی تھی۔ اور نتیجہ اس کے

سامنے تھا۔ ایک گاڑی ایک شاندار بلڈنگ کے سامنے رکی۔

تھی۔

ابصار عالم نیچے اتر اٹھا اور پھر ٹائیگر کو سر کے اشارے

سے اترنے کا کہا۔ خود غازیہ ظہیر والی سائیڈ پہ آیا جہاں

وہ سر اٹھائے اپنی گود میں دونوں ہاتھ رکھے۔ ابصار

عالم کے کسی حکم کا انتظار کر رہی تھی۔

نیچے اتر و ابصار عالم نے نرم لہجے میں مگر حکم دیتے ہوئے

کہا۔ غازیہ کو تو یہی لگا تھا وہ بلاچوں چراں نیچے اتر گئی۔

بات سنو غور سے میری ٹائیگر گاڑی سے اپنا سارا سامان اٹھاؤ۔

تم اپنی چل گاڑی میں رکھو وہ غازیہ ظہیر سے مخاطب ہوا۔

گاڑی کچھ فاصلے پہ کھڑی تھی۔ غازیہ نے چل اتار کر گاڑی

میں رکھی۔ غازیہ تمہیں آج ان معصوم بچوں کی زندگی

بچانے میں میرا ساتھ دینا ہوگا۔ دوگی میرا ساتھ اس نے

اپنا آگے بڑھایا۔ غازیہ نے بھی فوراً ہاتھ ابصار کے ہاتھ پہ رکھا

ابصار عالم نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھ یخ ٹھنڈے ہو۔

رہے ہیں۔ مگر اس وقت اسے سب سے زیادہ اس کام کی فکر

تھی جو وہ کرنے آیا تھا۔ میں ساتھ ہوں تم ڈرنا مت۔ وہ سر

جھکائے فرمانبرداری سے سننے لگی۔

تم یہاں سے جتنا ہو سکے تیز تیز بھاگو گی اتنا تیز کہ تمھارا

سانس پھول جائے۔ ٹائیگر ایک غنڈہ بن کر تمھیں پکڑنے کی۔

کوشش کرے گا۔ وہ تھوڑا فاصلے پہ رہے گا۔ تم چوتھے گھر

کا دروازہ اور بیل یوں بجاؤ گی کہ جیسے واقعی ہی تم۔

بہت ڈری ہوئی ہو۔ اندر سے کوئی پوچھے تو اسے کہنا۔

www.urdu novels mania.com

پلیز دروازہ کھولیں میں مصیبت میں ہوں۔ جو بھی واسطے

آتے ہوں سب دے ڈالنا۔ اور ویسے بھی تمھیں دیکھ کر وہ

گیٹ بلا حیل و حجت ہی کھل جائے گا۔ تم نے تب تک

دروازہ بند نہیں۔ کرنا جب تک ٹائیگر وہاں نہ پہنچ جائے۔

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ایک لمحے کے لیے

غازیہ نے اپنی آنکھیں بند کیں۔ خود کو تیار کر کے بچوں

کے وہ اترے ہوئے چہرے یاد کرتی خود کو تیار کرنے لگی اور

پھر جیسے اسے ابصار عالم نے کہا تھا اس نے ایسے کیا۔

ٹائیگر بھی اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا بلیو ٹوٹھ کان سے

لگائے۔ ابصار نے بھی ان کے پیچھے ہی جانا تھا مگر پہلے وہ

گیٹ کھلنا ضروری تھا۔





خرم کیا سچو نہیں ہے سناؤ فخری بار بار کال کر رہا ہے

مگر ڈسکنٹ بھی جلدی کر جاتا ہے۔ شاید اسے کال ٹریپ

ہونے کا ڈر ہے۔ داور بھی جمالی کو لے کر آ رہا ہے۔

آپ سنائیں سب ٹھیک ہے۔ میں ابھی اندر ہی جانے کی

تیاری کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ ہم حق پہ ہیں خرم جیت ہماری ہی ہوگی۔

www.urdu novels mania.com

اسے شک نہیں ہوگا اب جب جمالی بھی آ رہا ہے۔

تو وہ خود کو پاور آف مین سمجھ رہا ہوگا۔

چلو میں اندر جاتا ہوں دیکھو کیا صورت حال ہے۔

ہاں تم کمپوٹر سنبھالو تاکہ تم بھی ہر خبر کے لیے تیار رہو۔

جی جی باؤ آپ ٹینشن مت لیں ہم بہت بڑی بڑی مصیبتوں

سے باہر آ گئے ہیں تو اس کو بھی سب مل کر جھیل لیں گے۔

انشاللہ ابصار نے کہا اور آ گے بڑھ گیا۔

ابصار عالم نے داور کو کا کے ساری شرائط بتادی تھی۔

داور نے بھی او کے کیا انھیں اور جمالی کو تھانے سے لے کر

کڈز ہاؤس پہنچنے کا کہہ کر خود کا شان ولا آ گیا تھا۔



غازیہ ابصار دھڑ دھڑ دروازہ پیٹ رہی تھی گیٹ کپیر نے

ہڑ بڑا کر آنکھیں کھولیں۔ گیٹ پہ بھی سسٹم لگا تھا۔

مگر اندر سب سونے کی وجہ سے کوئی بھی الرٹ نہیں تھا۔

گیٹ کپیر نے بڑا سا گیٹ کھولا لڑکی کی ابتر حالت دیکھی

وہ ننھے پیر اور دوپٹے آدھے سے زیادہ زمین پہ لٹک رہا تھا۔

بال کچر سے باہر بے ترتیب ہو رہے تھے۔

گیٹ کپیر نے اس کی حالت دیکھی تو جالی دار گیٹ بھی

کھول دیا۔ اور اسے اندر بلایا وہ وہ وہ وہ۔ وہ میں رہے پیچھے

وہ بہت مشکل سے بولنے کی کوشش کرنے لگی تبھی

دوسرے گیٹ کیپر کے سر پہ ٹائیگر پہنچ چکا تھا۔

ٹائیگر نے مین لائن آف کی اور پورے گھر میں

اندھیرا چھا گیا۔ ابصار عالم نے بھی اندر قدم رکھے۔

ٹائیگر نے دونوں گیٹ کیپر زکو ایک پلر کے ساتھ باندھ دیا

اس مشن میں غازیہ ظہیر بھی پیش پیش تھی۔

کچھ چارجنگ لائٹس تھیں جو آن ہو چکی تھیں۔

ابصارِ عالم ان دونوں کو ساتھ لیے اندر بڑھے تھے۔

جب سامنے سے ایک موٹی تازہ بلی نے غازیہ ظہیر کو گھورا

تھا۔ بلکہ وہ فوراً اس کے قدموں کے قریب آئی تھی۔

غازیہ ظہیر دو آدمیوں کو باندھ کر آرہی تھی تب نہیں وہ

ڈری تھی۔ مگر اس بلی نے اس کی جان نکال لی تھی وہ

اچھل کر واپس مڑی اور ابصارِ عالم کے گلے جا لگی

صد شکر کہ ابصارِ عالم ٹائیگر سے آگے تھا۔ ورنہ وہ

ٹائیگر کے جاگلے لگتی اور شرمندگی الگ اٹھانی پڑتی۔

غازیہ ظہیر نے اتنے زور سے چیخ ماری کہ گھر کے سب

مکین ادھر بھاگے آئے تھے۔ ابصار عالم اس افتاد کے لیے تیار

نہیں تھا۔ ابصار عالم تو اس کی ایک جھلک کے لیے گھٹنوں

بتا دیتا تھا۔ وہ جب دیکھتا تھا تو خود کے حواسوں میں۔

نہیں رہتا تھا۔ اور ابھی تو وہ عزیز از جان لڑکی اس کی

بیوی بن چکی تھی۔ اس پہ اس کے ہونٹوں کا وہ لمس بھی

ابھی تک اسے یاد تھا۔ مگر سچویشن ایسی ہو گئی تھی کہ

وہ سب بھول گیا تھا۔

ٹائیکر نے تیزی سے ایک تیرہ سالہ لڑکے کو دبوچا تھا۔

اور اس کی چیخ سن کر ہی ابصار عالم ہوش میں آیا۔

اور آنکھیں بند کر کے کھڑی غازیہ ظمیر جس نے

ابصار عالم کی کمر کے گرد اپنی دونوں بانہوں کا گھیرا کیا

ہوا تھا۔ ہڑا۔ بڑا کر پیچھے ہٹی تھی۔

اگر تم دونوں میں سے کوئی بھی ہلا تو میں اس بچے

کی کھوپڑی اڑا دوں گا۔ ٹائیگر اپنی بھاری آواز میں دھاڑا تھا۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم غازیہ کو اپنے پیچھے کرتا آگے بڑھا۔

کون ہو تو۔ و۔ و۔ م۔ ثمرینہ فخر الدین نے ڈرتے ڈرتے اور

کپکپاتے ہوئے پوچھا۔ ان دوں میاں بیوی کی حالت غمیر

ہوئی تھی۔ کیا چاہتے ہوئے تم فخری کا داماد بھی ہمت کر

کے بولا۔ وہ اتنا سوکھا سا تھا کہ غازیہ ظہیر کو لگا اگر میں۔
اسے پھونک مار دوں تو یہ تو یوں ہی اڑ جائے گا۔ وہ ابصار

عالم کے پیچھے چھپی ساکت ان سب کو پٹر پٹر دیکھ رہی تھی۔

اپنے باپ کو کال ملاؤ۔ ابصار عالم نے احترام سے اس لڑکی

کو کہا۔ مگر کیوں مجرم باپ کی بیٹی نڈر بھی ہے ابصار عالم

نے اسے کہا کیا کہا میرا باپ مجرم ہے۔ تو تم کیا ہوا ابصار۔

عالم۔ اچھا تو تم نے مجھے پہچان لیا ہے تو پھر پوچھ کیوں

رہی تھی۔ خرم کام ہو گیا ہے۔ الرٹ رہو۔ آخری الفاظ وہ ہمیشہ

یہی ہی ادا کرتا تھا۔

داور کو اطلاع کر دو میں۔ زرا بزمی ہوں۔ ابصار عالم ریلیکس

ہوا۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں گی تو آپ کے ہے آسانی ہوگی۔

ابصار عالم ٹی وی لاونج میں رکھے صوفے پہ بیٹھتا ہوا۔

بولا۔ اڈنے غازیہ ظہیر کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اپنے برابر

بٹھالیا۔ میرا ہسپیڈ تو ہمیرو ہے۔ غازیہ نے پہلی بار دل سے

اور دل میں ہی اس کی تعریف کی۔

ٹائیگر بچے کو گاڑی میں لے جاؤ۔ ٹائیگر اپنا پسٹل اس بابر

صمد کی کپنٹی پہ رکھا ہوا تھا۔ چلو باہر ٹائیگر نے اسے آگے

حلنے کو کہا۔ پلیز میرا کلوتا بیٹا ہے اسے چھوڑ دیں اس نے

کیا بگاڑا ہے آپ کا صمد آغانے بھی حصہ لیا جو بابر کا باپ

تھا۔ بگاڑا تو ہم نے بھی کچھ نہیں تمہارے باپ فخری کا

اور نہ ابصار کڈڑہاؤس کے بچوں نے۔ اس نے موبائل آن کیا

اور فلیش دیوار پہ ماری جہاں اندھیرا تھا۔

وہ جیسے سیونٹی ٹو اسکرین واضح ہوئی تھی۔

دونوں میاں بیوی نے گردنیں اٹھائیں تھیں۔ جہاں کچھ نقاب

پوش بچوں پہ چنچ رہے تھے۔ جو بچے ڈر کر رو رہے تھے

ان پہ غازیہ ظہیر نے بھی اس منظر کو ایک بار پھر دیکھا

یہ سب تمہارے باپ نے کیا ہے۔

ان کو کال کرو ان غنڈوں کو بلا لے اور جو جو میں کہوں

وہ مانتا جائے۔ ورنہ اس کی اکلوتی بیٹی کی کے اکلوتے بیٹے

کی شکل دیکھنی نصیب نہیں ہوگی۔

وہ اٹھا غازیہ ظہیر کا ہاتھ اس نے یوں ہی پکڑا ہوا تھا
www.urduNovelsMania.com

جیسے وہ کوئی بچی ہو اور ہاتھ چھوڑنے پر گم ہو جائے

گی۔ ماما مجھے بچائیں پلیز مجھے بچائیں ٹائیگر کے آگے وہ

بچہ چلا رہا تھا رو رہا تھا۔ غازیہ کو ایک لمحے کے لیے ترس آیا
مگر وہ چپ چاپ ابصار عالم کے پہلو میں چلتی جا رہی تھی۔
قسمت کے کھیل نرا لے دیکھے

انسان ایک گورکھ دھندا ہے۔ کہیں گندگی سے چھپتا ہوا

خود کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

پاؤڈر عطر کریمیں استعمال کرتا ہے۔

مگر من میلا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا کبھی سوچتا ہی

نہیں۔ کبھی نماز چھوڑ دیتا ہے۔ کبھی غسل کرنا بھول جاتا ہے

مگر کبھی لالچ نہیں چھوڑتا۔ اولاد اللہ کی سب سے بڑی

نعمت ہے۔

اللہ کی آزمائشیں کبھی ایک عام انسان سمجھ نہیں سکتا

وہ کم فہم نہیں۔ ہے۔ وہ کم عقل بھی نہیں ہے۔

کہیں پہاڑوں کے سینے چیر کر سفر کو آسان بنانے والا انسان

ہی ہے۔ جہازوں کی اڑان بھرنے والا پروں کے بغیر ہی

آسمانوں پہ اڑتا پھرتا ہے۔ مگر یہ سب تو۔ عارضی ہے۔

تمہارے پاس تو بس ایک سانس ہی ہے جو اصلی ہے۔

مگر یہ سانس بھی تمہارے اپنے بس میں نہیں ہے۔

پھر دنیا کو کیسے تم اپنی مرضی سے کیسے چلا سکتے ہو۔

تو بات یہ کیوں ہو رہی ہے۔ یہ بات اس لیے یہاں زرا سی

ضروری تھی کہ۔ میں آپ کو فخر الدین اور اس کے دوست

کے گھر کا حال بتانے جا رہی ہوں۔

مت لے کر جاؤ ابصار عالم میرے بیٹے کو وہ بیمار ہے۔

اسے کینسر ہے میں مر جاؤں گی اپنے بچے کے بغیر۔

مگر ابصار عالم سے پہلے ہی ٹائیگر ہی مین گیٹ عبور کر گیا تھا
ابصار عالم کی آنکھ سے دو موٹے موٹے پانی کے قطرے نکلے

تھے۔ وہ ایک لمحے کے لیے رکا تھا۔ مگر اسے غازیہ ظہیر

کے ہاتھ نے آگے کھینچ لیا تھا۔

وہ گیٹ سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک وجود دھڑام سے نیچے

زمین پہ گر کر دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہوا تھا۔

جی ہاں ثمرینہ فخر بے ہوش ہو چکی تھیں۔

صدا آغانے کال ملائی۔ مگر فخری کا سیل مسلسل بزی جا

رہا تھا۔

وہ کال دھڑا دھڑلا رہے تھے۔ مگر سیل مسلسل انگیڑ

تھا۔

وہ گھر کے نمبر کی طرف بھاگا تھا۔

پہلی ہی بیل پہ کال اٹینڈ ہو گئی تھی۔ کسی ملازمہ نے فون

اٹھایا تھا۔

فخری صاحب سے بات کروائیں میری

وہ سوکھا سا بانس جیسا آدمی جو فخری کا داماد تھا۔

بولنے سے بھی قاصر ہو رہا تھا۔ جی میں ان کے روم میں

جاتی ہوں۔ وہ اپنے روم میں بیٹھا امریکہ سٹائل لائف

سٹائل میں اپنی بغل میں صنف نازک کے بیچ بیٹھا۔ خود

کو تخت و تاج کا شہزادہ سمجھ رہا تھا۔

مسلسل ابصارِ عالم کے نمبر پہ اسے ٹارچر کرنے پہ لگا ہوا تھا

نام کی طری اس کا سر بھی فخر سے بلند ہو رہا تھا۔

سریا بھی غیر معمولی نہیں تھا جو اس کی گردن اٹھائے

ہوئے تھا۔ وہ بھی تو دولت کے سرور میں تھا۔

ہو شرابا حسیناؤں کا سرور تھا۔

اور آج تو اس کی چھب ہی زالی تھی۔ وہ اپنے عزیز از جان

دوست جمال الدین عرف جمالی کی رہائی میں کامیاب ہوا

تھا۔ ابصار عام کو ہرا کر اسے ایک غنڈا ثابت کرنے والا تھا۔

اور پھر خود کچھ دن کے لیے دبئی کی دنیا میں

مزید عیاشی کرنے والا تھا۔

یہ صرف انسان ہی پلان کر سکتا ہے۔ مگر اسے پورا کیسے

کرنا ہے۔ وہ تو بس ایک ہی اللہ کی ذات ہی کر سکتی ہے۔

دروازہ ناک ہوا کون ہے۔ سر آپ کے داماد جی کی کال ہے۔

ارجنٹ ہے۔

اوکے تم جاؤ وہ کال ڈسکٹ کرنا صمد کو کال بیک کرنے لگا

ساتھ ہی اس نے ایک حسینہ کو اپنے اور قریب کیا تھا۔

www.urdu novels mania.com

اور ایک کے شوڈر پہ لیفٹ بیڈر رکھا تھا فولڈ کر کے کال

کی وجہ سے۔

لک لک لک۔ لک لک لک۔ لک لک لک۔ کیا بخواس کر رہے ہو

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

ثمرینہ بے ہوش ہو گئی ہیں۔ ماوتھ پیس سے دوبارا

آواز ابھری۔ تم تو ہٹو پرے۔

اپنے ساتھ چپکائے اس روبوٹ کو پرے دھکیلتا ہوا اور

کنٹرول ہوا تھا۔ تم کیا جھک مار رہے تھے وہ اتنی سکیورٹی

گیٹ کا سسٹم سب کیا منہ دیکھنے کے لیے لگایا تھا۔

وہ دھاڑ رہا تھا۔ لڑکیاں شکل بگاڑتی کھڑیں ہونیں تھیں اور

ایک دوسرے کے پیچھے ایک پرائیویٹ روم میں گھس گئیں۔

صمد صرف منمناتا ہی رہے گیا تھا۔

وہ تیزی سے باہر نکلا اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔

فخری کی حالت اب دیکھنے کی لائق تھی۔

شان اسے دیکھ لیتا تو اس پہ دو چار لطیفے سنا چکا ہوتا۔

تم ثمرینہ کو دیکھو میں دیکھ لوں گا اس کو۔

جائے نماز پہ بیٹھی مسسز نور فخر کے کانوں پہ چٹنے کی

کی آواز آئی تو وہ جائے نماز فولد کرتیں کھڑکی میں آن

کھڑی ہوئیں۔

ایک سر دآہ بھر کر انہوں نے تاسف سے دھاڑتے ہوئے اس

شیر کو دیکھتا تھا۔ جو اندر باہر نباشت کا نمونہ لگ رہا تھا۔

عرصہ ہوا فخری میرے اور تمہارے ساتھ کو مگر آج تک

میری کوئی دعا تمہیں واپس انسان نہ بنا سکی۔ وہ سوچتے ہوئے

مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔



کوئی بھی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔ اس نے اپنے بھیجے

ہوئے ان غنڈوں کو کال ملائی۔ تم سب کسی بچے کو کوئی

تکلیف مت دینا اور جب تک میں نہ کہوں کوئی کاروائی مت

کرنا۔ میں کچھ کرتا ہوں لیکن سر آپ نے تو کہا تھا کہ

جتنے بچے اور بچیاں ہاتھ لگیں ان کو ساتھ لے آئیں۔

شٹ اپ بکواس بند کرو اور جو کہا ہے وہ کرو۔ فخری کے

منہ سے جھاگ نکل رہی تھی وہ بے بسی سے بس کمزور

لوگوں پہ غرار ہاتھا۔ اس بار ابصار عالم تم نے حد کر دی۔

اس نے غصے سے کہہ کر کال دوبارہ ملائی۔

بے شمار کالز کے بعد آخر کار کال پک ہو رہی تھی۔

اور اس آدھے گھنٹے میں فخری آدھا ختم ہو چکا تھا۔

ان کی اکلوتی بیٹی تھی اور وہ بھی شادی کے سترہ سال

بعد پیدا ہوئی تھی۔ اس میں تو ان کی جان تھی ہی

اب بابر میں ان کی جان اس سے بھی زیادہ تھی۔

اوپر سے اس بچے کو کینسر جیسی موزی بیماری تھی۔

بے تحاشا دولت ہونے کے باوجود وہ نہ اولاد جیسا سکھ پا

سکا اور نہ کبھی بیوی جیسے پاکیزہ رشتے کا بھرم رکھ

سکا وہ سمجھتا رہا گھر کی عورت دال برابر ہے۔

وہ صرف دو ہی عورتوں کو عزت دیتا تھا۔ بیوی کو اور

بیٹی کو۔ فخری کی بیٹی ہونے کے بعد بھی نازیبا حرکات

کی بنا پہ خود کو ہی الگ کر لیا تھا۔ اور اللہ سے لو لگالی

تھی۔

کال ایڈنڈ ہو چکی تھی۔ فخری کی آواز میں نرمی اور۔

عاجزی بھی آچکی تھی۔ وہ جو آدھے گھنٹہ پہلے شیر بنا

پھر رہا تھا ابھی بھگی بلی بنا ابصار عالم کے آگے گڑ گڑا رہا تھا۔

کہو فخری کیسے یاد کیا میں زرا باہر نکلا ہوا تھا۔ جانتا ہوں

فخری نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

میرا نواسہ بابر بیمار ہے۔ ابصار اسے چھوڑ دو اچھا تو اس

لیے کال کی تم نے مجھے۔ تم جانتے ہو میں تمہارے جیسا

نہیں تھا۔ پھر کیوں میرے ساتھ آئے دن پنگے لیتے ہو۔

سوری کہو مجھ سے۔ فخری ابصار نے اسے ایک بات میں

چت کیا۔ وہ ایسا ہی تو تھا کام کی بات کرتا تھا۔

کم بولتا تھا مگر اچھا بولتا تھا۔ گالی دشمن کو بھی نہیں۔

دیتا تھا اور اخلاق سے گری ہوئی حرکت نہیں کرتا تھا۔

کیا چاہیے تمہیں۔ فخری کی آواز ماوتھ پیس سے ابھری تھی۔

تمہیں پتہ ہے مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابصار نے کہتے ساتھ ہی کال ڈسکنٹ کر دی۔

فخری نے اپنے غنڈے واپس بلوائے۔

پھر ابصار عالم کو کال کی۔ تمہارا کام ہو گیا ہے بابر کو

چھوڑ دو۔ جمالی کا کیا کرنا ہے۔ داور اور جمالی ساتھ

انٹر ہوئے تھے۔ ابصار عالم نے اسپیکر فون پہ لیا۔ ابصار نے

داور اور جمالی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ لاونج میں

بیٹھا تھا۔ بابر روتے روتے سو گیا تھا۔ غازیہ کے روم میں ہی تھا

غازیہ ظہیر بھی اس معصوم سے بچے کو سلا کر کھڑکی

میں آن کھڑی ہوئی تھی۔ صبح ہونے والی تھی چند ہی

گھنٹے رہ گئے تھے۔ وہ جمالی کو داور ایس ایس پی کے

ساتھ دیکھ کر حیران ہوئی۔ جمالی کو جیل میں ڈال دو

میری بلا سے کچھ بھی کرو پھانسی پہ چڑھا دو ثبوت بھی

دینے کو تیار ہوں۔ جمالی کو بھی تیش آیا تھا۔

اور میں تو جیل میں تھا۔ جسٹس پہ قاتلانہ حملہ تم نے کیا

تو کیا تم بچ جاؤ گے ہر جرم میں میرے آدھے پارٹنر ہو۔

تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا کیا۔ جمالی نے ابصار عالم کے ہاتھ

سے موبائل لے کر اپنے سارے راز خود ہی پاش کر دیئے۔

نہ صرف غازیہ ظہیر کی عقل ٹھکانے آئی تھی۔ بلکہ داور کے

ہاتھ بھی ثبوت لگ چکا تھا۔

جمالی یہ چال چل رہا ہے۔ اس کے پاس بابر ہے میری بیٹی

ہاسپٹل میں ہے۔ وہ بے ہوش ہے اسپیکر ابھی بھی آن تھا

تو کیا ان کے لیے تو مجھے پھانسی لگائے گا۔

اب میری بات سنو ابصار عالم نے واپسی کان سے لگایا فون۔

شان زیشان اور خرم زکی کڈز ہاؤس پہنچ کر سب اوکے

کر کے ابصار عالم کو تسلی دے چکے تھے۔

آ جاؤ تم کڈز ہاؤس سے باہر کو لے جاؤ۔ وہ تو روڈ پہ ہی

پاگلوں کی طرح گھوم رہا تھا۔ فوراً پہنچا تھا۔

ایس پی آپ کا کام ہو گیا ہے۔ باہر پولیس کی گاڑی کھڑی

تھی۔ کانسٹیبلز نے فخری کو ہتھ کڑی لگالی تھی۔

اور دوبارہ سے جمالی بھی گاڑی میں جا بیٹھا۔

ان کے جانے کے بعد ہی۔ ابصار عالم نے ٹائیگر کو بھیج کر باہر

کو گھر، بحفاظت چھوڑا دیا تھا۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم کے ماتھے پہ بل ایسے غائب ہوئے تھے جیسے کچھ

ہوا ہی نہ ہو۔



غازیہ ظہیر نے جیسے ہی ابصار عالم کو اٹھتے دیکھا

وہ صوفے پہ بلیئنکیٹ اوڑھے سوتی بن گئی۔

ابصار نے چہچ کیا فجر کی اذانیں شروع ہو گئیں تھیں۔

اس نے وضو کیا کف فولڈ کیے ہی وہ واش روم سے باہر آیا

غازیہ کو دیکھا۔ اسے اٹھا دوں نماز ہی پڑھ لے۔ مگر پھر دل

کہتا کہ وہ دو دن سے نہیں سوتی ہے۔
www.urdu novels mania.com

مگر اسے پھر سے خیال آیا نمازیند سے بہتر ہے۔

اس نے آواز دی غازیہ نماز پڑھ لو اور پھر بیڈ پہ آکر سو

جانا۔ وہ آواز دے کر باہر نکل گیا۔ تاکہ آرام سے نماز ادا

کر سکے۔

ابصار عالم نماز پڑھ کر واپس آیا تو غازیہ ظہیر ویسے ہی

لیٹی ہوئی تھی۔ ابصار نے اس کی تھکن محسوس کی۔

وہ پر سوچ نظروں سے اپنی ٹھوڑی پہ ہاتھ پھیرتا اسے

دیکھنے لگا۔ وہ سر تک کمر بل تانے ہوئے تھی۔ مگر ابصار عالم

کو وہ کمفرٹیبل نہیں لگی تھی۔ اس کی گردن صوفے کے۔

دہانے پہ تھی جہاں عادت ہوگی اسے ایسے سونے کی

اپنے گھر میں وہ کیسے رہتی ہوگی۔ شہزادیوں کی طرح۔

وہ سوچنے لگا۔ نیند کا تو وہ ڈھیٹ ہی ہو چکا تھا۔

مگر بے حس نہیں ہو سکا تھا۔

خود سے زیادہ اپنے عزیزوں کی پرواہ کرتا تھا۔

میں اسے اگر اٹھا کر بیڈ پہ لیٹا دوں تو یہ غصہ تو نہیں

کرے گی ناں وہ خود سے بات کرنے لگا۔

کیوں غصہ کرے گی بیوی ہے تمہاری حق ہے تمہارا اس پہ

www.urdu novelsmania.com

اس کے اندر کوئی چٹا تھا۔

وہ چند قدم کے فاصلے پہ ہی تھا اس لیے اسے زیادہ

قدم نہیں۔ اٹھانے پڑے تھے۔ غازی اٹھو پہلے نماز پڑھ لو۔

اسے اس کی پھر سے نماز کی فکر ستانے لگی۔

وہ اس کے اوپر سے کسل ہٹاتا ایک بار پھر وہی الفاظ دہرانے

لگا۔ مگر اس کے چہرے کا رنگ اتنا سرخی مائل ہو رہا تھا۔

جیسے کسی کو بخار کے وقت ہوتا ہے۔ اس نے جلدی سے اس

کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔ وہ بخار سے تپ رہی تھی۔

یہ تھکن کے ساتھ ساتھ اس کی ٹینشن کی وجہ بنا تھا۔

ابصار عالم نے اس کے اوپر سے بلیککٹ ہٹایا بیڈ پہ رکھا

اور پھر اسے اپنے بازوؤں میں بھرنا وہ بیڈ تک لے آیا۔

تم لگتی تو نہیں ہو کہ اتنی موٹی ہو مگر تمہارا وزن

وہ منہ میں ہی بڑھایا۔

اس پہ کسبل اڑاتا وہ کچن میں گیا ایک باؤل لیا اور

اس میں پانی بھرا اور روم میں واپس آیا اپنا رومال

جو اس نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا تھا نماز سے پہلے۔ اسے ہی

اٹھایا پانی میں بھگوایا اور پھر اس کے ماتھے پہ الٹ پلٹ

کر کے پٹیاں رکھنے لگا۔

اس کے گالوں پہ سرخی بہت بھلی لگ رہی تھی۔

اگر یہ شرمائے تو بالکل اسی کی طری بلش کریں گے اس کے

گال۔ وہ ان میں۔ کھونے لگا تھا۔ وہ بہت دیر تک اس کے

ما تھے پہ پٹی رکھ کر اس پہ اپنا داہنا ہاتھ رکھے مسلسل

اس کے چہرے کے خدو خال دیکھ رہا تھا۔ ٹھنڈک ملنے پہ

غازیہ ظہیر کسمائی تھی۔

ابصار نے مسکرا اس کا گال تھپتایا۔ اب کیسا محسوس ہو

رہا ہے۔ میں کہاں ہوں اس نے آنکھیں کھولتے ہی پہلا سوال

یہی کیا۔

وہ غنودگی میں تھی شاید یا بخار سر کو چڑھ گیا تھا۔

غازیہ تم اپنے گھر ہو۔ اپنے ابصار کے پاس۔ ابصار نے اس کا

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پیار سے اس پہ تھوڑا سا جھکا

مگر اگلے ہی پل سنبھل گیا۔ اسے وہ شام یاد آگئی تھی۔

تم روکیوں رہی ہو۔ غازیہ ظہیر ایک پل بھی چین سے نہیں

رہی تھی۔ اپنے والد جسٹس کا پیوں میں جکڑا وہ بے سدھ

بیڈ پہ پڑا وجود یاد آتا تو وہ ٹپ اٹھتی مگر ماں کی وہ

قسم اسے یاد تھی جو جاتے وقت انہوں نے دی تھی۔ کہ

جب تک میں تمہیں کال کر کے وہاں نہ بلاؤں تب تک تم

اکیلی گھر سے باہر نہیں نکلو گی۔

وہ اسے اس کے پاپا کی قسم دے گئیں تھیں۔ تو وہ کیسے۔

تو ردیتی ورنہ وہ اب تک وہاں پہنچ چکی ہوتی اسے اپنے

پاپا سے ماما سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں عزیز تھا۔

ابصار کے پوچھنے پہ اسے مزید رونا آیا اور وہ سک سک

کر رونے لگی۔ وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی ابصار نے اسے کندھا

پکڑ کر سہارا دیا۔

کیوں رو رہی ہو سب ٹھیک ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

تمہارے پاپا بھی ٹھیک ہیں۔ میری بات ہوئی ہے ان سے



وہ اب بالکل ٹھیک ہیں۔

مگر اس کی آواز میں تھوڑی سی لرزش تھی۔

مجھے جانا ہے ان کے پاس وہ سسکیوں میں ہی بولی۔

اچھا ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں ابھی تو بہت تیز بخار ہے تمہیں

میں ان سے کبھی بھی دور نہیں ہونی ابھی میں نے ان کو

دیکھا بھی نہیں ہے۔ وہ کیسے ہیں میں جب تک اپنی

آنکھوں سے نہ دیکھ لوں مجھے سکون نہیں آ سکتا اچھا

ٹھیک ہے ایک منٹ رکو ابصار اسے کہہ کر باہر چلا گیا۔

اس نے ایک گلاس میں نارمل پانی لیا اور پھر واپس روم

میں آکر اپنے ڈراز سے ایک ٹیبلٹ کا باکس نکالا اس میں

سے فوراً کی ٹیبلٹ نکالی اور غازیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

یہ ٹیبلٹ لے لو پھر ہم چلتے ہیں۔ میں نہیں کھاتی ٹیبلٹ

مجھے نہیں اچھی لگتیں۔ غازیہ نے روتے ہوئے ہی جواب دیا۔

ابصار اس کے سامنے بیٹھ گیا اوپر دیکھا اس نے اوپر دیکھا

منہ کھولو۔ میں نے کہا ناں مجھے نہیں لگتیں اچھی یہ

گولیاں وولیاں۔ غازیہ بہت سی چیزیں ہم ناپسند کرتے ہیں۔

مگر کسی مصلحت کے تحت ان کو یوز بھی کرتے ہیں۔

تم اپنے پاپا کے پاس ایسے بخار کی حالت میں تو نہیں۔ جا

سکتی ہو۔ میں ٹھیک ہوں وہ دوسری سائیڈ سے نیچے اترنے

لگی بیڈ سے۔ غازیہ مجھے تکلیف مت دیا کرو تم میری۔

کنیر نہ کرو مجھے پرواہ نہیں ہے۔

مگر مجھے اپنی کنیر سے تم نہیں روک سکتی۔

وہ بھی کھڑا ہوا اور اس کو زبردستی ٹیبلٹ کھلا دی۔

پانی کا گلاس اس کو پکڑاتے ہوئے وہ پھر سے اس سے

مخاطب ہوا۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے

کہہ دینا میں تمہارے آنسو نہیں دیکھ سکتا۔

ورنہ میں زبردستی کسی بھی چیز میں بھی نہیں کرتا اب

تم آرام کرو گی یا پھر میرے ساتھ اپنے پاپا کے ساتھ چلو گی۔

غازیہ جواٹھ کر بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی۔ دوبارہ بیڈ پہ

بیٹھ گئی۔ چلو تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں پاپا بھی ابھی سو

رہے ہوں گے۔ اس نے اس کا نام لینے سے گریز کیا۔

وہ اس سے شرمندہ تھی۔ اور ابصار عالم کے اس رویے پہ

مزید شرمندہ ہو رہی تھی۔ وہ اس کی بد تمیزی کو کیسے

اگور کر رہا تھا۔ وہ کیسا انسان تھا انسان بھی تھا یا کوئی

فرشتہ سا ہے۔

اب لیٹ جاؤ کیا سوچ رہی ہو بیٹھ کر وہ دوبارہ لیٹ گئی۔

اسے پسینہ آرہا تھا شاید اس کا بخار ٹوٹ رہا تھا۔

ابصار بھی دوسری سائیڈ پہ لیٹ گیا اور غازیہ کے سونے کا

انتظار کرنے لگا۔ کوشش کے باوجود بھی ابصار عالم کو نیند

نہیں آرہی تھی۔ وہ دس پندرہ منٹ تک کے لیے سو گیا

اور تسلی کرتے ہوئے کہ غازیہ سو گئی ہے۔ وہ اٹھا شور مچا

شیو بنائی۔

اور تیار ہو کر کڈڑاؤس چلا گیا۔ وہ سب بچوں کے درمیان

گھرا ہوا ایک ایک بچے کی بات غور سے سن رہا تھا۔

بچے بھی انہیں بہت خوب لاڈ کر رہے تھے۔

کوئی ان کا سر دبا رہا تھا۔ تو کوئی ان کی گود میں چڑھ کر

بیٹھا تھا۔ ابصار عالم کی دنیا اسی پہ شروع اسی پہ ختم تھی
ٹیچرز بھی اس کے سامنے آن بیٹھی تھیں۔

وہ سب میں دوستوں کی طرح بیٹھا کرتا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا

بچہ اسے ہر اپنی بات بتاتا تھا۔
www.urdu novels mania.com

شعیر کرتا تھا اور وہ گھنٹوں ان کے ساتھ اسی طرح بتاتا

تھا۔

آج بھی وہ جب سے آیا تھا اسے سکون نہیں ملا تھا جب تک

اس نے اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھ نہیں لیا تھا۔

اور ان سب کو خوش دیکھ کر ڈھیروں اطمینان اتر آیا اس

ابصار کے رگے وپے میں۔

وہ سب کو الوداع کہتا واپسی اپنے روم میں آ گیا۔



غازیہ بھی اٹھ گئی تھی اسے بھی دن میں سونے کی عادت

نہیں تھی۔ تم اتنی جلدی اٹھ گئی۔ ابصار اس کے حلیے کو

دیکھتا ہوا تھوڑا شرمندہ ہوا۔ یہ لڑکی میری وجہ سے

کتنی بڑی مصیبت سے نکلی ہے۔

ابصار عالم کے ہاتھ میں رُے تھی۔ وہ میس سے ہی ناشتہ

بنوا کر لایا تھا۔ لو ناشتہ کر لو مجھے تو ابھی بھوک نہیں ہے

وہ بہت آہستہ آوازیں بولی۔ چلو پھر میں بھی نہیں کھاتا

چلو پھر ہم دونوں چلتے ہیں تمہارے پاپا کے پاس۔

ابصار عالم نے بھی اسے فورس کرنا مناسب نہیں سمجھا

وہ کچھ سوچتا ہوا اس کے تھوڑا پاس آیا۔ میں نے سوچا

نہیں تھا غازیہ تم اس طرح میری دِلن بنو گی۔

ابصار نے اس کی کلائی پکڑی اور اپنے سینے تک لے گیا۔

پھر کھولے سے انداز میں بولا۔ بنا عروسی ملبوسات سے

بنا کسی چوڑی کے کنگن کے منہ دکھائی میں تمہیں پوری رات

روڈ کہ سیر کرواؤں گا۔ وہ اسے پکڑ کر بیڈ تک لایا۔

غازیہ زرافا صلے پہ جا بیٹھی۔ ابصار اس کی جیا سمجھ کر

مسکرا دیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

میرے ساتھ چلو میں تمہیں باہر لے چلتا ہوں۔

جی اچھا وہ بہت فرمانبرداری سے اس کی ہر بات مان رہی

تھی۔ ابصار کو بھی حیرت ہوئی مگر وہ اپنی کیز اٹھاتا۔

باہر نکل گیا۔ غازیہ بھی اپنی چادر لیتی اس کے پیچھے ہی
نکل گئی۔

ابصار مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ میں تمہیں ہی سننا چاہتا ہوں

جان ابصار عالم وہ زرارہ مینٹک ہوا ایسے تو میں بات نہیں

کر سکوں گی۔ اچھا اگر اتنی ہی سیریس ہے تو پھر بولو

وہ سنجیدہ ہوا۔ گاڑی ان کی مین روڈ پہ آ چکی تھی۔

وہ ایک مارکیٹ کے سامنے رکے۔ غازیہ نے ابصار سے کہا

ہم تو پاپا کے پاس جا رہے تھے۔ آپ مجھے یہاں کیوں لے آئے۔

بخار تو نہیں ہے ناں اب تمہیں ابصار نے اس کے ماتھے کو

چھوا۔ میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے لے چلتا ہوں پہلے تم

میرے ساتھ تو چلو میں نہیں چاہتا تمہارے پاؤں تمہیں

ایسی حالت میں دیکھیں۔ چلو تھوڑا خود کو فریش کرو۔

تمہیں خوش دیکھ کر جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔

پہلے میری بات سنیں آپ ہاں سناؤ میں سن رہا ہوں۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم آپ نے جس مجبوری کے تحت مجھ سے شادی کی ہے

اسے اپنے سر سے اتار دیں۔ میں کسی پہ بوجھ نہیں بننا چاہتی

غازیہ کیا تم ابھی کے لیے چپ ہو سکتی ہو۔ مجھے بہت جلدی ہے

تم چلو میرے ساتھ ابصار نے گاڑی اپنی سائیڈ سے لاک کی

اور دوسری سائیڈ سے آکر دروازہ کھولا اس کی گود میں۔

رکھی ہوئی کلائی کو پکڑا۔ غازیہ نے اسے گھور کر دیکھا

مگر وہ پلیر کہتا اسے دیکھنے لگا۔

وہ بھی نیچے تر آئی۔ کال آرہی تھی تم تیاری کرو میں ابھی

آتا ہوں اللہ مالک ہے۔ وہ کہہ کر کال بند کرتا آگے بڑھ گیا۔

اس نے غازیہ کی رائے لیے بنا ہی ایک خوبصورت فراک

اس کی طرف بڑھایا اور اسے چیخ روم میں چیخ کرنے کا

کہہ کر اس کے جانے کا ویٹ کرنے لگا۔

مگر اس نے کپڑے کا مینگر نہیں پکڑا تھا۔ کہا ناں مجھے

آپ کا احسان نہیں چاہیے۔ حد ہے غازیہ تمہارے پاپا تمہیں

بلارہیں ہیں۔ ہمیں وہاں جلدی پہنچنا ہے۔ کیا واقعی ہی

مجھے پاپا بلارہے ہیں اب کیا ایک دن میں تمہیں ان کی

محبت پہ بھی شک ہو گیا ہے۔ مشکوک لڑکی اچھا بھی کبھی

سوچ لیا کرو ابصار عالم نے اس کے سر پہ ہلکی سی بہت

لگائی۔ وہ اس کی بات کو نہ سمجھتے ہوئے کپڑے لے کر

چینگ روم میں چلی گئی۔

ابصارِ عالم نے پھرتی سے بہت سارے ڈیزائنز سوٹ لے لیے

چپلیں کچھ زنجو لری کچھ میک اپ کٹس

مجھے ان چیزوں کا اندازہ نہیں ہے۔ اس نے ایک ہیلپر لڑکی

سے کہا اور وہ اسے دیکھتی گئی اور وہ بیگز سائیڈ پہ

کر تا گیا۔ اسے جو بھی خوب صورت لگ رہا تھا۔ وہ اسے لے

رہا تھا۔ اور آج تو ابصار کو سب کچھ ہی بہت خوب صورت
لگ رہا تھا۔ غازیہ کو بھی زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔

وہ اپنی چادر گرد پیٹے ابصار کے سامنے آئی۔

ماشاء اللہ بہت خوب۔ وہ کہہ کر اس کے پاس آیا۔ یہاں

تمہیں چادر کے بغیر نہیں دیکھ سکتا مگر بتا پھر بھی

سکتا ہوں تم بیتِ خوبصورت لگ رہی ہو۔ مجھے کلرز

سمجھ نہیں آتے مگر آج لگتا ہے وائٹ کلر پہ یہ کمر بچتا

بہت ہے۔ ابھی آپ کو دیر نہیں ہو رہی۔ غازیہ نے اسے بہکتے

دیکھا تو فوراً اسی کی بات یاد کروائی۔

اوہ ہاں چلیں لے لیا سب وہ اس کے پیچھے ہو لیا۔

www.urdu novels mania.com

دونوں کسی باعث کے بغیر ہی گاڑی میں جا بیٹھے

اور ابصار نے بھی مزید اسے تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا

اس وقت وہ بس جسٹس ظہیر الحسن کے بارے میں سوچ

رہا تھا۔

وہ لوگ ایک بڑے سے کوارٹر میں پہنچے تھے۔

ابصار عالم نے غازیہ ظہیر کو اس کی ماں کے پاس چھوڑا

اور خود۔ باہر نکل گیا۔



ایس پی داور کیا ہوا ہے سب خیر تو ہے ناں ابصار بیٹا

ظہیر کے دونوں گردے متاثر ہوئے ہیں۔ ایک تو گولی لگنے سے

ضائع ہوا ہے دوسرا گردے میں خون جم گیا ہے۔ اس لیے فوری

کردہ ٹرانسپلانٹ کرنا ضروری ہے۔ اور اتنی جلدی کردہ ملنا

ناممکن ہے۔ تمہیں اسی لیے بلایا ہے کہ کیا تم کچھ کر

سکتے۔ ہو اس کا انتظام۔

اللہ پاک خیر کرے ابصار عالم نے

ایس پی کی ساری گفتگو سنی اور

انہیں ساتھ لے کر ڈاکٹر کے پاس چلے گئے۔

میں اپنا کردہ دینے کو تیار ہوں آپ فوراً تیاری کریں۔

ابصار تم کیا واقعی ہی ایسا چاہتے ہو۔ ایس پی داور نے

پوچھا۔ میں سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے نہیں دے سکتا

اور دوسری بات یہ ہے کہ میں اب جوان بھی نہیں ہوں۔

آپ پریشان نہ ہوں میں کسی کی زندگی بچا سکتا ہوں تو

سودا برا نہیں ہے۔ وہ ایماندار شخص ہیں مجھے بہت۔

خوشی ہوگی ان کے کام آکر آپ فوراً آپریشن کی تیاری

کیجئے اوکے شیور۔ ڈاکٹر نے فوراً تیاری کر لی تھی۔

ابصار عالم تھوڑی دیر کے لیے غازیہ کے پاس گیا۔

وہ اپنی ماں کے ساتھ بہت افسردہ سی بیٹھی تھی۔ شاید

اپنے باپ کی حالت دوبارہ دیکھ لی تھی اس نے۔ وہ غازیہ

کو مخاطب کیے بغیر ہی آپریشن تھیٹر واپس چلا گیا۔

آپریشن کامیاب ہو گیا تھا۔ مگر دونوں ابھی ہوش میں نہیں

آئے تھے

ابصار عالم نے اپنا گردہ دے کر ظہیر الحسن کو اپنا گرویدہ

بنالیا تھا۔

ظہیر الحسن کو ہوش ابھی نہیں آیا تھا کیونکہ ان کا

میجر آپریٹ تھا۔ مگر ابصار عالم کو چند گھنٹوں بعد ہوش

آ گیا تھا وہ غنودگی میں جانے سے پہلے بھی غازیہ کو سوچ

رہا تھا۔ اور ہوش کی دنیا میں واپس آنے کے بعد بھی اسے

بس وہی نظر آرہی تھی۔ شان کی کال آرہی تھی ابصار
عالم کے پاس۔

بھائی آپ کہاں ہیں آپ صبح سے نظر نہیں آئے سب ٹھیک

ہے ناں۔ شان نان اسٹاپ بول رہا تھا وہ سب کے سب۔ کئی

بار کال کر چکے تھے مگر ابصار عالم نے ایک مسج چھوڑ

دیا تھا۔
www.urdu novels mania.com

میں تمھاری بھابھی کے ساتھ ان کے پاپا کے پاس ہوں۔

کوئی ٹینشن نہ لے میں فری ہو کر خود رابطہ کر لوں گا۔

مگر کسی کو پھر بھی چین نہیں آیا تھا۔ وہ سب ابصار عالم

کی بہت کنیر کرتے تھے۔ وہ اکیلا جب بھی کہیں جاتا۔ شان

زیشان اور خرم اور ٹائیگر بھی یوں ہی اس کے لیے پریشان

ہو جاتے تھے۔ ہاں ہاں سب ٹھیک ہے میں یہاں ہی ہوں۔

تم سب خیال رکھنا اپنا اور خرم تمہیں ایڈریس سینڈ کرتا

ہوں۔ تم وہاں آ جاؤ جی اچھا باؤ میں آتا ہوں۔

کال ڈسکنٹ کر کے ابصار تھوڑا سا اوپر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

نرس اس کے پاس آئی تھی۔

آپ ابھی بیٹھ نہیں سکتے سر۔ چلیں میں احتیاط کروں گا

بہت بے چین ہو رہا ہوں لیٹا لیٹا سر داؤر کو آپ بھیج دیں میرے پاس۔
ابصار عالم نرس سے کہہ کر خود مو بائل پہ غازیہ کے

پرانے مسیح اور شاعری پڑھنے لگا۔ اس کے ہونٹوں پہ مسکان تھی۔
بہت سی ایسی بھی چیزیں اس نے لکھی تھیں جس میں

اسے صاف صاف دھمکیاں لگانی گئیں تھیں۔

خاص کرتب جب وہ اسے جھوٹ بول کر رابطہ ختم کر چکا تھا۔

www.urdu novels mania.com

ماما پاپا کو تو آپریشن تھیٹر لے گئے تھے وہ اب واپس روم

میں بھی شفٹ ہو چکے ہیں مگر ابصار عالم تب سے ہی

غائب ہے۔ غازیہ کو کچھ عجیب سا فیل ہوا۔

ماما وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہوگا۔ ہاں بیٹا میں بھی بھی

یہی سوچ رہی تھی وہ کافی گھنٹوں سے نظر نہیں آیا۔

تم سے کچھ نہیں کہہ کر گیا تھا کیا وہ۔ نہیں ماما مجھے

تو۔ بس کہہ رہے تھے جلدی ہے اور یہاں آپ سے مل کر پھر

واپس ہی نہیں آئے۔ چلو گیا ہوگا کسی کام سے آجائے گا۔

www.urdu novels mania.com

بہت اچھا انسان ہے غازیہ ابصار عالم آج کل کے دور میں

کہاں ملتے ہیں ایسے لوگ۔ اس کی قدر کرنا اور اس

کی عزت بھی۔ جی ماما وہ اب کیا کہتی ماں سے کہ وہ کیا

سوچے بیٹھی تھی۔

صبح سے شام ہوگئی تھی غازیہ اپنے پاپا کے روم میں آگئی تھی۔
اور آتے ہی اپنے باپ کو اتنا بے بس دیکھ کر رونا شروع کر

دیا۔ ادھر آؤ میرے پاس وہ نسیم بیگم کے پہلو سے نکل کر

ظہیر احسن کے پہلو میں جا بیٹھی۔ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔

میں بہادر بیٹا اتنا کمزور تو نہیں ہے۔ میری گڑیا رخصت

ہو کر اور بھی پیاری ہوگئی ہے۔ انہوں نے اس کے لباس

کی تعریف کی تھی۔ پاپا وہ کہہ کر ان کے سینے سے جا لگی۔

آپ بہت ویک ہو گئے ہیں پاپا میں تو بہت ڈر گئی تھی۔

موت سے ڈرنا نہیں چاہیے یہ تو برحق ہے بیٹا۔ اور جس کی

جیسے لکھی ہے ویسے ہی آئی ہے۔

تمہارے ساتھ ابصار نہیں آیا کیا۔ وہ خاموش ہو کر ماں کو

دیکھنے لگی۔ آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر سب کچھ

دیکھ لینا۔

اور اس سے خود ہی آپ پوچھ لینا پاپا جانی نسیم بیگم
www.urdu novels mania.com

کی بات کو ٹوک کر اس نے بھی ماحول کو خوشگوار

کرنے کی کوشش کی۔ وہ بہت دیر تک چمکتی رہی اپنے پاپا

کے ساتھ اور ابصار عالم جو تھوڑی دیر کے لیے ہی اس کے

زہن میں آیا تھا کہ وہ کہاں ہوگا اور کیوں چلا گیا۔ اس

کے دماغ سے محو ہو گیا۔ وہ بس اپنے ماما پاپا کے ساتھ

خوش تھی۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر سب کچھ بھول گئی

تھی۔



مگر ایک بات اسے بہت ناگوار گزری تھی کہ ابصار عالم

اس کے پاپا کے لیے نہیں رک سکا اور اسے میری بھی پرواہ

نہیں کی۔

ویسے بھی ابصار عالم کے لیے ایسے ہی تھی۔ اسے بغیر

سوچے سمجھے جج کرنے لگتی تھی۔

اور سزا سننا دیتی تھی۔ ہر بار اسے ابصار عالم نے بچایا تھا۔

وہ اغواء ہوئی تھی ابصار عالم خود اسے گھر چھوڑ گیا تھا۔

حالانکہ پاشا کے آدمیوں نے گھیر لیا تھا اور پھر پاشا غازیہ

کو لے کر جنگل کی جانب بڑھا تھا مگر اپنی پرواہ کیے بنا

وہ اس کے پیچھے بھاگا مگر غازیہ ظمیر اسے کاٹ رہی تھی

کے مار رہی تھی۔ اور یکدم اس کے جنگل سے نکل کر اس

نے ایک بہتی ہوئی ندی میں چھلانگ لگا دی تھی۔

ابصار عالم اس لڑکی کے حوصلے کو داد دیے بنا نہ رہ سکا تھا

ابصار نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر اس کے پیچھے اس

ندی میں کودا تھا۔ رات اندھیری تھی مگر غازیہ کی چیخ

نے اسے سمت بتادی تھی۔ اور اسے دیر بھی نہیں ہوئی تھی۔

وہ اسے باہر نکال لایا۔ مگر تب تک وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

پاشایوں تو کچھ بھی نہ کر سکا مگر اس نے ظہیر الحسن

کو کال کر دی تھی۔ پولیس نے اسے گھیر لیا تھا شان

پولیس کو دیکھ کر سائیڈ پہ ہو گیا تھا۔ خرم جیل میں تھا

۔ تب ابصار عالم نے غازیہ ظہیر کے باپ کو کال کی اور اسے

کہا کہ آپ کی بیٹی کو میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

آپ اپنی پولیس واپس بلا لیں اور میں آپ کی بیٹی کو

آپ کے گھر چھوڑ آؤں گا۔ اس طرح کسی کو بھی پتہ نہیں

چلے گا کہ وہ ایک رات کئی غنڈوں کے ساتھ گزار کر آئی ہے

وہ پاک دامن ہے یہ صرف آپ ہی کہہ سکتے ہیں دنیا نہیں۔

میری ساکھ کو نقصان پہنچے گا۔

لوگ میرے پہ بھروسہ نہیں کریں گے۔ مگر آپ کی بیٹی پہ

بھی کوئی بھروسہ نہیں کرے گا۔

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے میں چاہوں تو آپ کی

بیٹی کو ہتھیار بنا سکتا ہوں مگر میں ایسا نہیں کروں گا

ابصار عالم بولتے بولتے خاموش ہوا۔ اور ایک بات آپ کی

بیٹی کو پاشا سے میں نے آزاد کروایا ہے۔

اس کی حالت ابھی خراب ہے وہ ندی میں کود گئی تھی۔

بتاؤ اب کیا کرنا ہے۔

ظہیر الحسن کو ابصار عالم کہ باتیں ٹھیک لگی تھیں۔

اس لیے اس نے پولیس کو واپس جانے کا کہا اور ابصار عالم

کو گاڑی بھجوائی جس میں وہ غازیہ جو گھر چھوڑ آیا تھا۔

اور خودشان کے ساتھ اپنے مشکلی گھوڑے پہ واپس چلا گیا تھا

اس کا یہ احسان بھی تھا ابصار پہ ورنہ وہ پولیس مقابلے

میں مر بھی سکتا تھا اور ندی میں بھی اس کی جان جا

سکتی تھی۔ کیونکہ اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔

وہ وہاں سے بھاگ بھی سکتا تھا غازیہ کو ہتھیار بنا کر

مگر وہ چھپکلی سی ڈری سہمی اس کے چوڑے سینگ کے ساتھ

لگی وہ بے ضرر سی لڑکی اس کے سولے ہوئے جذبات جگا گئی تھی۔

اگر وہ کچھ دیریوں ہی اسے اپنے ساتھ لگے رہنے دیتا تو

وہ بہک سکتا تھا۔

اور وہ اپنا ایمان کمزور نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس لیے بھی وہ اسے چھوڑنے جا رہا تھا۔ اور ا۔ تو وہ

اسے کسی حالت میں بھی اسے دکھ نہیں دے سکتا تھا۔

اس نے سوچا تھا اس کے دل میں اپنے لیے محبت اور عزت

پیدا کروں گا۔

www.urdu novels mania.com

نہ کہ زبردستی اسے اپنی طرف مائل کروں گا۔ ورنہ وہ بہت

کچھ کر سکتا تھا۔

مگر جو جو بھی ہوتا گیا باقی سب ایک اتفاق تھا۔

اور وہ میرے اور بھی قریب ہوتی گئی۔

اسی لیے اس نے جسٹس کو سب کچھ بتا دیا تھا۔

جب جمالی اور فخری اس سے ملنے گئے۔ اسے لگا کہ وہ بھی

اس میں انوالو (involved) ہے شامل ہے مگر ان کے جانے

کے بعد ابصار عالم نے پہلے غازیہ سے تعلق ختم کرنے کا

سوچا اور پھر جسٹس سے ملاقات کا ٹائم لیا اور اس کے پاس

کورٹ چلا گیا۔ جسٹس ظہیر نے اسے زیادہ انتظار نہیں

کروایا۔ اور جلد ہی ان سے ملنے آ گئے۔



ابصار عالم نے اٹھ کر ان سے مصافحہ کیا خرم بھی ان کے

ساتھ ہی تھا۔

جسٹس ظہیر الحسن صاحب ابصار عالم کی عادت تھی وہ

ان کا پورا نام لیتا تھا۔

آپ کو پتہ ہے کہ جمالی اور فخری آپ کے پاس کیوں آئے تھے

ہاں وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ تم ان کی کچھ اراضی پہ

www.urdu novels mania.com

قبضہ کرنا چاہتے ہو۔ اور تم نے انہیں دھمکی دی ہے۔

فل حال تم بتاؤ کیوں ملنے آئے ہو۔ جبکہ جو حرکت تم نے

کی اس کے بعد میں تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

جسٹس نے اپنی پیٹی کے اغواء کی حرکت جتلاتے ہوئے

اسے شرمندہ کیا۔ اس کا شرم سے سر جھک بھی گیا۔

کیوں کہ وہ واقعی ہی اس حرکت پہ شرمندہ تھا۔

ایم سوری جسٹس ظہیر الحسن مگر جس شخص کو آپ

نے جیل میں رکھا ہوا تھا وہ بے گناہ تھا۔

اور وہ سارے ثبوت۔ جسٹس نے جواب دیا۔

ابصار عالم نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی۔ وہ جعلی تھے۔ اور آپ

بات سننے کو تیار نہیں تھے۔

خیر وہ قصہ چھوڑو تم مجھے اپنے آنے کا مقصد بتاؤ۔

میں نے جمالی اینڈ گروپ کو کوئی دھمکی نہیں لگائی۔

ان سے زمین خریدنے کی بات کی ہے اور وہ ایک شرط رکھنا

چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں ان کی شرط کو جسٹس نے کہا۔

بری تو نہیں ہے تمہیں مان لینا چاہیے۔ وہ عرصے سے

دوست ہیں میرے۔ البصار نے بات کاٹ دی۔

کیا کیا کہا البصار عالم نے بھنویں چڑھائی ٹانگ کو ٹانگ سے

نیچے اتارا اپنے قمیض کے دامن کو ایک جھٹکا دے کر

سیدھا کیا اور خرم کو دیکھا۔ جسے اسے کہہ رہا ہو۔

دیکھا میں نے کہا تھا ناں کہ یہ بھی ملوث ہے۔

آپ کا کہنا ہے کہ میں ان کی شرط مان لوں وہ بچے ان کو

بھیک مانگنے کے لیے دے دوں۔

اور لڑکیاں دھندے کے لیے دے دوں واہ جسٹس ظہیر الحسن۔

شٹ اپ کیا بکو اس کر رہے ہو۔ جسٹس نے ابصار کو جھاڑا۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم خاموش ہو کر جسٹس کے بلا وجہ غصے کو

کو دیکھنے لگا۔

اس کے ہاتھوں کی اور کنپٹیوں کی رگیں ابھر چکی تھیں۔

وہ ضبط کا عادی تھا۔ کول مین شخص ہر بات آرام سے

- ہی کر جاتا تھا اور سہہ جاتا تھا - چیخنا - چلانا دھاڑنا

ابصار عالم کی عادت نہ تھی - اسی لیے لوگ اس سے ڈرتے

بھی تھے - کیونکہ اس کی اس ٹھنڈی طبیعت میں ایک -

طوفان چھپا ہوا کرتا تھا جو وہ کر جاتا تھا - اور وہ سوچتے

رہ جاتے تھے -

وہ اسے جوش دلاتے جو دشمن تھے - تاکہ وہ غصہ کرے

ہم پہ پیچھے ہم پہ چلائے اور ہم اسی کو ہتھیار بنائیں

اور اسے جیل بھجوا کر چکی پسوائیں -

کیوں کہ وہ ایسا کر کے دیکھ چکے تھے۔ ابصار عالم کا کسی

کے ساتھ کنٹریکٹ ختم ہوا تو ان کے ساتھ مزید کام نہیں

کرنا چاہتا تھا مگر انہوں نے اس سے اس بے عزتی کا بدلا

لینے کی ٹھانی اور اپنے ایک ورکر پیسے دے کر زخمی کر دیا

اور پولیس کو اطلاع دے دی۔ پولیس نے اس سے بیان لیا۔

اس نے ابصار عالم کا نام لے لیا۔
www.urdu novels mania.com

جب یہ بات کچھ اور افسران کے پاس پہنچی جن میں

ایس ایس پی داوڑ بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ

ابصارِ عالم کبھی مار پیٹ نہیں کرتا اور غریبوں پہ تو بالکل

بھی نہیں کرتا وہ اپنے سے کمزوروں پہ اونچی آواز میں بات

تک نہیں کرتا اس میں ضرور دشمن کی چال ہے۔

اور اس طرح وہ خود ہی اس کیس سے بری ہو گیا۔ کیونکہ

ورکر کو سچ بولنے پہ اکسایا پولیس نے تو اس نے بھی سچ

سچ بول دیا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

نیکي ہمیشہ ابصار کے کام آتی تھی۔

میں نے کب کہا کہ تم یہ سب کرو۔ ایک منٹ جسٹس

ابصار نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا جیسے کچھ سمجھ گیا ہو وہ۔

اور اس نے جسٹس کی بات ٹوک دی۔ اپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔

یہی شرط رکھی تھی انہوں نے جب خرم کو اندر کروایا

مجھے یہی کہا کہ میں ان کے ساتھ یہ دھندہ کروں۔ ابصار

نے جسٹس کو کھلم کھلا کہا۔ تاکہ انہیں بھی کچھ شرم آئے۔

تم میرے سامنے خود کو سچا کیوں ثابت کرنا چاہے ہو۔

جسٹس نے ابصار عالم کی وضاحت کو غلط رنگ دیا۔
www.urdu novels mania.com

قانون اندھا ہے جسٹس صاحب مگر آپ تو اندھے نہیں ہیں۔

شٹ اپ ابصار تم اپنی لمٹس کر اس کر رہے ہو۔

ٹھیک ہے میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ آپ ہی بتائیں کیا سچ ہے۔

ابصار عالم نے خاموش ہوتے ہوئے جسٹس کو ریلیکس کیا۔

تمہارے پاس کیا ثبوت ہے ان باتوں کا آپ کو مجھ سے ثبوت

چاہیے تو آپ کو انتظار کرنا ہو گا کل کا ٹھیک ہے۔ جسٹس

نے اوکے کہا۔

ابصار عالم نے اجازت چاہیے۔ اور اٹھتے ہوئے ایک بات کرتا

باہر نکل گیا۔ میں آپ کو کال کروں گا۔ انتظار کیجئے گا۔

اوکے مجھے انتظار رہے گا۔

جسٹس نے بیٹھے بیٹھے ہی۔ جواب دیا

اور اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے موبائل پہ بڑی ہو گیا۔



اب اسے کیا ثبوت دیں گے ہم ہمارے پاس تو کوئی ثبوت

نہیں ہے۔ خرم چور جب چوری کرتا ہے تو اپنے نشان ضرور

سوچتا ہے آج تک تمہارا بھائی کسی کام کو نہیں کر پایا تو

بول وہ رہلکس ہوا اب دیکھ میں کیا کرتا ہوں۔

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم نے سیل اٹھایا جو اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی

موبائل سائیڈ پہ رکھا تھا۔

ایس ایس پی داور اسپیکنگ -

میں ابصار عالم بات کر رہا ہوں داور صاحب -

زہے نصیب ابصار عالم آج ہماری یاد کیسے آگئی -

آپ سے ایک کام ہے کل کے لیے ہمیں سکیورٹی فورسز چاہیے -

جو خالص ہونی چاہیے - ابصار نے کچھ جتاتے ہوئے کہا -

آپ بے فکر ہو بیٹا میں سب دیکھ لوں گا - کوئی پراہلم ہے -

کیا جی کچھ ایسا ہی ہے - آپ کو مزید میں کال کرے آگاہ

کردوں گا -

ٹھیک ہو گیاناں ابصار نے خرم سے کہا -

اب جو بھی کرے گا اپنا ٹائیگر کرے گا۔

وہ گھر پہنچے اور ابصار عالم نے سب سے پہلے ٹائیگر سے

ملاقات کی۔



ٹائیگر تمھاری ضرورت پڑ گئی ہے مجھے۔

یہ ایڈریس ہیں جمالی اور فخری ٹیم کے ان کے پیچھے رہنا ہے

www.urdu novels mania.com

تمھیں وہ کس سے ملتے ہیں

کیا پلاننگ کر رہے ہیں کون کون سے لنکس ہیں ان کے یہ

سب دیکھنا ہے۔ سے تمہیں اوکے باس آپ فکر نہ کریں۔

اپنی پرسنل گاڑی لے جانا تاکہ کسی کو شک نہ ہو کہ تم

ہمارے آدمی ہو یہ وسیر لیس ہے تم جہاں بھی جاؤ گے

میں تمہیں۔ دیکھتا رہوں گا۔ اور اس طرح اس میں سب

ریکارڈ بھی ہو جائے گا۔

اس سے ہمیں ان کے مشن کا پتہ چل جائے گا۔

اور وہ اسے سب سمجھا کر اپنے روم میں واپس آ گیا۔

ابصار عالم ٹائیگر کو ساری صورتحال سمجھا کر اپنے روم

میں آیا۔ اور پھر اپنا کمپیوٹر آن کر کے ٹائیگر کا سارا کام

دیکھنے لگا۔

وہ لوگ کسی پرانے سے علاقے میں ایک شخص سے ملنے آئے

ہیں۔ اب اندر سے کیسے پتہ چلے گا باس یہ سوچ رہا ہوں۔

تم دیر نہیں کروں یہ اگر علاقہ پرانا ہے تو یہاں کوئی فیملی

نہیں ہوگی یہ ان لوگوں کا خفیہ جگہ ہوگی تم اس کے گرد

گھوم کر جائزہ لو اور جہاں سے جگہ ملے اندر گھس جاؤ۔

اوکے باس ٹائیگر اس کی باتوں پہ عمل کرتا وہ ایک فقیر سا

بھیس بدلے ایک قوالی گننٹا تا ایک گلی سے دوسری میں

چکر کا ٹٹا وہ اس گھر کی بیک سائیڈ سے آیا۔

ایک چھوٹا سا دروازہ جو بہت ہی بوسیدہ نظر آ رہا تھا۔

ٹائیگر نے گلی میں ادھر ادھر دیکھا رات کا ٹائم تھا۔ گلیاں

سنان پڑی تھیں۔

اس نے تھوڑا سا لاک کو ہلا کر دیکھا مگر لاک زنگ آلود

تھا اس کا مطلب ہے کہ عرصہ ہوا اسے کسی نے ہاتھ بھی

نہیں لگایا۔ ٹائیگر نے ہاتھ میں ایک آری نسا آزار پکڑا

اور لاک کو کاٹ دیا۔

وہ اندر چلا گیا اندر گھپ اندھیرا تھا۔ ٹائیگر کو سمت

سمجھ نہیں آرہی تھی وہ منزل کے قریب پہنچ کر کوئی گڑ

بڑ نہیں کرنا چاہتا تھا اندھیرے کی وجہ سے ابصار کو بھی

وہ نظر نہیں۔ آ رہا تھا ماوتھ پیس سے آواز ابھری۔

ابصار عالم الرٹ ہوا ایوری تھنگ از اوکے
(everything is ok)

سب ٹھیک ہے باس بہت اندھیرا ہے اس نے سرگوشی کی

ٹارچ آن کروں کیا۔ نہی تم روشنی ڈھونڈو اگر وہ ادھر ہی

www.urdu novels mania.com

ہیں تو روشنی کہیں ضرور ہوگی۔

ابصار عالم کی۔ ات ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اسے

سامنے سے ایک ریمبو کے جتنی موٹی روشنی کی لکیر نظر

آئی۔

باس راستہ مل گیا۔ اوکے ابصار نے جواب دیا۔

وہ جیسے ہی تھوڑا آگے بڑھا اس دیوار کے اس پار ایک

گلاس ونڈو تھی اور سامنے دروازہ کھلا تھا۔

آوازیں سنائی دیں رہی تھیں۔

www.urdu novels mania.com

ونڈو پہ کوئی کرٹن موجود نہیں تھا۔ اس لیے ٹائیگر تھوڑا

دروازے والی سائیڈ پہ آیا۔ اور وہاں سے سب نہ صرف وہ

سن چکا تھا بلکہ بہت کچھ دے بھی چکا تھا۔ اور اس رات

کو یہی وہ ثبوت دکھانے آرہے تھے۔ ایس ایس پی داور کے

ساتھ ان کا اس جگہ پہ چھاپہ مارنے کا پروگرام۔

جو بعد میں ان کے چنگل میں میں وہ خود ہی آ گئے تھے۔



باؤ کیا ہوا ہے یہ سب آپ یہاں ہاسپٹل میں اس طرح۔

میں ٹھیک ہوں خرم تھوڑی سی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔

www.urdu novels mania.com

وہ موبائل سائیڈ پہ رکھتا ہوا۔ خرم سے کہنے لگا۔ اس بات

کا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ میں ہاسپٹل بنیں ہوں۔

اپنی بھابھی کو گھر لے جانا اگر وہ جانا چاہے تو اور باؤ

اسے میں آپ کا کیا بتاؤں گا کہ آپ کہاں ہیں۔ کہہ دینا

اپنے گاؤں گیا ہے۔ باقی میں سب سنبھال لوں گا۔

اور اسے کال کر لوں گا۔

کیا آپ دونوں ینگرز کو میں بھی جوائن کر سکتا ہوں۔

کیوں نہیں داور صاحب آپ سب کی دعاؤں سے تو آج

میں زندہ ہوں۔ ابصار عالم نے داور کی جانب مسکرا کر دیکھا۔

اللہ تمہیں اور ترقی دے داور نے ابصار کا کندھا سہلایا۔

اور اس کے ساتھ رکھی چنیر پہ بیٹھ گیا۔

وہ گپ شپ کر رہے تھے۔

ابصار خرم بھی آج یہاں ہے یہ جگہ تو مناسب نہیں ہے۔

مگر میری ہماں ڈیوٹی ہے اور تم یہاں موجود ہو۔

خرم کو دیکھ کر ہی مجھے کچھ آئیڈیا آیا ہے۔

تمہید کیوں باندھ رہے ہیں داؤر صاحب بولیں ناں آپ کیا۔

کہنا چاہتے ہیں۔

www.urdu novels mania.com

میں اپنی بیٹی دینا چاہتا ہوں خرم کو۔

خرم نے پہلو بدلا اس کی آنکھوں کے سامنے وہ پاگل لڑکی

آئی تھی۔ کیوں نہیں داور صاحب آپ سے ریلیشن شپ۔

ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے۔

خرم سے میں بات کر لوں گا آپ بے فکر رہیں ہ۔ انشاء اللہ

کچھ اچھا ہی سوچیں گے۔

اوکے پھر میں زرار اوڈنگالوں تم ریسٹ کرو۔

وہ خرم اور ابصار عالم کو الوداع کہتے باہر نکل گئے۔

www.urdu novels mania.com



کیا ہوا تمھاری رنگت کیوں اڑگئی باس میں ایسے کیسے ایک

انجان سے شادی کر لوں۔ کوئی بھی انجان نہیں ہوتا خرم۔

میں اور تم کیا رشتے دار تھے۔

اب دیکھو جیسے ہم واقعی ایک دوسرے کا حصہ ہیں۔

جڑنے سے پہلے سب ہی اجنبی ہی تو ہوتے ہیں۔ میں سوچ

بھی نہیں سکتا تھا۔ غازیہ جیسی لڑکی میری لائف پارٹنر

بنے گی۔ کیا میں اسے جانتا تھا نہیں ناں لیکن مزاج میں

بہت فرق ہے بھائی وہ آپ جتنی سمجھا رہی تھیں۔ خرم نے

ڈرتے ڈرتے کہا۔

خرم ابصار عالم سامنے دیوار کو دیکھنے لگا۔

وہ بہت سمجھدار ہے اسے پتہ ہے کہاں اسے خود کو بچانا ہے۔

وہ بہادر بھی ہے۔ سمجھدار بھی ہے۔ اور مجھے پسند بھی ہے۔

اس کے علاوہ وہ ایک بہت حساس لڑکی ہے۔

خود کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ مگر دوسروں کو نہیں۔

اور یہ ہی کافی ہے۔ اس نے پھر چہرہ موڑ کر خرم کو دیکھا۔

ہم جا کر دیکھ لیں گے داور کی بیٹی کو اچھا بھائی اگر وہ

www.urdu novels mania.com

مجھے پسند نہ آئی تو پھر ایس پی کی دل آزاری نہیں ہو

گی کیا۔ داور سمجھدار اور تجربہ کار آدمی ہے۔ انہوں نے اگر

یہ بات کی ہے تو اس میں ضرور کوئی بات ہوگی۔ لوگوں

کو پرکھنا سیکھو تم بھی خرم اب۔ جاو زیادہ نہیں سوچو

ہم دونوں کی غیر موجودگی باقیات کو پریشان کر دے گی۔

اب کیا کروں بھابھی کو لے جاؤں اس سے پوچھ لو۔

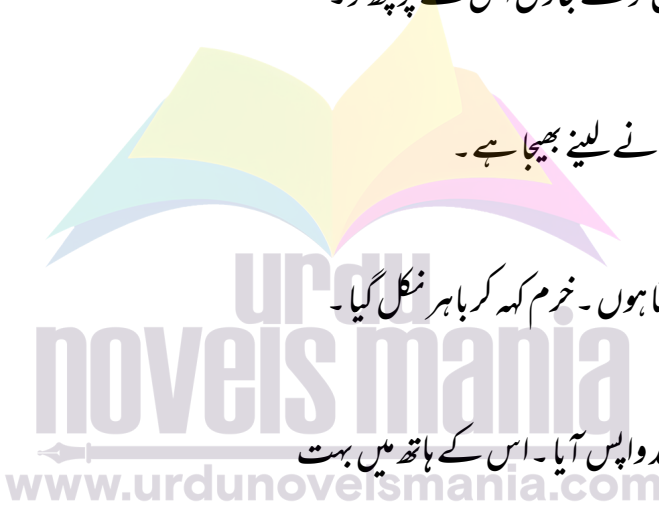
اور انھیں کہنا کہ میں نے لینے بھیجا ہے۔

اچھا باس میں پھر چلتا ہوں۔ خرم کہہ کر باہر نکل گیا۔

مگر وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں بہت

سارے فروٹس چھری اور کچھ سالٹ لے آیا تھا۔

باؤ امید ہے آپ اپنا بہت خیال رکھیں گے۔ مجھے سب پتہ



حل گیا ہے۔ اپ کو اب اپنا بہت خیال رکھنا ہے پہلے سے

بھی زیادہ آپ نہیں تو ہم بھی کچھ نہیں ہیں۔ وہ ابصار عالم

کے پاس بیڈ پہ جا بیٹھا اور اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ

آنسو ٹپکنے لگے۔

خرم تم میں پوری عورت چھپی ہوئی ہے۔ قسم سے

ابصار عالم نے اس کے آنسوؤں پہ چوٹ کرتے ہوئے۔

ختم کو گلے لگایا۔ وہ اور بھی رونے لگا نرس انٹر ہوئی تو وہ

بھی یہ سین دیکھ کر ہنس دی۔

اب جاؤ خرم ابصار عالم خرم کی پیٹھ کو پیار سے تھپکا۔

لیکن میری ایک شرط ہے باس خرم ابصار عالم سے الگ ہوتے

ہوئے بولا۔

ہوں واقعی۔ ابصار عالم کچھ سمجھتے ہوئے شرارت

سے بولے۔ میں آپ کے پاس رہوں گا۔ اچھا میں بھی یہاں

ہوں۔ تم بھی یہاں رہو گے تو پیچھے جون سب دیکھے گا۔

شان اور زیشان ابھی بچے ہیں۔

میں کچھ دن یہاں سے کسی پر سکون جگہ جانا چاہتا ہوں۔

بس ظہیر الحسن ٹھیک ہو جائیں پھر تب تمہیں ہی سب

دیکھنا ہے۔ تو آج سے کیوں نہیں۔

باس ابھی پاس رہنے کی اجازت دے دیں یا پھر بھا بھی کو
اپنے پاس رہنے دیں۔

کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ آپ کے پاس کسی کو ہونا چاہیے۔

خرم نے کہا۔ خرم یہ بات تمہیں پتہ چل بھی گئی ہے تو۔

اب یہی دفن ہو جانی چاہیے۔ کسی کو بھی اس کا زکومت

کرنا۔ اودغازیہ ظہیر کو تو کبھی بھی نہیں۔

اچھا باس میں پھر بھا بھی سے پوچھ کر آتا ہوں۔

وہ چلیں گی تو میں انہیں چھوڑ کر گھر واپس آ جاؤں گا۔

میں نے کب تمہاری شرط مانی ہے۔

وہ ان سنی کرتا باہر نکل گیا۔ ابصار عالم بھی ایک ہاتھ

میں موبائل پکڑتا اور دوسرا ہاتھ بالوں میں پھیرتا مسکرا دیا۔



اسلام و علیکم ایوری ون۔ خرم غازیہ ظہیر کی والدہ کو

دیکھ کر مشترکہ سلام کیا۔ و علیکم اسلام کیسے ہیں آپ

انکل خرم ان کے بیڈ کے پاس آیا اور جھک کر جسٹس کو

سلام کیا اور ان کی خیریت پوچھی۔

اب کیسی طبعیت ہے آپ کی اللہ کا شکر ہے بیٹا۔

وہ لیٹے لیٹے مسکراتے ہوئے بولے۔

بھابھی کو لینے آیا تھا۔ بھائی اپنے گاؤں گئے ہیں۔

ظہیر احسن کے سوا کسی کو اس بات کا علم نہیں تھا۔

غازیہ سے پوچھ لو بیٹا ویسے اسے جانا چاہیے میں جب گھر

آگیا تو ان دونوں کو گھر پہ بلواؤں گا۔ پاپا آپ نے مجھے

پھر سے کنفیوز کر دیا۔

بیٹا گھر جاؤ ابھی تمہارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں میں دو دن

تک گھر آ جاؤں گا تو تم وہی میرے پاس آ کر رہنا۔



اچھا پاپا میں آپ کے کہنے پہ چلی جاتی ہوں۔

ابصارِ عالم کو اس نے صبح سے دیکھا نہیں تھا۔ اسے خود

بھی چین نہیں۔ آ رہا تھا۔

وہ یہ سوچ گھر چلی آئی کہ ابصارِ رات تک واپس آجائیں

گے۔

وہ گاڑی میں بیٹھی ہی تھی جب اس کے موبائل نے بپ

کیا تھا۔ غازیہ نے انباکس میں جا کر ایس ایم ایس۔ اوپن

کیا۔ اس پہ ابصارِ عالم کی ایک رومانوی سی پوئم
(poem)

تھی۔

پیار ہو گیا ہے تم سے۔۔۔

خود سے زیادہ۔

سب سے زیادہ۔

حد سے زیادہ۔۔۔



غازیہ ظہیر کی سوئی دھڑکنیں بیدار ہوئیں اسے ایسے لگا

جیسے ابصار اس کے سامنے ہوا اس کے آس پاس ہو۔

اس کے روبرو ہو۔

پھر ٹون بجی تھی۔

غازیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ مسیج پھراوین کیا۔

رکھ کے تیرے لب پہ لب۔

سب شکایتیں مٹا دیں گے۔

وہ بلش ہوئی او ففففففففففففففففففففف یہ کئی مجھے دیکھ تو نہیں رہے

غازیہ نے اس کی دو دن پہلے کی حرکت یاد کی۔

ہیر نے چکر نہیں لگایا وہ ادھر ادھر دھیان بٹانے لگی۔

موبائل پہ پھر مسیج ٹون بجی تو اس نے پچھلے مسیج کو

دیکھ کر اوپن ہی نہیں کیا۔ اسے خود سے بھی حیا سی

آ رہی تھی۔

غازیہ ظہیر چپ چاپ کر کے اپنی عادت کے مطابق سر

کھڑکی سے لگائے وہ بس باہر کا نظارہ کرتی رہتی۔

مگر آج وہ بہت اداس تھی۔ مگد سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

خرم بھائی یہ ابصار عالم واقعی ہی کہیں گئے ہوئے ہیں۔

ابصار عالم اپنی ڈیوائس آن کیے ان کی طرف متوجہ ہوا۔

جی بھابھی ایسا ہی ہے۔ آئیں گے کب وہ گھر پہ رات تک

آجائیں گے ناں خرم کو شرات نے اکسایا نگر وہ رشتے

کا لحاظ کر گیا۔ اور وہ اتنا بے تکلف تھا بھی نہیں کی کہیں



بھی کچھ بھی کہے دے۔

پتہ نہیں بجا بھی آپ کال کر کے پوچھ لیجیے گا۔

خرم نے ٹالتے ہوئے کہا۔

غازیہ ظہیر کو برا لگا تھا۔ اس کا یوں ٹاننا اسی لیے وہ

کھڑکی میں سر دیئے منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔ ابصار کے لبوں

پہ مسکراہٹ در آئی وہ بہت پیار سے غازیہ ظہیر کے زاویے

دیکھنے لگا۔ مگر نرس نے اسے پکار کر سارا مزا کر کر دیا۔

سر آپ کی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اچھا لا دو وہ بیزار

سے مگر نرم سے لہجے میں بولا۔

ابصارِ عالم نے میڈیسن کھائی اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر

لیٹ گیا۔ یہ سوچ کر کہ جتنا آرام کروں گا اتنی جلدی ٹھیک

ہو جاؤں گا۔ وہ آنکھوں میں غازیہ ظہیر کو سمونے ہوئے تھا۔

جب اسے ایک خیال آیا۔ سسٹر مجھے پیدا اور پین مل سکتا ہے۔

مل سکتا ہے سر مگر آپ دوبارہ آٹھ کر بیٹھ نہیں سکتے۔

مانا کہ آپ بہت بہت والے ہیں مگر آپ کے سٹیج ابھی

کچے ہیں اس لیے آج رات آپ کو لیٹ کر ہی گزارنی ہوگی۔

ورنہ آپ کا زخم ادھر سکتا ہے۔

اوکے جیسے آپ کی مرضی میں سہی ہو۔

وہ اچھے بچوں کی طرح۔ دوبارہ موبائل لے کر اپنے ہاتھ میں

غازیہ کو دیکھنے لگا جو رو رہی تھی۔ یا اللہ ایک تو یہ لڑکی

روتی بہت ہے۔ ابصار عالم اسے ابھی کال نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مگر اسے روتے دیکھ کر سب بھول گیا۔ اور کال ملا دی۔

ابصار عالم کی کال کیوں آرہی ہے۔ مجھے سننی ہی نہیں ہے۔

وہ غصے سے بڑبڑاتی بجا بھی آپ نے کچھ کہا۔

وہ منہ دوسری سائیڈ پر کر کے باہر دیکھنے لگی۔ خرم

سمجھ گیا۔ وہ ابھی غازیہ کو خوش کرنے کا سوچ رہا تھا۔

کہ ان سے ایک گاڑی آن ٹکرائی۔ اوہ میرے خدا غازیہ سیدھی

ہو کر بیٹھی۔ خرم نے گاڑی کو روکنا مناسب نہیں سمجھا

وہ بال بال بچے تھے۔ وہ گاڑی انہیں زن کر کے آگے بڑھ گئی

تھی۔ خرم نے بھی گاڑی اس کے پیچھے لگا دی۔

زیلیہ داور نے خرم کی گاڑی کو اپنے پیچھے آتے دیکھا۔

وہ ایک ویرانے میں اتر گئی۔ خرم بھی اس کے پیچھے اتر گیا۔

غازیہ ظہیر جو کب سے چپ کر کے بیٹھی تھی آخر میں

اسے ٹوک دیا۔ خرم بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔

بھابھی معاف کیجئے گا ایسی لڑکیوں کو سبق سکھانا

بہت ضروری ہے۔ آپ کے کوئی دشمن کی چال بھی ہو سکتی ہے

اور آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک لڑکی ہے۔ یہ گاڑی

مجھے یاد ہے اس سے پہلے بھی میری ملاقات ہو چکی ہے۔

آپ پلیز ریلیکس ہو جائیں۔ غازیہ نہ سمجھتے ہوئے۔

پچھے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی ایسا لگ رہا تھا

www.urduNovelsMania.com

جیسے کوئی بندر کا تماشا لگنا والا ہو اور غازیہ چارپانچ

سال کی بچی ہو اور اس سے انتظار نہ ہو رہا ہو۔



خرم اس گاڑی کے پیچھے ہی رکا تھا۔ مگر زلیہ داور کے چہرے

کی۔ مسکراہٹ اسے پریشان کر گئی۔ بھابھی مجھے اس لڑکی

کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے وہ ایک سنسان سی جگہ کو

دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ معاملہ کچھ سیریس ہے۔

اب گاڑی سے اترو بھی غازیہ ظہیر نے خرم سے کہا۔ بھابھی

میں کچھ سوچ رہا ہوں۔ یہ لڑکی کچھ کرنے والی ہے۔

الٹا سیدھا ہاں آپ کو ہی پتہ ہوا آخر جانتے جو ہو۔

ایک منٹ غازیہ زرا آگے ہوئی۔ کہیں تم نے فلٹ کر کے اس

لڑکی کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ کیا بجا بھی آپ کو میں ایسا لگتا

ہوں۔ وہ برامان گیا غازیہ کو بھی اپنی غلطی کا احساس

ہوا مگر اس نے پھر وضاحت جانی چاہی۔ آخر کیوں وہ

آپ کی دشمن بنی ہوئی ہے۔



آپ گھر چلیں مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز وہ کچھ دیر انتظار

کے بعد اکتائی کیونکہ خرم گاڑی بند کر کے بیٹھ گیا تھا۔

اور اس کے سامنے کھڑی گاڑی میں سے بھی کوئی نہیں نکلا تھا۔
خرم نے گاڑی سٹارٹ کی۔ زلیہ کو پریشانی ہوئی کہ خرم

باہر کیوں نہیں آیا وہ نیچے اتر آئی۔

زلیہ داور ایک بڑی سی بوتل اپنی پیٹھ کے پیچھے چھپائے۔

آگے بڑھی۔ خرم تیز لائنس پہ کچھ چھپاتا اسے دیکھ چکا تھا۔

وہ ڈرپوک نہیں تھا مگر دشمن پہ بھروسہ کبھی نہیں کرتا

تھا۔ اور یہ ابصار عالم کی تربیت تھی۔ بھابھی مجھے ایک

فیور دیں گی۔ ہوں بولو۔ غازیہ نے سر سرے ہوں ہی بولا۔

آپ اس لڑکی کو باتوں میں لگائیں اس سے پوچھیں کہ یہ

کیا چاہتی ہے آج اپنی جان بھی جاسکتی تھی۔ گاڑی الٹ

بھی سکتی تھی۔ اور میرے ساتھ ساتھ آپ کو بھی نقصان

پہنچ سکتا تھا۔ اس لیے یہاں بھی کسی مقصد کے لیے ہی

لائی ہے۔ کہے تو آپ ٹیٹک ہی رہے ہو۔ بھائی اچھا ویسے کیا

مجھے وہ سب بتا دے گی۔ آج وہ ضرور بتائے گی۔ مجھ پہ

بھروسہ رکھیں۔ اوکے میں باہر جاتی ہوں۔ غازیہ اپنی چادر

سیٹ کرتی نیچے اتر گئی۔

زیلیہ داور خرم والی سائیڈ سے آئی اور اسے باہر آنے کا

اشارہ کیا۔ خرم نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں غازیہ

ظہیر اتر رہی تھیں۔

غازیہ ظہیر اتر کر اس کے قریب آئی۔ تم زلیہ داور نے اچھل

کر غازیہ ظہیر کو کہا۔ تم غازیہ نے بھی چونک کر اس سے

یہی پوچھا۔ کیا چیز ہو تم دو دودھ کو لے کر ساتھ پھرتی

ہو اس دن ابصار عالم اور آج یہ خر۔ اس کی بات مکمل

ہونے سے پہلے ہی اس کے منہ پہ چمٹا رسید ہوئی تھی۔

تم یوں نہیں سدھرو گی تمہیں معلوم ہی نہیں۔ عورت

زات کا مطلب کیا ہے۔

تم نے آپ سے ساتھ دوسروں کو بھی زلیل کرنے کا سوچ رکھا

ہے۔ خرم اس پہ چڑھ دوڑا غازیہ ظہیر اس کی باتیں سن کر

پہلے ہکا بکا ہوئی اور بعد میں گاڑی میں بیٹھ کر رونا شروع

کر دیا۔ بجا بھی آپ یہ گاڑی لے جائیں۔ میں بھی آپ کے

پیچھے ہی آتا ہوں۔ غازیہ بھی اس وقت تنہائی بھی چاہتی

تھی۔ اور فرار بھی اس لیے وہ جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ

پہ آئی۔ چھوڑو مجھے آج میں تم سے سارے حساب چمکتا

کر کے جاؤں گی۔ بجواس بند رکھو۔ آج کے بعد تم کسی کو

منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہوگی۔

آج اس کو سبق سکھا کر ہی آنا بروغازیہ ظہیر خرم کو

تنبیہ کرتی۔ گاڑی آگے بڑھالے گی۔



urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

خرم نے اس کی وہ کلائی مروڑ دی جس میں اس نے وہ

بوتل پکڑی ہوئی تھی خرم نے اس کے پلٹ کرغازیہ سے

بحث کرنے پہ تیزاب کی بوتل دیکھ لی تھی۔ اور اوپر سے

غازیہ پہ روٹنگ کمٹس نے خرم کو آگ ہی لگا دی۔

آخر کو وہ ان کے محبوب بھائی کی بیوی تھیں۔

جگہ سنسان تھی گھپ اندھیرا سا تھا۔ خرم جا پارہ

ہائی فائی سے بھی اوپر تھا۔ اس نے اس سے تیزاب کی وہ

بو تل جھپٹ لی۔ یہ تیزاب ہی تمہارے منہ پہ ڈال دوں دل

تو یہی چاہتا ہے میرا۔ مگر میں ایسا نہیں کروں گا میں

www.urdu novels mania.com

تمہیں آج وہ سبق سکھاؤں گا کہ تم اپنی غلطی پہ پچھتاؤ

گی بھی اور مجھ سے معافی بھی مانگو گی۔

خرم نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر گاڑی کے بونٹ پہ

گرا دیا۔ زلیہ داور کی جان پہ بن آئی وہ تو یہ سوچ کر کی

اس کا پیچھا کر رہی تھی کہ وہ اسے ہٹ کرے گی اور کئی

دور لے جائے گی۔ وہاں جب وہ گاڑی سے نکل کر اس سے۔

بد تمیزی پہ لیکچر دے گا تو وہ اس کے منہ پہ تیزاب ڈال کر

فرار ہو جائے گی۔ اور وہ ایس ایس پی داور کی بیٹی ہے۔

وہ سب ہینڈل کر لیں گے۔ مگر یہاں بھی وہ ہمیشہ کی طرح

منہ کی کھا چکی تھی۔

خرم زکی پوری طرح اس پہ جھک چکا تھا جب ابصار عالم

کی کال اس کو موصول ہوئی۔ تماری بھابھی گاڑی میں

اکیلی ہیں تم کہاں ہو۔ وہ باؤ میں وہ بری طرح گھبرا گیا۔

باس میں آپ کو گھر جا کر ساری صورتحال سے آگاہ کرتا

ہوں۔ کوئی ایمر جنسی تو نہیں ہے ناں سب ٹھیک ہے ناں جی

جی سب ٹھیک ہے۔ جلدی گھر پہنچو اور مجھے کال کرو۔

خرم نے عجلت میں کال بند کی۔ خرم کے ہاتھ پہ وہ بری

طرح کاٹ رہی تھی جب کہ خرم نے اس کا منہ بند کیا ہوا

تھا اسے ابصار عالم کے الفاظ یاد آئے۔

آنکھ جائے پر ساکھ نہ جائے۔ تم اندھے ہو جانا میرے نوجوانوں

مگر کسی عورت کی عزت پامال مت کرنا خرم اس کے

اوپر سے اٹھا تھا جو خرم نے ہلکا سا جھک کر اسے پکڑ رکھا تھا۔
مگر میں آج تمہیں معاف نہیں کر سکتا بی بی وہ پسینہ

پسینہ ہوتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ زلیہ نے اپنی

سانس بحال کی۔ چاہو تو مجھ سے معافی مانگ کر دفع ہو

سکتی ہو۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

معافی تم سے مافی فٹ۔ زلیہ داور نے کہا اور ساتھ ہی اس۔

نے اندھیرے کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اس کے مسلسل ایڑیاں۔

رگڑنے کی وجہ سے ہیل والی سینڈل اتر چکی تھی۔

زلیلیہ داور نے ہیل والی سائیڈ خرم کے سر میں پوری قوت

سے دے ماری تھی۔ خرم کے سر سے ایک سرخ پتلی لکیر

بڑی تیزی سے اس کی گردن سے نیچے اس کے گریبان کو

بھگور ہی تھی۔

خرم اپنے چکراتے سر کے ساتھ زلیلیہ داور کو دیکھ رہا تھا۔

وہ آگے بڑھا مگر وہی ڈمگا کر گر گیا چوٹ سر میں نہیں

دماغ میں جا لگی تھی۔

زلیلیہ داور خرم کا سر سے بھل بھل کرتا خون دیکھ کر۔

- گھبراگئی اور وہاں سے گاڑی لے کر میں روڈ تک بڑی مشکل

سے پہنچی اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

اس کے اندر کوئی بہت زور سے چیخا تھا۔ زلیہ داور اس

شخص سے تمھاری کیا دشمنی تھی۔ وہ اپنے اصول نہیں توڑ

سکا محض اس ب۔ اپہ تم نے اس کی جان لے لی۔

جان لے لی زلیہ داور بڑبڑائی۔ نہیں زلیہ تم اسے یوں

www.urdu novels mania.com

چھوڑ کر چلی گئی تو وہ مرجائے گا۔

اس کے اندر سے آواز آئی۔ ہاں تو مرجائے اس نے پھر لب

ہلائے۔ نہیں زلیہ تم اتنی ظالم اتنی کھٹور اتنی سنگدل

نہیں۔ ہو سکتی۔ تمہارا باپ ایک نیک انسان ہے۔ وہ لوگوں

کی جان بچاتا ہے ان کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔

مگر تم اس شخص کی بیٹی ہو کر کسی کی جان کیسے لے

سکتی ہو وہ بھی بلا وجہ۔ وہ چاہتا تو آج تمہاری عزت

کو تار تار کر سکتا تھا۔ دعوت ویرانے کی اس نے اسے خود ہی

دی تھی۔ وہ ایک خوبصورت جوان مرد تھا۔

زیلیہ داور کے پورے بدن میں کانٹے لگ آئے تھے۔ وہ ہر ممکن

کوشش کے باوجود بھی آگے نہ بڑھ سکی۔

اسے واپس آنا ہی پڑا اسے واپس آنا ہی تھا۔



وہ بہت ہی مشکل سے خرم کو گھسیٹ کر گاڑی میں لے آئی

تھی وہ پسینہ سے بھرپور اور اس کی سانسیں کسی آندھی

طوفان کی طرح چل رہی تھیں۔

وہ ہاسپٹل پہنچے تو وہاں کے ڈاکٹر نے اسے فوراً طبعی

امداد دی تھی۔

خرم کا زخم گہرا نہیں تھا مگر پھر بھی ابھی تک اسے ہوش

نہیں آیا تھا۔

خرم تم ابھی تک گھر نہیں پہنچے میں کب سے تمہیں کال

کر رہا تھا۔ وہ برو خرم ہاسپٹل میں ہے۔ کلنگ۔ کیا ابصار

عالم یہ سن کر گھبرا یا سب ٹھیک ہے ناں کیا ہوا ہے اسے

ابصار عالم سنبھلا جی جی وہ ٹھیک ہیں بس تھوڑی سی

سر میں چوٹ لگ گئی تھی۔ زلیہ نے ابصار عالم کی بے

چینی دیکھ کر جلدی سے وضاحت کی۔ تم کون ہو جی وہ

میں ہی لائی ہوں ان کو یہاں۔ زلیہ نے گول مول جواب دیا۔

بات کرواؤ میری اس سے۔ جی وہ ابھی اندر ہیں ان کی

ڈریسنگ چل رہی ہے۔

کون سے ہاسپیٹل میں ہے وہ جلدی بتاؤ۔ ابصار عالم کچھ

سوچتے ہوئے بولا۔ جی وہ جناح میں ہے۔ اچھا میں آتا ہوں۔

تم وہی رہو جی برو اچھا وہ بہت فرمانبردار بنی جی جی

کرتے ہوئے بولی۔ ابصار عالم اپنے درد بھول گیا۔

نرس کو اندر بلوایا اور اس سے ڈاکٹر کو اندر بھیجنے کا کہا۔

خرم نے آنکھیں کھولیں تو سامنے ہی زلیہ داور سر جھکائے

بیٹھی تھی۔ خرم کی پہلے تو رگیں اُبھری پھر وہ انجام بن

گیا۔ وہ ہاسپٹل کی چھت کو گھور رہا تھا۔ جب زلیہ داور

کی اس پہ نظر پڑی تھی۔

زلیہ داور پھرتی سے اٹھ کر خرم کے پاس آئی۔ کیسا فیل کر

رہے ہو تم۔ تم کون ہو اور میں یہاں کہاں ہوں۔ خرم نے

بھرپور اداکارہ کی۔ میں زلیہ ہوں آپ خرم ہیں اور یہ

ہاسپٹل ہے۔ اپ کو چوٹ لگ گئی تھی تو میں آپ کو یہاں لے

آئی ہوں۔ وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا۔ خرم نے اپنے ماتھے کو

انگیوں کی پوروں سے دباتے ہوئے کہا۔ کیا مطلب چوٹ

اتنی گہری تو نہیں تھی کہ یادداشت چلی جائے۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی۔

چوٹ کیسے لگی مجھے وہ مزید اسے تنگ کرتے ہوئے بولا۔

زیلیہ داور کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔

وہ پتہ نہیں میں تو جا رہی تھی آپ گرے پڑے تھے۔

وہ حلیے بہانے گھڑنے لگی۔ کہاں پہ خرم نے پھر سوال کیا۔

زیلیہ داور کے سیل پہ ایس پی داور کی کال آرہی تھی۔

وہ ہاتھ میں پکڑے موبائل کو سامنے لاتی نمبر دیکھتی۔

خرم سے ایکیوز کرتی روم سے باہر نکل گئی۔



ڈاکٹر رتشی مجھے جانا ہوگا ایمر جنسی ہے۔ ڈاکٹر رتشی سے

ابصار عالم نے بیٹھتے ہوئے ریکوسٹ کی۔ مگر ڈاکٹر رتشی

نے۔ مسکراتے ہوئے ابصار عالم کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ آپ

www.urdu novelsmania.com

یہاں سے نہیں جاسکتے ابصار عالم مجھے نہ صرف داور

صاحب کی جانب سے سختی سے تاکید ہے۔

بلکہ مجھے جسٹس ظہیر صاحب کی جانب سے بھی

سٹریکٹ ((strict orders) آرڈرز ہیں۔

میں جب خود کہہ رہا ہوں تو اس کا کیا۔ ابصاریہ آپ کی

صحت کے لیے ہے صرف۔ بس آج رات کی ہی بات ہے کل آپ کو

ڈسچارج کر دیں گے۔

چلو تھوڑا اک کرنے کے لیے باہر لے چلتا ہوں۔

اگر آپ میری بات نہیں مانیں گے تو مجھے داور صاحب کو

کال کرنا پڑے گی۔

ابصار مسکرا دیا۔ ابصار نے بے بس ہوتے ہوئے اپنا سیل اٹھاتا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا باہر نکل آیا۔

ڈاکٹر رتشی بھی اسے کہی دے رہے تھے۔

جسٹس صاحب کے پاس چلتا ہوں میں۔ شکریہ ابصار عالم

نے ڈاکٹر کا کندھا تھپتایا۔ اور جسٹس کے روم کی

جانب بڑھ گیا۔



پاپامی۔ آرہی ہوں ایک دوست کو چوٹ لگ گئی تھی اسے

ہاسپٹل لے آئی تھی۔ تم نے پھر کچھ کر دیا ہے کیا۔ زلیہ

میں۔ تم سے بہت پریشان ہوں پاپا کماناں ایم سوری میں نے

اب کچھ نہیں کیا وہ جھوٹ بول کر شرمندہ ہوئی۔ مگر دل

میں پراس کرتے ہوئے ایس پی داور کو مطمئن کر گئی۔

تم اب جلدی گھر پہنچو تمہاری ماں پریشان ہو رہی ہے۔

میں بھی گھر آ رہا ہوں۔

جی پاپا میں جارہی ہوں گھر وہ الوداع کہتی اندر بڑھ گئی

www.urdu novels mania.com

خرم ابصار عالم کو کال کر کے تسلی دے رہا تھا۔ جب

زلیہ داور نے اندر قدم رکھا زلیہ داور کی ہیل کی ٹک ٹک

نے خرم کو چوکنا کیا۔ باو میں بعد میں بات کرتا ہوں۔

وہ کہتے ساتھ ہی چھت کو گھورنے لگا۔ زلیہ داور سوچنے

لگی کہ آخر اب کیا کرنا چاہیے۔ خرم نے اپنی پوزیشن چلیج

نہیں کی وہ بہت سرس نظر آ رہا تھا۔

زلیہ اس کے بیڈ کے قریب گئی۔ اپ کو گھر چھوڑ دوں

کیا میرا کوئی گھر بھی ہے۔ نہیں آپ میرے گھر رہتے تھے۔

زلیہ اپنی جنونی طبیعت کی وجہ سے بھڑکی۔

تو کیا ہم رشتے دار ہیں۔ ہاں جی ہم رشتے دار ہیں اور چلیں

پلیز گھر پہ سب ہمارا ویٹ کر رہے ہوں گے۔

خرم اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑا

وہ خرم کو اس کے گھر پہ ڈراپ کرتی۔ واپس جانے لگی تھی۔

جب خرم اس کی گاڑی کے آگے آیا۔ اب کیا ہوا اس نے شیشہ

نیچے کیا۔ شکریہ میرا خیال رکھنے کا۔

تو کیا تو تم ڈرامے کر رہے تھے اس کی حیرت سے آنکھیں۔

پھیلے۔ خرم سنوینز مجھے معاف کر دو اس نے اپنے دونوں۔

کانوں کو ہاتھ لگایا۔ ایک شرط پہ معاف کروں گا۔ اپنا نمبر۔

دے دو مجھے۔ کیا لائن مار رہے ہو مجھ پہ توبہ توبہ۔

لڑکی مجھے پھر سے زخمی نہیں ہونا۔ میں کسی کو اپنا۔

نمبر نہیں دیتی۔ مجھے گر ڈھونڈنا ہو تو ایس پی داور

اقبال

کے گھر آ جانا۔ وہ خرم کو حیران کرتی آگے بڑھ گئی۔

تو کیا داور صاحب جانتے ہیں کہ اسے میں نے ہی پاگل خانے

بھیجا تھا۔ اوففففف میں کوئی اور ہی داور سمجھتا رہا

www.urdu novels mania.com

۔ خرم وہی کھڑے سوچتا ہوا۔ اپنے سر پہ ہاتھ مارتا آگے بڑھ

گیا۔



ابصارِ عالم جسٹس ظہیر الحسن کے روم سے واپس اپنے

روم میں آگیا مگر اسے بہت بے چینی ہو رہی تھی۔

روم کی لائٹس آف تھیں۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ غازیہ کو

نہیں دیکھ سکتا۔ وہ کیا کر رہی ہوگی۔ اس نے کچھ کھایا ہے۔

میرے متعلق سوچ رہی ہوگی یا نہیں۔

دو دن ہی تو ساتھ تھے پھر بھی اتنی بے چینی وہ کروٹ

نہیں بدل سکتا تھا مگر اسے اپنی حالت پہ بہت حیرانگی۔

ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی عادت کے مطابق اپنے دل پہ ہاتھ

رکھ کر کچھ پلوں کے لیے لمبے لمبے سانس لیے۔ مگر بے سود

رہا۔ ابصار لاکھوں افراد میں مجتہدین بانٹی ہیں تم نے۔

بہت سی عزیز ہستیاں اپنے ہاتھوں سے دفنائی

ہیں۔ بے چینی اتنی کبھی نہیں ہوئی۔ بس وہ تو مجھ سے

دو قدموں کے فاصلے پہ ہے پھر کیوں اتنا بے چین ہوں۔

اس کو بخار بھی تو تھا۔ اس کو ایک دم خیال آیا۔

شان کو کال کرتا ہوں۔ مگر وہ سب سو گئے ہوں گے۔ شان

بھی پریشان ہو جائے گا۔ مجھے یہ رات نکالنی چاہیے۔

اس کو بھی تو ٹائم ملنا چاہیے۔

اسے سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ اسے تھوڑا ٹائم دینا

چاہیے۔ ابھی وہ اپنے پاپا کے گھر بھی نہیں جاسکتی۔

ابصار سو جاؤ اسے تھوڑا گپ دو وہ اسی طرح سوچوں

کے تانے بانے بن رہا تھا۔

جب اس نے اپنے موبائل کی لائٹ جلتی دیکھی۔ تو فوراً

موبائل اٹھایا۔

اس نے اپنے چہرے کے سامنے موبائل کیا۔

اسکرین روشن ہوئی ابصار عالم کی آنکھوں کے سامنے اپنے

روم کا منظر تھا۔ ابصار عالم کے گھر کی پالتو بلی جو اس

کے ساتھ روم میں ہی سوتی تھی۔ وہ کسی اجنبی کو اس

کے روم میں نہیں سونے دیتی تھی۔ بچے مارا کر اسے

بھگا دیتی۔ ابصار عالم بھول گیا تھا کہ وہ بھی آج روم میں

اکیلی ہوگی۔ اودوہ بلی مجھے نہ پا کر اس پر حملہ کر دے

گی۔ ابصار عالم کو وہ لمحہ یاد آیا جس سے وہ ڈر کر اس

کے ساتھ لپٹ گئی تھی۔ اس ایک لمحے نے اسے اور بھی بے



چین کر دیا۔ غازیہ چیخ رہی تھی۔ بلی اس کے پیچھے۔

پیچھے بھاگ رہی تھی اور وہ چیخوں کے ساتھ گول گول

۔ بھاگ رہی تھی۔ اوہ میرے خدایا ابصار کی آنکھیں بھر

آئیں۔

اس نے جلدی سے شان کو کال ملائی۔ میعے روم سے بلی کو

نکالو وہ غازیہ کو پریشان کر رہی ہے۔ کیا شان اچھل کر۔

نیچے اتر اروم ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے آواز باہر۔

نہیں آتی تھی۔ باو میں ابھی جاتا ہوں۔ وہ روم کی طرف

بھاگا۔ غازیہ بھاگتے بھاگتے چینگ روم میں گھس گئی اور

دروازہ آٹومینک تھا سو بند ہو گیا۔ وہ دیوار کے ساتھ

لگی کانپ رہی تھی۔ ابصار بے بسی سے اسے بہت دیر تک

دیکھتا رہا۔

بھابھی بھابھی آپ پریشان نہ ہوں میں آگیا ہوں۔ لے جاتا

ہوں۔ اس کو وہ بلی کو اپنے پاس بلاتا باہر لے گیا۔

غازیہ ڈرتے ڈرتے باہر آئی۔ اور لائٹ آف کیے بنا بیڈ پر سمٹ

کر بیٹھ گئی۔ ابصار سے مزید دیکھنا مشکل ہو رہا تھا۔

اس نے کیب منگوائی اور چپ چاپ ہاسپٹل سے باہر نکل

گیا۔

ابصار عالم بڑی مشکل سے گھر پہنچا تھا اسے پین ہو رہا تھا

مگر اسے اپنی غازیہ کے پاس جانے کی اتنی خوشی تھی کہ

وہ سب بھول گیا۔



اس نے جیسے ہی روم میں قدم رکھا۔

غازیہ اپنے گٹنوں پہ سر رکھے سسک رہی تھی۔ کیا ہوا غازیہ

www.urdu novels mania.com

ابصار عالم کے بولنے کی ہی دیر تھی کہ وہ اٹھی اور ابصار

کے گلے جا لگی۔

آپ وعدہ کرو مجھ سے اب کبھی نہیں جاؤ گے مجھے اکیلا

چھوڑ کر وہ اپنی سسکیوں کے دوران سہی سے بات نہیں

کر پار ہی تھی۔ مگر ابصار عالم کے گلے لگی اسے بے حد

سکون محسوس ہوا۔ ابصار اس کی کمر کے گرد اپنی

بانہیں حائل کرتا اس کو بیڈ پہ لیٹا کر اس کے پہلو میں

اسے سلائے لگا۔

وہ اس کے سینے پہ سر رکھے ابھی بھی ڈری سہمی سسک

رہی تھی۔

ابصار عالم اس کو سینے میں بھینچے اپنے اندر سموئے

اس کے بال سہلا رہا تھا۔

اچھا ہوا میں آہی گیا۔ غازیہ کو کچھ کچھ گیلا لگا تھا۔

غازیہ نے ابصار سے الگ ہوتے ہوئے جب وہاں دیکھا تو

ابصار کے وائٹ سوٹ سے خون کے قطرے ابل رہے تھے۔

اس کی ایک بار پھر حالت غیر ہوئی تھی۔

یہ یہ یہ لک لک کیا ہوا ہے آپ کو ابصار جو اس کی جانب

کروٹ بدل کر لیٹا ہوا تھا۔ زور پڑنے سے خون رسنے لگ تھا۔

سوٹ وائٹ اور باریک ہونے کی وجہ سے راز راز نہ رہا تھا۔

غازیہ ظہیر گھبرا کر اٹھ کر بیٹھی تھی اور پھر بیڈ سے

چھلانگ لگا کر کھڑی ہو گئی۔ یہ کیا ہے ابصار یہ اتنا خون

کیوں چل رہا ہے۔ تم بھی تو میرے ارمانوں کا خون کرتی

پھرتی ہو۔ ابصار پیٹھ کے بل سیدھا ہوا۔ اپنا رومال اس نے

اپنے زخموں پہ رکھا تھا۔ ایک منٹ ابھی آتا ہوا۔ وہ ابصار

غازیہ کے ہر سوال اور اس کی آنکھوں میں چھپی حیرت کو

انگور کرتا۔ واش روم میں گھس گیا۔

ایسا نہیں۔ ہونا چاہیے تھا۔ میں نے بہت ہی بچوں والی

حرکت کی ہے۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنے رومال سے خون والی

جگہ پہ رومال رکھے اور دوسرا ہاتھ اپنے بالوں میں پھنساتا۔

نثر مندی سی محسوس کرنے لگا۔

کچھ سوچ ابصار کچھ سوچ اب کیا کرنا ہے۔ غازیہ کو

سیٹسفائیڈ ((satisfied) کرنا ہے۔ واش روم میں لگے دیوار

گیر آئینے کے سامنے جا کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش۔

کی۔ جن سے محبت ہو جائے انہیں دکھ دینے کو دل نہیں

چاہتا ناں آپ کا بھی نہیں چاہتا ہو گا میرا بھی جیسے نہیں

چاہتا۔ تو ابصار بھی تو محبت کرتا ہے نا۔ پھر وہ کیسے اسے

دکھی کرے کیسے اسے بتائے کیسے اس کو جھکا دے۔

وہ احساس طبیعت کو احسان کا نام نہ دے دے۔

ابصارِ عالم کے اندر سے آواز ابھری۔ وہ میری اس عادت

کو احسان نہ سمجھ بیٹھے اور اس کے بوجھ کے تلے دب

نہ جائے۔ میں ایسا نہیں کر سکتا مجھے یہ زخم چھپانا ہوگا

مجھے اس کے دل میں گھر بنانا ہے نہ کہ اسے اپنے سامنے

زیر کرنا ہے۔ ابصار باہر نکلیں مجھے بتائیں۔ مجھے ٹینشن

ہو رہی ہے۔ غازیہ اپنا ڈر بھول گئی۔ اپنے شکوے بھول گئی۔

وہ بھول گئی کہ وہ مجھے ہاسپٹل میں چھوڑ کر کہاں چلا

کیا تھا اسے بس ابھی یاد تھا تو وہ ابصار کا ٹپ ٹپ کرتا

خون ایسا کیا ہوا ہے۔ وہ واش روم کے دروازے کے ساتھ ہی

لگ کر رونے لگی۔ وہ ایسی ہی تو تھی من موجی کبھی

بڑے سے بڑے دکھ کو بھی چٹکیوں میں اڑا جاتی اور

کبھی ہلکے پھلکے دکھ بھی اسے توڑ دیتے۔ اپنے پاپا اور

ماما کے بعد اسے اگر محبت تھی تو وہ ابصار سے ہوئی تھی۔

مگر وہ ایک لڑکی تھی اس بات کو عیاں نہیں ہونے دینا

چاہتی تھی۔ مگر کبھی آنسوؤں پہ بھی اختیار ہوا ہے کیا۔

بکھی عشق مشق چھپے ہیں کیا۔

غازیہ ظہیر کو بھی ابصارِ عالم سے عشق تھا۔ وہ بھی۔

جنونی۔ وہ گاڑی میں ابصارِ عالم کی خاموشی پہ ٹوٹ

گئی تھی۔ مگر جب اسے ابصار نے کام کہا تو وہ ڈرپوک

اپنا ڈر بھاگ کر اس کام میں جت گئی۔ ابصار نے جب بلی کے

ڈرنے پہ اس کا ہاتھ باہر گاڑی تک بھی نہیں پھوڑا تو

اس محبت نے اسے اور بھی نڈر کیا تھا۔

تو پھر ابھی کیسے وہ نہ تڑپتی اس کے دکھ تو سیر سے۔



سوا سیر ہو رہے تھے۔ اپنے باپ کی وہ حالت پھر باپ کے

بغیر نکاح پھر ابھی تک اس کو ملنے والے مسلسل دکھ۔

اور ابھی ابصارِ عالم کی یہ حالت وہ ایک دم دشت میں

تھی۔ کسی بھٹکتی ہوئی بدروح کی طرح چاروں اور

بھاگتے بھاگتے وہ تھک گئی۔ تو اس کا یارم اس کا محبوب

اس کے پاس چلا آیا۔ میری جان میری ملکہ میری رانی

میری گڑیا میرا خیال میرا تصور۔ میری جاگی ہوئی راتوں کا

سلا۔ میری کھوئی ہوئی خواہشات کا مطلب۔

میرے چاند کے ٹکڑے میری روح کے ساتھی۔ تم کیوں

بھٹکتے ہو میں ہوں ناں تمہارے ساتھ ہر پل ہر جگہ۔

ہر تصویر کے آگے ہر تعبیر کے ساتھ۔ ابصارِ عالم اس کی

ہچکیاں سن کر باہر بھاگا تھا۔ بس اس نے اتنا کیا تھا کہ

کپڑے بلیک پہن لیے تھے۔ جو واش روم بنی ہوئی کبڈ میں

ہی نائٹ ڈریس موجود ہوتے تھے۔ ابصار کا تھوڑا پریس کر

کے رکھنے سے زخم سے خون رسنا بند ہو گیا تھا۔ مگر ابصار

کو تکلیف ہو رہی تھی۔ مگر اس وقت وہ بس غازیہ کے ساتھ

رہنا چاہتا تھا۔ اس کے آنسو اسے کمزور کرتے تھے۔ اس کی۔

ہنسی اسے عرش پہ کے جاتی تھی۔

وہ خیالات کی رو میں بہہ گیا غازیہ گم سم دیوار کے ساتھ

لگی ہوئی تھی۔ جب ابصار نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنے

سینے لگایا اور اس سے وہ کہتا گیا جو اسے سوچنے کا بھی

کبھی موقع نہیں ملا۔ ابصار اس اپنے ساتھ لگائے۔

۔ اس کی آنکھوں پہ جھکا تھا۔ اس کی آنکھوں کا وہ نمکین

ساپانی اس کے ہونٹوں پہ کسی گلاب کی خوشبو جیسا تھا۔

یا اس بے ہوش کرنے والی کسی کلون جیسا تھا۔ جسے

چکھ کر ابصار عالم مدہوش ہونے لگا۔

غازیہ کی بھی حالت غیر ہونے لگی۔ وہ بھی ایک انسان تھی۔

اور محبت کرتی تھی ابصار سے ابصار کی کنڈیشن دیکھ کر

اس کے بھی جذبات ابھرے تھے۔ اس نے بھی کوئی مزاحمت

نہیں کی تھی۔ بلکہ اسے تو ہوش ہی نہیں رہا تھا۔ وہ دماغی

طور پر غیر حاضر تھی۔ وہ ابصار کی چوڑی چھاتی کے

ساتھ لگی مدہوش ہو چکی تھی۔ ابصار اس کے گالوں پر

اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا اس کے ہونٹوں پر آن جھکا تھا۔

اس کے رسیلے سے وہ لب ابصار کے ہوش اڑانے کے لیے۔

کافی ثابت ہوئے تھے۔ مگر ابصار عالم اتنا بھی مدہوش نہیں

تھا کہ وہ کچھ بھی نوٹ کر کر پاتا۔ غازیہ کی بند آنکھیں

اور ہونٹ بالکل ساکت ہو چکے تھے۔۔

ابصار کے کس کرنے پہ بھی جب وہ کسی بھی قسم کی

مزحمت نہیں کر رہے تھے۔ تو ابصار نے اسے لب چھوڑ کر

اس کے چہرے کے دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں لیا۔

اس کی رنگت زردی مائل ہو رہی تھی۔ ابصار کا سارا رخسار

لمحوں میں غارت ہوا تھا۔ وہ ہچکیوں کے درمیاں کب کیسے

بے ہوش ہوئی تھی۔ ابصار کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی

تھی۔ ابصار نے غازیہ کو اپنے دونوں بازوؤں میں ویسے ہی

بھرا جیسے وہ کھڑے تھے۔ وہ بیڈ کے قریب آیا۔ غازیہ کو

آرام سے بیڈ پہ لٹایا۔

ابصار کی شرٹ کے بٹن غازیہ ظہیر کی گلے کی نازک سی

چین سے الجھ گئے تھے۔ ابصار پھر اس پہ گرتے گرتے بچا

۔ کیوں کہ اس چین کے ساتھ غازیہ ظہیر کے بال بھی اٹکے

تھے۔ ابصار نے ایک شدید درد کی لہر اپنے اندر محسوس

کی۔ وہ دوہرا ہو کر اٹھا اور سائیڈ پہ لیٹ گیا۔

کیا ہوا آپ کو آپ ٹھیک تو ہیں ناں۔

غازیہ ظہیر جو نائک کر رہی تھی فوراً سیدھی ہوئی۔ اور

اٹھ کر ابصار کے اوپر جھک کر تشویش سے بولی۔

کیا ہوا تم تو بے ہوش تھی۔ ابصار نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔

آپ مجھے بتائیں یہ سب کیا ہے۔ غازیہ نے اس کے پیٹ کی

طرف اشارہ کیا۔ ابصار عالم غازیہ جا اشارہ آگنور کرتا

پیار بھرے لہجے میں بولا۔ اسے محبت کہتے ہیں۔ اور ادھر

آؤ میرے پاس ابصار نے اسے پکڑ کر اپنے اوپر گرایا مگر

تھوڑی احتیاط سے وہ پہلے ہی تکلیف میں تھا۔

چھوڑیں مجھے ابصار بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے۔ آپ کہاں تھے۔

کل غازیہ ابصار کے حصار میں محپتے ہوئے بولی۔

مجھے محبت ہوگئی ہے تم سے غازیہ ظہیر۔

وہ گھمبیر لہجے میں مخاطب ہوا۔ مجھے آپ سب نے بے

وقوف سمجھ رکھا ہے۔ ہر کوئی مجھ سے سب کچھ چھپاتا

پھرتا ہے میں کیا کسی کی بھی کچھ نہیں لگتی وہ ابصار

کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر ابصار

نے اسے اپنے۔ بازوؤں میں ایسے بھیچنا ہوا تھا کہ۔

وہ نازک سی لڑکی کچھ نہیں کر سکی تھی۔

تم کیوں مجھے تنگ کرتی ہو ہر پل ہر جگہ جب سے ملی ہو۔

مجھ سے دور جانے کی بات کیوں کرتی ہو۔

آپ کیوں مجھ سے چھپا رہے ہو۔ وہ ضبط کی انتہا پہ تھا

غازیہ کا وزن عین وہی محسوس ہو رہا تھا۔

ابصار نے آنکھیں بند کر لی۔ غازیہ تیزی سے اوپر سے اٹھی

www.urduNovelsMania.com

تھی ابصار عالم کے ایک دن کے کچے سے وہ سٹیپز کھل

چکے تھے۔ اور وہ غنودگی میں جا چکا تھا۔



غازیہ نے پہلے تو بہت کوشش کی ابصار کو اٹھانے کی۔

اس سے باتیں کرتی رہی وہ سمجھ رہی تھی وہ بدلہ لے رہا ہے۔

مگر وہ سچ مچ میں غنودگی میں تھا مگر اس کے لب ابھی

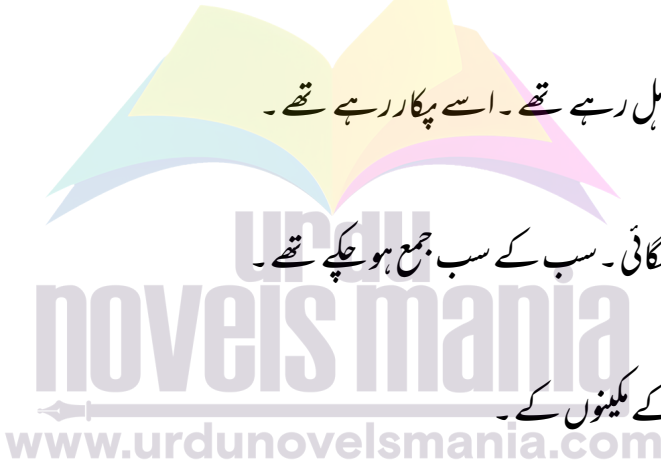
بھی غازیہ کے لیے ہل رہے تھے۔ اسے پکار رہے تھے۔

غازیہ نے باہر دوڑ لگائی۔ سب کے سب جمع ہو چکے تھے۔

سوائے کڈڑاؤس کے مکینوں کے۔

کیا ہوا ہے بجا بھی بھائی کب آئے وہ سب چمکے سب غازیہ

سے سوال پہ سوال کر رہے تھے۔ ابصار ان کو روکنے کی ناکام



کوشش کر رہا تھا۔ کیوں وہ سب کچھ دیکھ بھی رہا تھا۔

سن بھی رہا تھا مگر اس کے لب اور اس کی آواز اس کا

ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ ایبولینس کو کال کر دی ہے۔

وہ آگئی ہے۔ باؤ کو ہسپتال لے جانا ہوگا۔

میں بھی چلوں گی ساتھ ابصار کا رائٹ ہینڈ غازیہ کے ہاتھ

پہ آں گرا تھا۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

غازیہ اس کا ٹھنڈا بخ بستہ ہاتھ دیکھ کر اور بھی گھبرا

گئی۔ جلدی لے چلو آخر ہوا کیا ہے۔ انھیں یہ بلد کیوں اتنا

بہ رہا ہے۔ خرم سمجھ گیا تھا۔ غازیہ نے اپنا دوپٹہ اتار کر

ابصارِ عالم کے بہتے خون پہ رکھ کر خون روکنے کی

کوشش کر رہی تھی۔ سب ٹھیک ہے پریشان نہ ہوں چلو لے

چلو ابصارِ عالم کو ایمر جنسی وارڈ میں لے گئے تھے۔

ڈاکٹر نے انجکشن لگائے تھے۔ تب اسے لگا کہ وہ مکمل

اندھیرے میں کہیں غائب ہو گیا ہے۔



www.urdu novelsmania.com

بھائی جا کر دیکھو ناں ابصار کیسے ہیں۔ غازیہ تھوڑی دیر

بیٹھ جاتی اور پھر اٹھ کر خرم کے پاس جا پہنچتی۔

غازیہ رکی نہیں تھی گھر ساتھ ہی آنے کی ضد کی تھی۔

ہوا کیا تھا بھائی آپ تو بتاؤ ناں مجھے۔ اس کا رو رو کر

برا حال تھا۔ اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سو ج گئیں

تھیں۔ اس کی ناک سرخ انگارا جیسی ہو رہی تھی۔

خرم کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ اسے کیا بتائے۔ بھابھی

بھائی کو اپنڈکس کا پراہلم تھا۔ اسی کا آپریشن ہوا تھا۔

آج دوپہر میں ہی ہوا ہے۔ آٹھ دن ریست کرنا تھا۔ انھیں

پتہ نہیں کیا سوچی کہ وہ رات و رات گھر پہنچ گئے۔

خرم نے بھی فکر مندی سے جواب دیا۔ اور ساتھ میں ایک

سوالیہ نشان بھی چھوڑ دیا۔ مجھے بھی نہیں پتہ کہ وہ

رات کو کیسے آ گئے۔ ایک منٹ غازیہ کو کچھ یاد آیا۔

آپ تو کسے رہے تھے کہ وہ اپنے گھر گئے ہیں گاؤں۔

جی بھا بھی بھائی نے ہی منع کیا تھا۔ وہ آپ کی وجہ سے

ہی کسے رہے تھے۔ اصل میں آپ اپنے والد صاحب کے پاس

تھیں تو اس لیے ایم سوری وہ شرمندہ سا کہتا آگے بڑھ گیا۔

غازیہ ظہیر وہاں اکیلی کھڑی ہوئی سوچ رہی تھی کہ وہ

کتنی خوش نصیب ہے۔ وہ واقعی ہی مجھ سے محبت کرتے

ہیں۔ مگر ابھی یا اللہ وہ ٹھیک ہو جائیں میں کبھی بھی

انہیں اب تنگ نہیں کروں گی۔

یا اللہ انہیں صحت دے آمین۔ میں تیری ذات سے مایوس

نہیں ہوں یا اللہ میں ہر نماز کے بعد ان کی لمبی زندگی کے

لیے دو نوافل ادا کروں گی۔ ان کے نام کا صدقہ اتاروں گی۔

یا اللہ میں وہ سب کچھ کروں گی جو وہ پسند کرتے ہیں۔

www.urdu novels mania.com

جو تو پسند کرتا ہے۔ جو تیرا نبی پسند کرتا ہے۔ اپنے جاہ و

جلال کے صدقے انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرما

دے۔ آمین خرم نے اس کی دعا سن کر آمین کہا۔

اس نے بھی جلدی سے اپنے پھیلائے ہاتھ منہ پہ پھیر کر ہاتھ نیچے گرا دیئے۔

بھائی کیسے ہیں ابصار وہ بالکل ٹھیک ہیں بس تھوڑی بد

احتیاطی کی وجہ سے بلڈینگ سٹارٹ ہو گئی تھی۔

آئیں آپ کو بھائی بلا رہے ہیں۔ خرم غازیہ کو اپنے ساتھ۔

لیتا ابصار کے روم میں لے گیا۔ وہ جب اندر داخل ہوئی تو

ابصار عالم لیٹے ہوئے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

غازیہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پہ وہی ازلی مسکراہٹ آئی

تھی۔ کیسے ہیں آپ۔ تمہیں دیکھ کر پھر سے جی اٹھا ہوں۔

مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ اتنے وہ بھی ہیں۔ کیا ہوں اتنا

وہ۔ کچھ نہیں ابصار عالم نے غازیہ کا ہاتھ پکڑا تھا۔

آپ بیمار بھی ہیں اور ہسپتال میں بھی ہیں۔ تمہیں کس

نے کہا میں بیمار ہوں مجھے اٹھ کر بٹھنا ہے۔ تھوڑی ہیلپ

کردو پلیز غازیہ نے ابصار کو کندھے سے پکڑ کر تھوڑا

آگے جھکایا اس کی پیٹھ کے پیچھے تکیہ سیٹ کیا۔

ابصار کے ہاتھ پھر اس کی کلائی تک پہنچے تھے۔

وہ پہلے ہاتھ لبوں تک لے گیا۔ اور پھر اپنے دل پہ رکھ دیا۔

میں بیمار نہیں تھا۔ مگر تمہیں دیکھ کر بیماری کی

نشروعات ہوئی۔ چھوڑو نہ میرا ہاتھ پلیر وہ بلش ہو

رہی تھی۔ اس کی پلکیں ایک دوسرے ہی جھکیں تھیں۔

اس کی سانسیں ڈوبتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔

پھر چھوڑنے کی بات کی تم نے مطلب ابھی چھوڑ دیں۔

یہ ہاسپٹیل ہے۔ اچھا تو ہاسپٹیل میں رو مینس منع ہے۔

نہیں بیماری کی حالت میں منع ہے۔ میں بیمار ہوں تو تم

ہی۔۔ میری شفا ہو تم سامنے ہو میں بالکل ٹھیک ہوں۔



وہ اور بھی بلس ہوئی اور اس کے گال دہک اٹھے۔

ویسے ہی جیسے ابصار نے اسے بخار میں تصور کیا

تھا۔



(چند دنوں بعد)

آپ کو بہت بہت مبارک ہو جسٹس ظہیر الحسن صاحب۔

www.urduNovelsMania.com

ظہیر الحسن ڈسپارچ ہو کر گھر آچکے تو غازیہ اور ابصار

عالم بھی ان کے گھر پہنچے ہوئے تھے۔

ہیر اور اس کے والدین بھی سب ان کی صحت کی کامیابی

کے لیے مبارک باد دے رہے تھے۔

ابصار عالم بھی اپنے مخصوص وانٹ شلوار قمیض پہ

سنہری آنکھوں کے ساتھ بہت بچ رہا تھا۔

وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے مردانہ محفل کی جان بنا ہوا تھا۔

ظہیر احسن کو اپنے مخصوص انداز میں بلاتا ہوا مبارکباد۔

دینے لگا۔ ابصار اب تم میرے بیٹے بھی ہو داماد بھی ہو۔

اور وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا۔ مگر ابصار نے بات بدل

دی۔ اور آپ کو پاپا بلایا کروں۔ ہے تو تھوڑا مشکل مگر

ادب کا تقاضا ہے کہ میں آپ کو پایا ہی پکاروں۔

البتہ اگر کبھی بھول چوک ہو جائے تو ایڈوانس میں معذرت

خواہ ہوں۔ ابصار کی بات پہ سب ہنس دئے۔ اور وہ خود بھی

مسکرا دیا۔ وہ آپس میں ہر موضوع پہ بات چیت کر رہے تھے۔

ابصار عالم اور دیگر چنیر پہ ہی بیٹھے تھے جب کہ جسٹس

صاحب کے لیے تخت پہ میٹریس بچھا کر بٹھایا گیا تھا تاکہ
www.urduNovelsMania.com

انہیں زیادہ تر آرام ہی ملے۔ ابصار جو بھی تین ماہ تک۔۔

ریسٹ کا بولا گیا تھا مگر وہ کسی کو بھی اپنی کمزوری

شوآف نہیں کرتا تھا۔ اور دیکھنے میں بھی وہ بالکل فٹ لگ

رہا تھا۔



قسمے غازیہ تم بہت لگی ہو۔ بھائی کتنے ہی ہینڈسم ہیں ناں۔

وہ غازیہ کے روم میں کھڑکی کھولے باتوں میں مگن ہونے

کے ساتھ ساتھ کام میں بیٹھے ابصار عالم پہ بھی تذکرے

کر رہی تھی۔ ہیرے میں نے ابصار عالم کی خوبصورتی سے

محبت نہیں کی میں نے ان کے اندر کی خوبصورتی کو

دیکھا ہے۔ غازیہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔ وہ جتنا

باہر سے خوبصورت ہے اس سے کی گنا زیادہ اندر سے۔ خوب

صورت ہے۔ وہ عورت کی اس دور میں بھی اتنی ہی عزت

کرتا ہے۔ جتنی اپنے گھر والوں کی عورتوں کی کرتا ہے۔

ہر چیز میں پرفیکٹ تو میں بھی نہیں ہوں۔ لیکن ہیرے

مجھے لگتا ہے کہ وہ ہر چیز میں ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔

وہ انسان کے روپ میں مسیحا ہے۔ میں نے اسے غلط سمجھا۔

اس نے مجھے غلط ثابت کر دیا۔ ہر جگہ پہ مجھے حیران

کرتا گیا۔ اور نکاح کے وقت مجھے لگا کہ وہ دباؤ ڈال رہا ہے۔

پاپا یہ مگر ایسا نہیں تھا وہ بھی مجھ سے اتنی ہی محبت

کرتے ہیں جتنی میں کرتی ہوں۔ اوہ ہوووووو "کرتے ہیں"

ہیرماہم اس کو گدگداتے ہوئے کھلکھلا دیں دونوں۔

اسلام و علیکم۔ ان کے دروازے پہ دستک کے ساتھ ہی سلام

بھی موصول ہوا۔ بھابھی آپ کو سب نیچے بلارہے ہیں۔

و علیکم السلام۔ وہ دونوں سلام کا جواب دیتے ہوئے واپس

پلٹیں۔

ان کے چہرے پہ ابھرتی حیرانگی کو دیکھتے ہوئے شان نے

انہیں وضاحت کر دی۔

میرون اور وائٹ کنٹراسٹ میں ہیرماہم بھی چندہ ماہتاب

لگ رہی تھیں۔ بجا بھی غازیہ زینہ اترنے لگی تو شان نے

اسے پکارا۔ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے کیا آپ سن

سکتیں ہیں۔ ہاں بولو شان وہ بہت سریس ہوئی۔

ایک آفر ہے آپ کے لیے۔ کیا بولو بھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ

www.urdu novels mania.com

اکیلی ہوتیں ہیں۔ تو کیوں نہ آپ کے لیے دیورانی لے آؤں

اب میرا تو کوئی ہے ہی نہیں آپ دونوں کے سوا

مطلب بجا بھی اور بھائی آپ دونوں ہی سوچ سکتے ہیں۔

اچھا تو کوئی لڑکی ہے نظر میں تو بتاؤ۔ غازیہ پہلے تو

اس کی شرارت سمجھی مگر بعد میں وہ بھی سرریس

ہوئی۔

اتنی تمہید کیوں باندھ رہے ہو شان بولوناں کیا کہنا چاہتے

ہو۔ آپ کو بتانا اتنا مشکل ہو رہا ہے تو اسے کیسے بتا پاؤں گا۔

وہ نازک سا سمارٹ سا ہینڈ سَم شان جو بولتے ہوئے کبھی

ابصار سے بھی نہیں جھجھکتا تھا۔ ان دو لڑکیوں کے

درمیان اس کا منہ ہی نہیں کھل رہا تھا۔ شان نے منہ ہی

منہ بات کی جو غازیہ دوسرے زینے کے سٹیپ پہ پاؤں

رکھے کھڑی تھی۔ شان دوزینے نیچے بلیک جینز پہ بلیو

نثرٹ پہنے ہوئے کھڑا تھا اور سب سے پہلی سیڑھی پہ

ہیرماہم ان دونوں کی تکرار سن رہی تھی۔

شان نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اور اونچی آواز میں بڑبڑایا

کچھ نہیں بجا بھی آپ کو خود ہی سوچنا چاہیے۔

اور باہر لان میں بھاگ گیا۔ پاگل ہے یہ بھی بلکل۔ ہیر تمہیں

سمجھ آئی اس کی نہیں مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں

چلو میں اس سے پوچھوں گی گھر جا کر ہی۔

وہ جیسے ہی نیچے آئی سب لاونج میں بیٹھے کھانا شروع

کرنے والے تھے۔ مگر غازیہ اور ہیر کا انتظار کر رہے تھے۔

شان نے انہیں آکر کہا کہ وہ آرہی ہیں۔

غازیہ ابصار کے ساتھ والی چئیر کی بجائے اپنے پاپا کے۔

ساتھ جا بیٹھی بہت مس کیا میں نے ان پلوں کو پاپا۔

میری گڑیا تمہارے پاپا بھی تو تمہیں دیکھ کر ہی جیتے

ہیں۔ میں آج اپنے پاپا کو سارا کھانا اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں

گی۔ آپ کے ہسپینڈ کو کھانا کھلا دوں آپ کو کوئی اعتراض

تو نہیں ہے ناں - غازیہ نے اپنی ماں کو شرارت سے کہا -

جس پہ سب نے مشترکہ قہقہہ لگایا - بری بات غازیہ نسیم

بیگم نے اسے ٹوکہ بچکانہ حرکتیں چھوڑو کھانا کھاؤ -

کسی کا لحاظ ہی کر لیا کرو - بیگم چھوڑو ناں بچی اتنے

دنوں بعد تو اسے یوں کھلکھلاتے دیکھ رہا ہوں - ظہیر نے

اپنی بیٹی کے سر کا بوسہ لیا - چلو چلو سب شروع کرو

وہ ابصار کو انور کرتی بس اپنے پاپا کو اہمیت دے رہی

تھی - ابصار نے اپنا موبائل اٹھایا اس پہ کچھ کام شروع

کر دیا - کیا ہوا بیٹا تم کھانا نہیں کھا رہے آنٹی - آنٹی نہیں

ماما بولو میں اگر پاپا ہوں تو وہ ماما ہی ہوتی ناں۔

جی کھا رہا ہوں بس ایک میل کر لوں بیٹا کھانے کو ویٹ

نہیں کرو اتے۔ غازیہ نے اسے غور سے دیکھا مجھے بھی کھلاؤ

ابصار نے غازیہ کو اشارہ دیا۔ وہ جان بوجھ کر اسے تنگ

کر رہا تھا۔ غازیہ نیچے منہ کر گئی مگر اسے بے چینی ہو رہی

تھی اور اپنے پاپا کے پاس بھی اسی لیے جا بیٹھی تھی۔

تاکہ وہ ابصار عالم کے بے موقع رو مینس سے بچ سکے۔

حالانکہ وہ بہت سو برا انسان تھا۔ سنجیدہ رہینے والا۔ اپنے

کام سے کام رکھنے والا کسی قسم کا مزاق اس کی فطرت

میں ہی نہ تھا۔ مگر وہ غازیہ کے گال کی سرخی دیکھنے

کے لیے شرارت کر جاتا۔ اور وہ ان سب کے بیچ خواہ مخواہ

شرمندہ ہو جاتی۔ اسے لگتا جیسے سب مجھے ہی دیکھ رہے ہوں

حالانکہ ایسا تھا نہیں وہ سب کو بڑی دیکھ کر ہی ایسا کر

رہا تھا۔ میری بھولی بھالی غازی اس نے دل میں سوچا

وہ جانتا تھا وہ نہیں کھلا سکے گی کھانا پھر بھی وہ جان۔

بوجھ کر اسے تنگ کرتا پھر کھانا کھانے لگا۔

وہ اتنے سرسبز موڈ میں کھانا کھا رہا تھا کہ غازیہ کو لگا

وہ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔

اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا مگر وہ پانی کا گلاس اٹھا

کر پانی پینے لگی ابصار اسے نوٹ کر رہا تھا۔ مگر سرسیر تھا

کھانا کھا کر سب لاونج میں آن بیٹھے تھے جو سٹنگ روم

تھا۔



www.urdu novelsmania.com

چائے کا ابھی دور باقی تھا جب زلیہ داور اور مسسز داور

نے اندر قدم رکھا تھا۔ زلیہ داور کی سب سے پہلی نظر

غازیہ پہ پڑی تھی اس کا شرمندگی سے رنگ بدلہ تھا۔

وہ جینز پہ شرٹ پہنے کافی ڈیسینٹ حلیے میں لگ رہی۔

تھی۔ غازیہ ظہیر سمجھ گئی تھی اس لیے وہ کھڑی ہو کر

آگے بڑھی اور اسے اپنے گلے لگایا۔ کیا تم انکل جسٹس ظہیر

کی بیٹی ہو۔ زلیہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

کیا آپ انکل داور کی بیٹی ہو۔ وہ دونوں کھلکھلا دیں۔

www.urdu novels mania.com

ایس ایس پی داور ظہیر الحسن اور ابصار کے برابر جا

بیٹھے۔ ہن نے ابھی ابھی کھانا کھایا ہے داور صاحب آپ لیٹ

ہو گئے۔ میں ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا تو سیدھا یہی چلا

آیا۔ کھانا ہم سب کھا کر آئے ہیں۔ ہاں البتہ چائے ضرور
پینے گے۔

یہ میری بیٹی زلیہ ہے اور زلیہ یہ جسٹس صاحب کی
بیٹی اور ابصار عالم کی مسسز بن چکی ہیں۔

داور نے سب کا اپنی بیٹی سے تعارف کروایا۔ ابصار نے بھی
اسے مسکرا کر دیکھا۔

زلیہ شرم سے پانی پانی ہو گئی اسے اپنی خطائیں یاد آ رہی
تھیں۔

غازیہ نے اس کی مشکل آسان کر دی۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس

آن بیٹی اور اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔

ہیر بھی ان کی باتیں سن کر مسکرا نے پہ اکتفا کر رہی تھی۔

ابصار عالم کو بھی کوئی کام تھا تو وہ بھی اجازت لینے

لگا۔ مگر جسٹس ظہیر الحسن نے اسے بیٹھنے کا کہا۔ اور

پھر بیٹھ گیا۔ میں سب کے درمیان ایک اعلان کرنے والا ہوں۔

سب ظہیر الحسن کی جانب متوجہ ہوئے۔ جیسا کہ آپ سب

جانتے ہیں کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح ابصار سے ایمر جنسی

میں کروا چکا ہوں۔ اب میں جب خیر خیریت سے گھر آ گیا

ہوں تو۔ میں اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی دھوم دھام سے

کرنا چاہتا ہوں۔ ابصار بیٹیاں موجود ہے۔ تو میں چاہتا

ہوں کہ میں باقاعدہ شادی کی ڈیٹ فکس کروں اور پھر

سارے فمکشز کر کے اپنی بیٹی رخصت کروں اپنی دعاؤں

کے ساتھ۔ میرا ہم کی باچھیں کھل اٹھیں۔ زلیہ کو بھی یہ

سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔

بلکہ مستی کسے اچھی نہیں لگتی۔ اور اتنی فریسٹریشن

کے بعد تو یہ سب ہونا بھی چاہیے تھا۔ غازیہ پہ بھی بہت

دنوں کی چھائی اداسی کی وہ دھند چھٹنے لگی تھی۔

ابصارِ عالم کے بھی لبوں پہ مسکان تھی۔ کیونکہ یہ سب

ظہیر الحسن کو اس رات آنیڈیا بھی ابصار ہی دے کر آیا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ غازیہ ظہیر اپنے سارے ارمان پورے کرے۔

شاپنگ کرے دل کھول کر مہندی کا فکشن ہو۔

اور وہ دونوں بے قرار اس دن کا بے صبری سے انتظار کریں۔

مگر یہ سب وہ سوچ رہا تھا۔ غازیہ کے لیے تو یہ سر پرانز

تھا۔ کیوں بیٹا تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ وہ ہمیشہ

کی طرح بس مسکرا دیا۔ مگر غازیہ کو کچھ عجیب سا

احساس ہوا۔ نہ جانے کیوں وہ اداس ہو گئی۔

غازیہ تم خوش تو ہوناں میری بچی۔ جی پاپا میں بھی

خوش ہوں۔ چلو پھر تم اسی جمعہ کو برات لے آنا۔ ایک ہفتہ

ہے تمہارے پاس جو تیاریاں کرنی ہیں کر لو۔

اور ہیر میرے پاس رہے گی۔ غازیہ نے پہلے ہی بھنگ کروالی۔

اور زلیہ آج سے آپ بھی ہمارے ساتھ ہوں گی ہر فنکشن

میں۔ غازیہ نے اسے ڈس ہارٹ کرنا مناسب نہ سمجھا اور

اسے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ اور میں کس کے ساتھ یوں۔

شان بھی چلا آیا۔ شان ادھر ہی اپنے انکل کے ساتھ سارے

کام نمٹائے گا۔ ابصار نے لقمہ دیا۔ تمھاری ڈیوٹی ہے کہ

تم ان کے ساتھ ہر شاپنگ پہ جاؤ گے۔

ساتھ ساتھ میں آپ سب سے بھی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

داور سر اجازت ہے کیا۔ کیا میں یہاں ہی آپ سے کچھ مانگ

سکتا ہوں۔ ہاں ہاں بیٹا ضرور۔ میں اپنے بھائی خرم کے لیے

آپ سے آپ کی بیٹی مانگنا چاہتا ہوں۔ زلیہ داور کے کان

کی لوئیں پہلی بار سرخ ہوئیں تھیں۔ لیکن ہاں سے پہلے آپ

آپ زلیہ سے پوچھ لیں۔ اور آنٹی سے بھی۔ میری بیگم تو

بہت سعادت مند ہے۔ میرے ہر فیصلے سے سٹیفانیڈ ریٹی

ہے۔ البتہ میں زلیہ سے پوچھ کر تمہیں بتا دوں گا۔

لڑکیاں باہر لان میں نکل گئیں تھیں۔

کامران انکل آپ سے بھی ایک ریکوئسٹ کرنی ہے مجھے۔

مناسب تو نہیں ہے مگر کیوں کہ آپ سب بھی ایک فیملی۔

کی طرح ہی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کامران خان بھی متوجہ ہوئے۔ اور ان کی بیوی بھی۔ میں

شان کے لیے ہیرماہم کے لیے دست دراز ہوں۔

ابصار بیٹا میں بھی بہت انسا پاؤں ہوں تم سے۔ تم نے

انسانیت سکھائی ہے لوگوں کو۔ حارے زیر نگرانی ہر

نوجوان بہت اچھی تربیت کا حامل ہے۔ مجھے خوشی ہو۔

گی تم سے رشتہ جوڑ کر مگر مجھے بھی اپنی بیٹی سے

پوچھنا ہو گا اور ابھی وہ زیر تعلیم ہے۔ اس لیے اس کی

جلدی شادی نہیں کر سکوں گا۔ کوئی بات نہیں۔ تعلیم وہ

دونوں دوستیں وہی سے حاصل کرتیں رہیں گی۔ غازیہ کی

بھی تو شادی ہو گئی ہے۔ وہ بھی تعلیم تو نہیں چھوڑ دے

گی۔ کامران نے اپنی وائف کو دیکھ اور پھر ظہیر الحسن کو

دیکھا۔ بچہ اچھا ہے شان بھی بچی خوش رہے گی اور اپنی

دوستی اور بھی مضبوط ہو جائے گی۔

سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ اس رشتے کے لیے

سب ہی خوش تھے۔ ظہیر یار تو نے کیا داماد چنا ہے۔ ہم

سب اس سے بڑے ہیں مگر کام بڑے ابصار عالم کے ہیں۔

www.urdu novelsmania.com

سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

وہ سب ہنسی خوشی گپ شپ کرنے لگے۔ شان ساری باتیں

سن کر باہر نکل گیا۔ ابصار عالم کی محبت پہ تو اسے پہلے

ہی کوئی شک نہ تھا۔ مگر آج اسے اس بات پہ بھی یقین

ہو گیا تھا کہ وہ کیسے ان بن ماں باپ کے بچوں کی دل کی

باتیں سن لیتا تھا۔ ان کی خوشی کو ہر طرح سے پورا کرتا

تھا۔ خوشی سے اس کی آنکھوں سے آنسو پھسل رہے تھے۔

اور وہ خود پہ قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔

ابصار عالم گلا کھنکارتا لان میں آیا۔ اس جی عادت تھی وہ

کسی کے گھر جائے یا اپنے گھر وہ اس طرح کھانا کر متوجہ

ضرور کرتا تھا۔ ابھی بھی چونکہ وہاں زلیہ داور۔



ہیرماہم اور غازیہ ظہیر موجود تھیں تو اس نے وارن کیا۔

وہ غازیہ کے پاس آن رکا۔ غازی بات سنو غازیہ ایک دم

کھڑی ہوئی۔ اور اس کے پاس گیٹ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

ابصار عالم نے اپنے دونوں موبائل رائٹ بینڈ سے لیفٹ

میں منتقل کیے۔ گھر چلوگی یا یہی رکوگی۔ ابصار نے جان

بوجھ کر اسے تنگ کرنے کا سوچا وہ بس بات کرنا چاہا۔

رہا تھا۔ غازیہ ظہیر بھی جسٹس ظہیر الحسن کی بیٹی

تھی۔ حاضر جواب آپ کو کیا لگتا ہے۔ ابصار مسکرایا

اور تھوڑا نیچے اس پہ جھکا غازی تھوڑا پیچے پیچھے ہٹی۔

ہ۔ کان میں ہیں نہ کہ گھر میں ابصار۔ وہ مسکرا دیا۔

تم اس طرح تنگ کرو گی تو کبھی ادھر نہیں آنے دوں گا۔

وہ اسے تنگ کرتا باہر نکل گیا۔ بدتمیز غازیہ بڑبڑاتی۔

وہ واپس لان میں چمیر پڑے آن بیٹھی۔

وہ ابھی بیٹھی ہی تھی کہ اس کے موبائل کی اسکرین

جگمگاتی ہوئی چنگھاڑی۔ ابصار کانگ یہ اب مجھے پھر

کیا کال کر رہے ہیں ایکسکوز می وہ دونوں کو کہتی ہوئی

سائیڈ پہ جا کھڑی ہوئی۔ زلیہ داور اسے رشک سے دیکھنے

لگی۔ کتنی لگی ہے ناں غازیہ ظہیر اسے مخلوق کا سب سے

کثیر نگ شخص ملا ہے۔ ہاں یہ تو ہے ہیر نے بھی اس کی ہاں

میں ہاں ملائی۔ جی فرمائیں تم مجھے انور کیوں کر رہی

ہو۔ میں نے کب انور کیا میری ایسی جرأت و جسارت۔

صبح سے ایک منٹ کا بھی ٹائم نہیں دیا تو یہ کیا ہے۔

آپ جانتے ہیں ہم گیسٹ تھے وہاں اور پاپا ماما بھی موجود تھے۔

ابھی میرا سفر نہیں کٹ رہا۔ مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔

ہم کیسے ساتھ رہیں گے۔ موبائل پہ وہ کیسے وہ میں تمہیں

بعد میں سکھاؤں گا۔ اچھا ابھی مجھے زلیہ اور ہیر کو

کہہنی دینی ہے ۔ سورمجھے کس نے دینی ہے ۔ پلیز آپ ۔

مجھے ان میٹرڈ بنانا چاہ رہے ہیں ۔ ۔

غازیہ نے ابصار سے ڈرتے ڈرتے بات کی ۔ مبادہ وہ ناراض ہی

ہو جائے ۔ مجھے تو ابھی سے تمھاری کمی فیل ہو رہی ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ تم ساتھ چلو میرے ۔ بارات والے دن ساتھ

ہی آجائیں گے ۔ واہ کیا شادی ہوگی اپنی پھر تو غازیہ اس

کی یہ خواہش سن کر بہت بدمزما ہوئی ۔ حد ہے ابصار آپ

مجھے بارات والے ساتھ لائیں گے اور یوں ہی ساتھ لے جائیں

گے ۔ کمال ہے ۔ ہاں تو اس میں کیا حرج ہے ۔ ابصار نے اسے

سب کیا۔ میں فحاح کال ڈسکنٹ کر رہی ہوں۔ بعد میں بات

کریں گے مناسب نہیں لگتا۔ میرے سے زیادہ اہم ہے کیا

دنیا۔ تمہیں غازی لو کر دیا آف اور وہ سچ میں کال ڈسکنٹ

کر گیا۔ غازیہ کی جان پہ بن آئی۔ مجھے تو اسے منانا بھی

نہیں آتا اوپر سے میں اس کے پاس بھی نہیں۔ غازیہ واپس

اپنے چئیر پہ آن بیٹھی۔ داور اور مسسز داور باہر آتے

دیکھائی دیئے۔ وہ زلیہ کے پاس آن رکے اور اسے ساتھ

لیتے باہر نکل گئے۔ غازیہ نے بھی شکر ادا کیا وہ خواہ

مخواہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔

ہیرماہم اور اس کے والدین نے بھی اجازت چاہی۔

غازیہ ان سب کو الوداع کرتی۔ کچھ دیر اپنے پاپا کے پاس

بیٹھی مگر پھر ان کو دودا دے کر سلا کر اپنے روم میں چلی

آئی۔ اس نے کال ملائی مگر ابصار نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔
پلیز کال اٹھاؤ ناں مجھے تنگ مت کرو پلیز۔

وہ اسے مسیج پہ مسیج کرنے لگی مگر ابصار نے اسے کسی

بھی قسم کار سپانس نہ دیا۔ وہ بہت گھبرا گئی۔

ابصار نے سب کو اس کی کال پک کرنے سے منع کر دیا۔

اور اگر کوئی اٹھا بھی کے تو اسے کہنا کہ میں گھر ہی نہیں

آیا۔ وہ تھوڑا سا غازیہ کوتنگ کرنے کا سوچ رہا تھا۔

مگر اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ خود ہی پریشان ہو جائے گا۔

آخری بار کال کر رہی ہوں اگر آپ نے میری کال نہ اٹھائی تو

میں وہ کرباؤں کی جو آپ کی سوچ بھی نہیں ہوگی۔

اس نے ایک دھمکی آمیز مسیج سینڈ کیا۔

www.urdu novels mania.com

اور آخری بار اسے کال ملائی۔ مگر ابصار نے اس بار بھی کال

پک نہیں کی۔

غازیہ ظہیر نے اپنی چادر اور حجاب اٹھایا اور کسی کو

بتائے بغیر باہر نکل گئی۔

چوکیدار کو بھی منع کر دیا۔ وہ روڈ پہ گاڑی لے آئی۔ وہ بہت

ریش ڈرائیو کر رہی تھی۔ غازیہ گاڑی میں جب بھی بیٹھتی

تھی۔ وہ بھول جاتی تھی کہ وہ گاڑی ہے جہاز نہیں۔ مگر

اسے ریش ڈرائیو نگ پسند تھی۔ اس لیے بھی اسے جسٹس

ڈرائیو نے ساتھ ہی بھیجتے تھے۔

رات چونکہ زیادہ ہو رہی تھی۔ شہر میں ٹریفک بھی کم ہی

تھی۔



غازیہ ظہیر نے بیل پہ ہاتھ رکھا اور اٹھانا جیسے بھول گئی

وہ اتنے غصے میں۔ تھی کہ شاید ابصار کا گلا دبا دیتی۔

ابصار کے ہومز کمپیوٹرز الٹ ہوئے تھے۔

غازیہ؟ وہ آپ سے ماتھے پہ تیوریاں چڑھاتا بڑبڑایا۔ ساتھ ہی

شان کو آواز دی۔

شان خان بابا سے کہو گیٹ کھول دے۔ جی باؤ وہ جی کہتا

گیٹ تک آیا تھا۔ ابصار جانتا تھا وہ روم میں ہی آئے گی۔

اس لیے وہ سٹنگ روم میں چھپ گیا۔

غازیہ کی ہیل کی ٹک ٹک اس کے روم میں آرہی تھی۔

شان ابصار کہاں ہیں بھابھی وہ اپنے روم میں ہیں۔ اچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ اور آگے بڑھ گئی۔

وہ روم میں ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر ابصار نہیں تھا۔

ابصار کی کٹن بیڈ پہ موجود تھی۔ غازیہ نے ابصار کو

پکارا جب کہ کٹن کو اپنی نیند خراب ہونے پہ بے حد غصہ

آیا۔ وہ اچھل کر اس پہ جمپ کرتی اس سے پہلے ہی۔ ابصار

نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔ بری بات کٹن۔ شی از یور

نیو روم میٹ۔ چھوڑو مجھے پھر چھوڑنے کی بات کی۔

تمہاری توجہ کو شادی نہیں ہے۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔

وہ اسے اپنی گود میں ایسے اٹھائے ہوئے تھا۔ جیسے دو سال

کا کوئی بچہ اٹھاتا ہے۔

میں نے کہا مجھے نیچے اتاریں وزن تو میں نے اٹھایا ہوا ہے

تم نے نہیں۔ پھر کیا مسئلہ ہے وہ بری طرح بلش ہوئی۔

آپ سے حساب کرنے آئی ہوں۔ مجھے بتاؤ میری کال کیوں

نہیں پک کی۔ تم سے ناراض ہوں اچھا تو ابھی گود میں

کیوں اٹھایا ہوا ہے۔ وہ کٹی یعنی بلی کا بچہ۔ اس سے

بچانے کے لیے ہاں جیسے بہت فکر ہے میری۔

بہت برے ہو تم ابصار عالم۔ برا ہوتا تو تم مجھ پہ کیسے مر

مٹی۔ بڑی خوش فہمی پال رکھی ہے۔ خوش فہمی نہیں دور

اندیشی کو۔ وہ اسے یوں ہی اٹھا کر اپنے ساتھ لگائے

باتیں۔۔ کر رہا تھا۔ آپریشن ہوا ہے آپ کا آپ کو وزن منغ ہے۔

وزن اٹھانا منغ ہے۔ تمہیں نہیں۔ وہ اسے بیڈ تک لے آیا۔

www.urdu novels mania.com

کیا اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے

۔ اتنی سی بھی نہیں کرتی اس نے اپنی دوانگیوں کی چٹکی

بنائی اور اسے اور بھی چڑایا۔ اچھا نہیں کرتی مجھ سے

محبت۔ پھر میرے کال نہ اٹھانے پہ یہاں تک چلی آئی ہو۔

- جب کہ اتنی رات ہو چکی ہے - اور وہ بھی اکیلی -

می - آپ سے یہ کہنے آئی ہوں وہ اٹھنے لگی مگر ابصار

اس کے پہلو میں لیٹ گیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

اسے اپنے قریب کر لیا - دور نہ جاؤ نہ اب دل نہیں - لگتا

تمہارے بنا جھوٹ نہ بولو مجھے اتنا تنگ کرتے ہوئے - میں

اتنی ریش ڈرائیو نگ کر کے آئی ہوں - اگر کچھ ہو جاتا تو -

مجھے بھی کچھ ہو جاتا - وہ ادا اس ہوتے ہوئے بولا -

بہت برے ہو تم سچ میں میں آنی ماما پاپا کو بتا کر نہیں

آئی۔ چوکیدار ان کو بتا دے گا۔ کال کر کے بول دو میرے

پاس ہو۔ وہ کیا کہیں گے وہ مجھے اکیلے گاڑی نہیں۔ لے

جانے دیتے۔ آپ کال اٹھا لیتے تو یہ نوبت ہی نہیں۔ آتی۔

اچھا ماما کو کال کر دو پاپا تو دو ا کے اثر سے سو رہے ہوں گے۔

میں اب جا رہی ہوں وہ پھر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

مگر ابصار نے اسے اپنے اندر جیسے سمو سالیہ۔ وہ بے بس

ہونے لگی۔ اس کے جسم سے اٹھتی وہ بھیجی بھیجی سی

مہک اسے مدہوش کرنے لگی۔ مجھے جانے دیں پلیر پاپا کیا

سوچیں گے۔ اس کے شرم سے گال سرخ ہونے لگے۔ ہماری

ڈیٹ فکس ہوئی ہے اور میں یہاں ہوں۔ اٹھ دن بھی نہیں

رہ سکی۔ وہ ضد کر کے دیکھ چکی تھی اب منتوں ہا اتر

آئی تھی۔ رات بہت ہو گئی ہے غازیہ میں صبح خود پھوڑ

آؤں گا۔ اور کچھ نہ کچھ سوچ ہی کیں گے بہانہ بھی۔

عاشق تو سولی چڑھ جاتے ہیں۔ تو بے شرم کیوں نہیں ہو سکتے۔

اوو وفف آپ سے سب کچھ کہنا بے کار ہے۔
www.urdu novels mania.com

اچھا اب مجھے منانے آئی ہو تو مجھے مناؤ ناں میں تو

۔ ناراض ہوں تم سے۔ ابصار اس کی کمر سے ہاتھ ہٹاتا ہوا

مصنوعی ناراضگی سے بولا۔ اچھا وہ کھڑی ہوئی میں آپ کو

منانے نہیں کچھ بتانے آئی تھی۔ وہ دروازے تک پہنچی۔

اس نے کال کھولنے کی کوشش کی مگر ابصار اس کی۔

حرکت پہ مسکرا رہا تھا۔ یہ فکرمزلاک ہے تم سے نہیں کھلے

گا۔ کوشش بے کار ہے۔ وہ رونے بیٹھ گئی دروازے کے پاس

ہی۔ ابصار حقیقت میں گھبرا یا وہ اٹھ کر اس کے پاس چلا

آیا اور گھنٹوں کے بل بیٹھ کر اس کے کان پکڑ لیے۔

پلیز معاف کر دو مجھے۔ غازیہ کو اس کی اس حرکت پہ

ہنسی چھوٹ گئی۔ یہ ہوئی ناں بات ایم سوری وہ وہی بیٹھا

اسے اپنے ساتھ لگاتا۔ پیار سے اس کے سیدھے گال کے نیچے

ہاتھ رکھے اسے بہلانے لگا۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے مگر غازیہ ابصار کی حرکتوں سے تپ

کر دو رجا کھڑی ہوئی۔ مجھے ابھی اپنے گھر جانا ہے بس۔

غازی کیا تمہارا دل نہیں کرتا کہ تم مجھے محسوس کرو وہ اس

کے سامنے جا کر کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ اپنے سینے پہ باندھ لیے۔

وہ بلیک ٹی شرٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

غازیہ نے اتنی دیر میں پہلی بار اسے نظر اٹھا کر دیکھا۔

باتوں میں مت الجھاؤ مجھے تنگ کرنے میں مزا آتا ہے ناں

آپ کو نہیں غازی یہ تو میرے پیار کا انداز ہے اور ایک

اور بات اپنے زہن - میں بٹھالو - میں تم سے ناراض نہیں ہو

سکتا بس تمہیں تنگ کر رہا تھا - تم اسے سریس مت لیا

کرو - وہ اسے چھوئے بغیر ہی اس سے باتیں کرنے لگا -

مبادی وہ دوبارہ پھر نہ بھڑک جائے -

www.urdu novels mania.com



غازی ابصار نے اسے کال کی آج مندی کا فکشن تھا -

وہ نیند آلود آواز میں کیا مصیبت ہے ہیرے سونے کیوں -

- نہیں دے رہی۔ میں ابصارات کر رہا ہوں اس کی آنکھیں

پوری کھلیں اور وہ آنکھیں پھاڑ کر اسکرین کو دیکھنے لگی۔

تم ابھی تک سو رہی ہو اور میں باہر گیٹ پہ ہوں۔

کیا وہ بیڈ سے تقریباً پھلانگ لگا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

جی ہاں بھول گئی کیا۔ ہمیں مہندی کے لیے شاپنگ مل کر

کرنی ہے۔ یاد ہے مجھے میں ابھی آئی وہ عجلت میں

بس اپنی چادر اور حجاب اٹھا کر نیچے بھاگی تھی۔

اما آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں ابصار کے ساتھ مجھے

کچھ چیزیں پرہیز کرنی تھیں آپ کو بتایا تو تھا۔

سوار جا کر انعم (ملازمہ) اٹھانے گئی ہے مگر تمہاری آج

کل نیند ہی پوری نہیں ہو رہی۔ ہاں تورات کو سو بھی تو

دیر سے رہی ہوں۔ وہ جاتے جاتے جواب دے گئی۔

ابصار عالم وانٹ سوٹ پہ بلیک واسکٹ پہنے آنکھوں پہ

گولڈن گاگز لگائے۔ جیسے آج وہ دوہا بن کر آیا ہو۔

www.urdu novels mania.com

اور اس کی نسبت غازیہ ظہیر بلیک کنٹراسٹ سوٹ

وہ بھی سلوٹ زدہ رات کا پہنا ہوا۔ اس پہ سکن چادر لپیٹ

میر ون اسکارف سے حجاب کیے وہ عام سے حلیے میں بھی

منفرد ہی لگ رہی تھی ابصار عالم کو۔

تمہیں یاد ہے ناں ہمیں کیا لینا ہے۔ ہاں جی میں اتنی بھی

بھلکڑ نہیں ہوں۔ پھر بتاؤ کیا لینا ہے۔ ابصار گاڑی گلی سے

نکالتا ہی اس سے تنگ کرنے لگا۔ اور وہ ہمیشہ کی طرح ہی

چڑگی۔ لڑکچ ایک تو میں تمہاری اس عادت سے بیزار ہوں۔

وہ اس کی باتیں سن کر چڑگی۔ اور سونے پہ سہاگہ ابصار

نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا اور ایک ہاتھ

سے ڈرائو کر رہا تھا۔

ابصار دھیان سے گاڑی چلائیں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ میرے

ساتھ بھی تمہیں ڈر لگ رہا ہے۔ غازی جانتی ہو شوہر کا

مطلب کیا ہوتا ہے۔ ش سے شفاء اور ش سے ہی شفقت۔

و سے وعدہ عمر بھر ساتھ نبھانے کا۔ اس کے ساتھ دکھ اور

سکھ میں ساتھ رہنے کا۔ غازیہ اس کی باتوں میں کھونے۔

جی

لگی۔ وہ ایسا ہی توجہ دو گر ساتھ آپنی باتوں سے اصل

موضوع سے ہٹا دیتا تھا۔ وہ اس کی جھجک سمجھ رہا تھا۔

مگر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہمیشہ احساس دلاتا تھا کہ

میں تمہارے ساتھ ہوں ت۔ میرے ساتھ ہو۔ مگر غازیہ ابھی

ایسی باتیں نہیں سمجھتی تھی۔ وہ چھپا لیتی تھی اپنے

جزبات مگر ابصار بولٹ تھا اور ایک مرد تھا۔ وہ بولڈ ضرور

تھی۔ مگر شرم و حیا کا ایک پیکر تھی۔ اس میں

شرم و حیا رچی ہوئی تھی۔ جیسے وہ لڑکی۔ محبت بے

اختیار جزبہ سہی۔ مگر مرد ہو یا عورت اس پہ قابو پانا

اس کے بس میں ہے۔ وہ اسے چاہے تو عیاں کر دے اور چاہے۔

تو چھپالے۔ غازیہ کو بھی بے اختیاری میں محبت ہوئی

تھی۔ مگر وہ نکاح کے بعد بھی اسے چھپائے ہوئے تھی۔

یہ اس کا خیال تھا کہ ابصار نہیں جانتا۔

وہ اس سے محو گفتگو تھا۔ غازیہ اس کی آواز کے سحر میں

بھول گئی تھی جیسے کہ اس کا ہاتھ ابھی بھی ابصار کے

ہاتھ میں تھا۔

ہ سے ہمراہی اور رتبہ وہ جو اسے اپنے گھر میں لا کر دیتا

ہے۔ بے وقوف ہوتے ہیں وہ مرد جو عورت کو اپنا غلام

بناتے ہیں اور خود کو بے سکون کر لیتے ہیں۔

مرد عورت کو ملکہ بنائے تاکہ خود بادشاہ بن کر اس پر راج

کر سکے۔

باتوں باتوں میں وہ مارکیٹ پہنچ چکے تھے۔

غازیہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ مہندی کے فکشن

کے لیے کیا خریدے گی۔

کیوں کہ ان دونوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ شاپنگ کریں گے۔ مایوں کی بھی اور

مہندی اور بارات کی بھی مگر ابصار عالم غازیہ کے لیے

شاپنگ کرے گا اور غازیہ ابصار کے لیے۔

غازیہ اسی لیے پریشان تھی۔

اپنی شاپنگ تو وہ آنکھیں بند کر کے کر لیتی مگر ابصار

کے لیے وہ سمجھ ہی نہیں پارہی تھی۔۔۔۔

ابصار عالم لیڈیز ایریا میں جب کہ غازیہ ظہیر جینیٹس

ایریا میں گھوم رہی تھی۔ وہ مہندی کے فنکشن کے لیے

بہت ساری چیزیں دیکھ چکی مگر اسے سمجھ کچھ بھی

نہیں آیا۔

غازیہ ظہیر کو ایک آنیڈیا سوجھا۔

www.urdu novels mania.com

سنیے سسر۔ وہ ایک اسٹنٹ کے پاس پہنچی۔

مجھے ایسا جنٹس ڈریس دیکھائیے۔ جو مہندی کے حساب

سے بھی ہو اور سو بر بھی لگے۔ وہ لڑکی مسکرائی۔

آئیے میرے ساتھ وہ اسے لے کر ایک سٹال کے پیچھے کے گئی

غازیہ نے بیت سارے کپڑوں میں سے ایک ڈریس سلیکٹ کیا

گولڈن واچ لی گولڈن زرری کھسہ لیا۔

اور ساتھ ہی ایک یلیو کرتا لے لیا۔

اور اپنی شاپنگ مکمل کرتی ابصار عالم کے پیچھے آن کھڑی

ہوئی۔ ابصار بھی شاپنگ کمپلیٹ کر چکا تھا۔

وہ دونوں باہر آ گئے۔ برابر میں ایک ریسٹورنٹ ہے۔

ہم وہاں سے اچھا سا کھانا کھاتے ہیں مجھے بہت بھوک لگ

رہی ہے۔ نہیں میں تمہیں کہیں اور لے کر جا رہا ہوں۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔ سر پر انزوارِ یو ابصار نے گاڑی

کسی انجانے سے راستے پہ ڈالی تو غازیہ نے چونک کر
پوچھا۔

ابصار عالم اور غازیہ ابصار عالم ہیر ماہم کے گھر کے سامنے

رکے تو غازیہ نے ابصار کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

ہیرے تو گھر جا چکی ہوگی میں نے اسے رات کو ہی کال

کر دی تھی۔ اچھا تم چلو تو سہی ابصار اس کا ہاتھ

پکڑنے لگا مگر وہ تھوڑا پیچھے ہو گئی۔ ابصار اس کی حرکت

پہ مسکرا دیا۔

واپسی پہ بتاؤں گا ابھی تو چلو ابصار غازیہ کی جانب

تھوڑا جھک کر بولا اور آگے بڑھ گیا۔

غازیہ ظہیر اس کی پیٹھ کو گھورتے ہوئے اس کے پیچھے

چلنے لگی۔

اسلام و علیکم۔ ہیر اور اس کے والدین ان کے استقبال کے لئے

پہلے سے ہی موجود تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ پہلے ہی

ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ہیر کے گلے لگتے ہی غازیہ نے اس

سے پوچھا یہ کیا ہے ہیرے۔ تم آؤ تو سہی بیٹھو وہ اسے لان

سے لے ڈرائنگ روم میں بڑھ گئی۔ ابصار سامنے رکھے سنگل

صوفے پہ بیٹھ گیا۔ کامران بھی برابر رکھے تھری سیٹر

پہ بیٹھ گئے تھے۔ مگر ہیر کی مام کچن میں چلی گئی تھیں

تاکہ ان کے لیے انتظامات دیکھ سکے۔

غازیہ ہیر کے ساتھ اس کے روم میں جانے لگی مگر ابصار نے

اسے آواز دے کر اپنے پاس بلا لیا۔ ہمیں جلدی نکلنا ہے بہت

سارے کام ہیں۔ غازیہ اس کی بات سمجھتی ہوئی سامنے

والے صوفے پہ جا بیٹھی ہیر بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔

آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے کامران صاحب میں نے کال کی

بجائے خود آنا زیادہ مناسب سمجھا اور ہم ہی اس کا

خاندان ہیں تو آپ اب مجھے کوئی ریزن ایبل کی جواب دے

سکتے ہیں۔

ہیرماہم کی والدہ کوثر کامران بہت سارے لوازمات لے آئیں

تھیں۔ اس می۔ مٹھائی بھی شامل تھی۔

بیٹا ہیرماہم زرا اپنی والدہ کے ساتھ چکن میں کام دیکھ لو۔

ہمیں یہ رشتہ منظور ہے۔ غازیہ اٹھنے لگی تھی ماہم کے

ساتھ ہی مگر ابصار نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

غازیہ ہم دونوں اپنے شان کے لیے ہیرماہم کا رشتہ پکا کرنے

آئے ہیں۔ کیا واقعی وہ خوشی اور حیرانگی سے اچھلی۔

اچھا تو یہ تھا سر پرانزیوں تو ہماری دوستی اور بھی

مضبوط ہو جائے گی۔ وہ خوشی سے جھوم اٹھی اور ہیر کے

پاس کچن میں بھاگی۔ گھنی تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں

پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے بھی رات کو ہی پتہ چلا۔ اور

دوسری بات یہ کہ میں تمہیں۔ صبح کال کر کر تھک گئی۔

مگر تم نے مجھے جواب ہی نہیں دیا۔ ہیرے ہاں بولو۔ غازیہ۔

ہیر کو اپنے سامنے کرتی اس سے مخاطب ہوئی۔ تم

خوش ہونا اس رشتے سے ہاں میں بیت خوش ہوں اور

سب سے زیادہ میں اس لیے خوش ہوں کہ میں اور تم ایک

ساتھ رہیں گے ہمیشہ وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگیں۔

مسکرا دیں۔

کوثر اور کامران نے انہیں کھائے بغیر اٹھنے نہیں دیا تھا سو

وہ کھانا کھا کر ہیر کو بھی ساتھ لے گئے۔ ابصار ہیر کا لحاظ

کرتے ہوئے پر سکون تھا۔ وہ تینوں داور کے گھر پہ موجود

تھے۔ اور یہ بات بھی غازیہ کو گاڑی میں پتہ چلی اور یہ

بھی کہ خرم اسے پسند کرتا ہے۔ ایس پی داور تو آل ریڈی

تیار بیٹھے تھے۔ بس فار میلیٹی تھی جو اسے نبھانی آتی تھی۔

تو ایس پی صاحب ہم اپنی بارات کے اگلے دن آپ کے ہاں

آئیں گے اور اس سے نیکیسٹ ڈے شان کی بارات جائے گی۔

اس کا بھی رشتہ پکا ہو گیا ہے۔ اپنی ہیر ماہم بچے کے ساتھ

وہ پیار اور شفقت سے ہیر کو دیکھتے ہوئے بولا۔ ہیر کو بھی

بہت خوشی ہوئی ابصار کے اتنے اچھے طرزِ خطاطی پر۔

وہ بھی کھانے پر روک رہے تھے مگر ابصار نے انہیں اپنی

مہندی کا انویٹیشن دیا اور اللہ حافظ کہہ کر۔ غازیہ کے

گھر پہ چلے آئے۔

غازیہ کو ڈراپ کرتا وہ سیدھا گھر گیا تھا کیوں کہ اسے بہت

سارے کام کرنے تھے۔



ابصار عالم غازیہ ظہیر کے خریدے ہوئے کپڑے دیکھنے لگا۔

www.urdu novels mania.com

مہمان آ گئے تھے اور ان کو مہندی لگانے جانا تھا غازیہ کو

ظہیر احسن نے کہا تھا کہ نکاح پہلے ہی ہونے کی وجہ سے

وہ دونوں اب محرم ہیں تو تمام رسمیں ساتھ ساتھ ہونی

چاہیے۔ اس لیے ابصار بھی وہی جا رہا تھا۔ مگر وہ کپڑوں

کا کلدیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ وہ اتنا چپ کمر پہننا تو کیا

دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ عورتوں جیسا پیلا کرتا۔

اور اس پہ دو لائینز جو گرین کمر کی تھیں اس کا پارہ ہائی

ہوا۔ مگر وہ اپنے کول سے دماغ کی وجہ سے چپ کر گیا۔

میں اسے نہ پہن کر تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتا۔ وہ مسکراتا

ہوا تیار ہونے لگا۔

ابصار تیار ہو کر باہر نکلا تو سب ہی نے اسے غور سے دیکھا۔

وہ کھسیانا ہوا۔ وہ عالم لوہار جیسا لگ رہا تھا۔

مگر وہ کسی کو بھی خاطر میں لائے بغیر گاڑی میں جا۔

بیٹھا وہ تصور میں غازیہ کا سراپا لاتا ہوا مسکرا دیا۔

وہ جلد ہی غازیہ کے گھر پہ موجود تھے۔

کون میں ہی فنکشن رکھا گیا تھا۔ سٹیج پہ ابصار کو بٹھایا

غازیہ نے ابصار کو کال کی۔ آپ میرے روم میں آئیں مجھے

آپ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ میں ادھر بیٹھا ہوں

سب رسم سٹارٹ کرنے والے ہیں۔ مجھے نہیں پتہ آپ آرہے

ہیں تو ہی میں نیچے آؤں گی۔ وہ کال ڈسکنٹ کر گئی۔

ابصار پہلو بد لئے لگا وہ سب کے درمیان گھرا بیٹھا تھا۔

ایسے میں وہ کیسے سب کو چھوڑ کر اوپر چلا جاتا۔ مگر

غازیہ کی وہ آخری بات کہ گا آپ تو بہت بولڈ ہیں۔ مجھے

سمجھاتے ہیں اب آپ کیوں گھبرا رہے ہیں۔۔۔

ابصار نے شان کو مسیج کیا چم چم کی پلیٹ میرے اوپر گرا

www.urdu novels mania.com

دو شان جو سامنے ہی کھڑا تھا ابصار کی جانب دیکھا وہ

سریس تھا۔ شان نے پلیٹ اٹھائی اس میں میں سے ایک چم

چم اٹھایا ابصار کی جانب بڑھا جان کر ٹانگ ٹیبل سے

اٹکائی اور پلیٹ سمیت ابصار کے اوپر گرتے گرتے بچا۔

اللہ خیر کرے ابصار کرتا جھاڑتا ہوا کھڑا ہوا۔ شان اتنے۔

۔ بوکھلائے ہوئے کیوں ہو یا ر سارے کپڑے خراب کر دیے۔

ایم سوری بھائی وہ ٹیبل سے اچانک میرا پاؤں اٹک گیا تھا۔

وہ بھرپور ڈرامہ کرتا ہوا بولا۔ سچھا چلو کوئی بات نہیں۔

وہ شان کے کندے کو تھپک کر بولا۔ ایکسیکوز می وہ سب

سے ایکسیکوز کرتا اندر بڑھ گیا۔

ابصار عالم اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتا ہوا

جلدی جلدی زینے چڑھنے لگا۔

غازیہ نے اپنے روم سے دیکھ لیا تھا اس لیے وہ اپنے

گول پنک بیڈ کے بیک پردے کی پیچھے چھپ گئی

ہیر اور زلیہ کو نیچے بھیج دیا تھا

غازیہ نے۔ ابصار نے ہلکا سا ڈور ناک کیا مگر کوئی رسپانس

نہ ملا اس نے گلے کو صاف کیا اور اندر قدم بڑھا دیے۔

غازیہ کے بیڈ پہ میک اپ کی کچھ چیزیں بکھری پڑی تھیں۔

ابصار نے اسے آواز دی مگر کوئی آواز نہیں آئی۔ مگر کمرے

میں بھیڑی بھیڑی سی خوشبو آرہی تھی۔

ابصار کو یقین تھا کہ وہ اندر ہی ہے۔ وہ بھی ابصار تھا اپنے

قدموں پہ پیچھے گھوما دو چار قدم چل کر دروازے کے

پاس آیا۔ اور اندر سے لاک کر دیا غازیہ کو لاک کی آواز سن

کر غش سا آیا وہ فوراً پردے کے پیچھے سے باہر آئی۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ وہ لاک کر کے دروازے کے آگے ہی ہاتھ۔

۔ سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ سیلو کمر میں تازہ

دم سا وہ کھلا کھلا لگ رہا تھا غازیہ نے اسے نظر بھر کر

دیکھا۔ ابصار خاموشی سے مسکراتا رہا مگر اسے اتنے انہماک

سے دیکھ بھی رہا تھا۔ وہ گرین اور سلور اور اس کے ساتھ

ریڈ پلاز اور گرین دوپٹہ سر پہ سیٹ کیے وہ بہت خوب

صورت لگ رہی تھی۔

ابصار اس کے قریب چلا آیا۔ لو آگیا ہوں میں یہ تو تمہارا

روم ہے غازیہ تم مجھے دشت میں بھی پکارو گی تو یارم تیرا

ننگے پاؤں چلا آئے گا۔ وہ اس کی کانوں کی لوں پہ بوسہ

www.urdu novels mania.com

دیتا ہوا بولا غازیہ اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

کیا میرے ساتھ نیچے چلو گی یا پھر یہی اپنے جذبات تم پہ

واردوں۔ عہ بے قابو ہو ہو پیچھے پیچھے تم نے ہی بلایا ہے

مجھے میں تو اچھا خاصا شریف سا بندہ بن کر بیٹھا تھا۔

ابصار نے غازیہ کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر اس کے لبوں پہ

جھکا مگر غازیہ نے منہ سائیڈ پہ کر لیا۔ میری لپ سٹک خراب

ہو جائے گی۔ غازیہ کے ہونٹ شرم سے کپکپا رہے تھے۔

پلیز کوئی آجائے گا آپ کو کچھ دینا تھا مجھے ابصار کو

بھی۔ اس چیز کا احساس تھا مگر وہ غازی کا بچا سنورا
www.urduNovelsMania.com

روپ دیکھ کر بہک رہا تھا۔ ابصار ایک بار پھر اس کے ہونٹوں

پہ جھکا مگر دروازے پہ دستک ہوئی تھی اور ساتھ ہی ہیر

نے آواز لگائی غازیہ تو غازیہ ابصار کے ماتھے پہ بھی پسے

کے قطرے ابھرے تھے۔ وہ شرم سار سا ہوا تھا۔

میں ہیر کے ساتھ نیچے جا رہی ہوں اس نے الماری سے کچھ

چیزیں نکالیں اور ابصار کے سامنے رکھ دیں۔

یہ چیلنج کر کے نیچے آجائیں۔ غازیہ کہتے ساتھ ہی باہر نکل گئی۔

ابصار بھی بس اسے جاتے دیکھتا رہا۔ اور پھر اپنی چیزوں پہ

جھک گیا۔ ابصار وانٹ پہ گولڈن واسکٹ پہنے

گولڈن واچ اور گولڈن کھسے وہ کسی ہینڈسم ماڈل سے زیادہ

بچ رہا تھا۔ ابصار بڑے اعتماد کے ساتھ چلتا ہوا سٹیج پہ

آیا اور غازیہ کے پہلو میں آن بیٹھا۔ ایس پی داور ابصار کے

پاس آیا بہت جج رہے ہو یا ر اللہ نظر بد سے بچائے۔

سب نے پاس آ کر اس بیسٹ کپل کی تعریف کی تھی۔

وہ بس مسکرا رہا تھا۔ اسے موقع نہیں مل رہا تھا غازیہ سے

بات کرنے کا دونوں مووی کیمرے کے سامنے بیٹھے

ریاست کے بادشاہ اور رانی سے کم نہیں لگ رہے تھے۔

شان نے موقع دیکھ کر ہیر کے پاس جا کھڑا ہوا۔

شکریہ ہیر۔ ہیر نے گردن اٹھا کر دیکھا شان کو اپنے برابر دیکھ

کر شرمائی اور گردن جھکالی۔ کس بات کا شکریہ

میری زندگی میں آنے کے لیے شکریہ۔ میری لائف میں آنے والی

ت۔ واحد لڑکی ہو جس نے مجھے اڑیٹ کیا۔

ورنہ باؤ کی زات کے علاوہ مجھے کوئی پسند نہیں آتا تھا۔

میری دوسری محبت تم ہو۔ ہیر نے اس کے لہجے میں وہ

اپنا سیت محسوس کی اور وہاں سے بھاگ لی۔

www.urdu novels mania.com

خرم اور زلیہ ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے اچھے لگ رہے تھے

مگر دونوں کرتے ہوئے دیکھائی دے رہے تھے۔

یہ کیسا ڈریس پہنا ہے تم نے پوری چڑیل لگ رہی ہو۔

اور آپ اس زرد رنگ میں بالکل شیر لگ رہے ہیں۔ وہ اس کے
گولڈن کلر پہ چوٹ کر رہی تھی۔

دونوں یوں ہی نوک جھوک میں لگے تھے۔ خبردار تم نے میرے

سے پوچھے بغیر شادی کا جوڑا لیا تو میں پہلی رات ہی ڈرنا

نہیں چاہتا۔ اوہ شٹ اپ زلیہ اپنی جزباتی طبیعت کے باعث

جلدی چڑگی اور وہاں سے ہٹ گئی۔ خرم مسکرا دیا۔

ابصار سب کو خوش دیکھ کر بھی مسکرا رہا تھا۔ اودا اپنی

محبت کے حصول پہ بھی خوش تھا۔

وہ غازیہ کے قریب ہوا۔ اتنا خوبصورت گفٹ دینے کا بہت

شکریہ۔ غازیہ مسکرا دی۔



فکشن جاری تحاریرات بہت ہو گئی تھی۔

دور سے آئے ہوئے لوگ جا چکے تھے۔ رسمیں جاری تھیں۔

جب اصفہان جسٹس ظہیر الحسن کے قریب آکر رکھا تھا۔

وہ ابھی بھی اپنی ڈیوٹی پہ تھا۔ باہر سکیورٹی گارڈز کے

علاوہ پولیس کی بھاری نفری بھی موجود تھی۔

جسٹس ظہیر الحسن چونک کر کھڑا ہوا تھا۔ ابصار کے بھی

کان کھڑے ہوئے اور وہ فوراً جسٹس ظہیر الحسن کے پاس

چلا آیا۔

سب ٹھیک ہے ناں۔ پاپا ابصار نے آتے ہی سوال کیا ہاں آؤ

میرے ساتھ وہ باہر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

تم دونوں یہاں کیا کرنے آئے ہو۔ ہم تم سے معافی مانگنے آئے

ہیں۔ ظہیر انکل ہمیں معاف کر دو۔ فخری کی بیٹی اور ان کا

تیلی جیسا داماد ان کے آگے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ ظہیر

الحسن نے اسماء کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا ہمیں تم سے

کوئی گلہ نہیں بیٹا۔ پاپا کو بھی معاف کر دیں وہ بہت

شرمندہ ہیں۔ اور انکل جمالی نے بھی اپنی پوتی کو ہمارے

ساتھ بھیجا ہے وہ بیت چھوٹی ہے گاڑی میں سو گئی ہے۔

ہم سب آپ سے شرمندہ ہیں۔ پلیز انھیں معاف کر دیں۔

وہ بیٹی زات کی عزت کرتے تھے اور یہ سب جانتے تھے وہ

دونوں اس لیے انھیں بھیجا تھا مگر خود اچھی جیل میں ہی

تھے۔ ٹھیک ہے میں نے انھیں معاف کیا۔ مگر انھیں کھنا

وہ کچھی میرے سامنے نہ آئیں۔

رات کا فکشن تھا۔ بارات بگھیوں میں آئی تھی ابصار عالم

پیوروائنٹ واسکٹ سوٹ زیب تن کیے۔

سٹیج پہ بیٹھا غازیہ ظہیر کا انتظار کر رہا تھا۔

غازیہ پرپل اور فیروزی سوٹ میں محفل لوٹ گئیں تھیں۔

دلن آگئی کا شور برپا ہوا تو ابصار بھی کب سے جھکا ہوا

سہراٹھا کر سامنے سے آتی دلن کو دیکھنے لگا۔

وہ بہت سی خواتین کے جھرمٹ میں ملکہ عالیہ کی طرح

چلی آرہی تھی۔ جب وہ قریب آئی تو ابصار عالم کھڑا ہوا۔

غازیہ ظہیر کے بیٹھنے کے بعد وہ دونوں مختلف تصاویر

کا سامنا کرتے ہوئے کسی حد تک پرسکون تھے۔

دودھ پلائی کی رسم شروع ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی

جو تا چھپائی کے بھی منصوبے بننے لگے۔ ہیرماہم۔ زلیہ داور

عمارہ اور چند اور بھی فرینڈز تھیں جو آج اس رسم میں۔

شامل تھیں غازیہ کے کان کے قریب ابصار نے سرگوشی کی۔

تجھ پہ فدا ہیں سارے حسن و جمال والے۔

www.urdu novels mania.com

جل گئے جلال والے مر گئے مثال والے۔

غازیہ نے سر جھکا لیا۔ ابصار کے دل کے تار ہلا گئے

اس کے دیکھتے ہوئے انگارا جیسے گال۔

باؤزرا دھیان سے خرم نے کان میں سرگوشی کی آپ کے

جو توں پہ نظر ہے بہت سے لوگوں کی۔ اس نے زلیہ داور کی

طرف منہ کر کے بولا۔ زلیہ نے نہ سمجھتے ہوئے پہلو بدلا

ایک دن بعد ان کی بھی بارات تھی۔ مگر سب اپنی شادی

سے زیادہ ابصار عالم اور غازیہ ظہیر کی شادی پہ ایکسائیٹڈ

تھے۔

ابصار سچی سنوری غازیہ کے سراپے میں کھویا ہوا تھا۔

خرم کی سرگوشی پہ ابصار عالم

نے سر ہلانے پہ ہی اکتفا کیا۔ ابصار عالم نے ہیر کو

اشارہ کیا۔ ہیرماہم نے جھک کر ابصار کی منہ کے پاس کان

کیا سب ہی ادھر متوجہ ہوئے۔ تمہیں جو تا چھپائی کے میں

ڈبل پیسے دے سکتا ہوں کیا وہ ایکسائٹمنٹ سے چیخی۔

آہستہ بچے میرے آہستہ راز رکھنا سیکھو۔ ابصار نے اس کے

چیننے پہ سمجھایا۔ چیٹنگ نہیں چلے گی۔ ہیرماہم کے

پارٹنرز نے دہائی دی۔ وہ بھی کسی خطرے کی بومحسوس

کر رہے تھے۔ وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔ ابصار کے جوتوں کو

وہ مسلسل دیکھ رہی تھی۔ غازیہ کا ارادہ بھی ان کی ہیلپ

کرنے کا تھا مگر ابصار ابھی جوتے پہنے ہوئے بھی تھا۔

اور وہ تھوڑے فاصلے پہ بھی تھی۔ ابصار نے شان کو اشارہ

کیا۔ شان نے کان آگے کیا تو ابصار عالم نے اسے کہا۔

اگر تم ہیر کو کنوینس کرو تو غازیہ کی چپل بھی چھپا لو۔

اسے کہو میں دگنے پیسے دوں گا اسے اور یہ بے ہودہ رسم

بھی ختم ہو جائے۔ دلہن کی چوری کیا کریں۔ دلہا کو ہی کیوں

www.urdu novels mania.com

یہ قربانی دینا پڑتی ہے۔ شان مسکرا کر کھڑا ہوا۔

یہ چیٹنگ ہے یہ فاؤل ہے۔ میٹرز کے خلاف ہے یہ سب۔ کھسر

پھسر کر نابری بات ہے۔ خرم آگے بڑھا اور شان ہیر کے قریب

ہوا۔ آپ سب بھی تو منصوبہ بندی کر رہی ہو ہم بھی وہی کر

ہیں۔ خرم نے بھی زرا اکڑ کر کہا۔

مگر اس کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ ایک خوبصورت لڑکی

اندرو داخل ہوئی تھی اس کے ساتھ چار پانچ سال کا گول

مٹول بچا بھی تھا۔ وہ زبردستی اندرو داخل ہوئی تھی اس

کے پیچھے گارڈز بھی لپکے تھے۔ مگر جسٹس ظہیر نے
www.urduNovelsMania.com

انہیں واپس جانے کا کہا۔ وہ لڑکی ابصار عالم کے سامنے

جا کر رکی تھی۔ ابصار نے سر اٹھا کر اس انجان عورت۔

پہ غور کیا آپ میرے ساتھ ایسے کیے کر سکتے ہیں۔

اس لڑکی نے ابصار عالم کو براستہ مخاطب کیا۔

ابصار عالم آپ میرا نہیں تو کم از کم اس بچے کا تو خیال

کرتے شان اور خرم آگے بڑھا کیا بات ہے آپ کون ہیں۔ ہٹو

میرے راستے سے تم دونوں وہ ان پہ غرا کر بولی ابصار نے

بھی ان کو ہاتھ کے اشارے سے پیچھے ہٹنے کو کہا۔ جسٹس

ظہیر الحسن اور کامران خان ایس پی داور بھی ان کے پاس

سٹیج پہ چلے آئے۔ دھوکہ دیا آپ نے مجھے یہ کیا کہہ رہیں

ہیں۔ آپ ابصار اب تک پر سکون تھا جسٹس ظہیر الحسن

آگے بڑھے۔ کون ہو بیٹا تم مجھے سکون سے بتاؤ۔

وہ جج تھے تو اس وقت بھی دلائل سننا چاہتے تھے۔

وہ لڑکی رونے لگی میں اس شخص کی بیوی ہوں۔ اور یہ

ان کا بیٹا ہے ہماری شادی کو چار سال سے زیادہ ٹائم ہو گیا

ہے۔ دھوکہ دیا انہوں نے مجھے۔ کیلک کیلک کیا کہہ رہی

ہو تم لڑکی جسٹس ظہیر بھی گھبرائے۔
www.urdu novels mania.com

غازیہ ظہیر اپنا شرار سنبھالتی کھڑی ہوئی۔ ابصار میں یہ

کیا سن رہی ہوں غازیہ تم بیٹھو۔ ابصار نے اس کا ہاتھ پکڑ

کر بٹھانے کی کوشش کی وہ خود بھی کھڑا ہوا تھا۔

پاپا غازیہ ہاتھ پھڑوا کر اپنے پاپا کے گلے آن لگی۔ میرا بچہ

ظہیر احسن نے اپنی بیٹی کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

مجھے نہیں یقین آتا پاپا وہ سینے سے لگی تو رہی تھی۔

رونے کی وجہ سے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

ابصار عالم اس سے مخاطب ہوا جس نے بھیجا ہے آپ

کو آپ آخر کیوں انڈین سین کریٹ کر رہی ہیں۔ میں کوئی

انڈین سین کریٹ نہیں کر رہی جو سچ ہے وہی بتا رہی ہوں۔

میں جو کچھ نہیں جانتا وہ آپ مجھ پہ کیوں مسلط

کر رہی ہیں۔

ابصار تم مجھ سے بات کرو یہ سب کیا ہے۔ اگر تم شادی

شدہ تھے تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں پہلے۔ مجھے تم

سے یہ امید ہرگز نہیں تھی۔ ابصار مجھے بھی نہیں تھی۔



غازیہ بھی شو شو کرتی ہوئی بولی۔ اور پھر اپنے

پاپا کی بانوں میں جھول گئی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ غازیہ ابصار کی نظر سب سے پہلے پڑی

تھی۔ وہ غازیہ کی جانب بڑھتا تھا۔

جسٹس ظہیر نے ابصار کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

مگر ابصار رکا نہیں تھا وہ آگے بڑھا اور غازیہ کو اپنے

بازوؤں میں اٹھالیا۔ جسٹس صاحب میری صرف اور صرف

ایک ہی بیوی ہے اور وہ غازیہ ہے۔ رخصتی لے کر جا رہا ہوں

میں ایم سوری مگر یہ سچ ہے۔

اور ایک بات وہ جاتے جاتے پلٹا آپ بچ صاحبان میں سے ہیں۔

آپ بہتر جانتے ہوں گے۔ لوگوں کے چہرے پہ اور رنگ بھی۔

ابصار آ۔ اس لڑکی کی بات پوری نہیں ہونے دی تھی ابصار

نے اور اسے بری طرح جھڑک دیا۔ شٹ اپ مس ایکس

وائے۔ زیڈ مجھے لگتا ہے آپ کو کسی سائیکاٹرسٹ کی

ضرورت ہے۔ فوراً جاؤ اپنا اعلان کرواؤ۔ ابصار نے اسے وارن

کیا اور باہر نکل گیا۔ سب اس کے پیچھے لپکے تھے۔

ظہیر الحسن اور کامران خان ابصار کے پیچھے لپکنے لگے

تو ایس پی داور نے ان دونوں کو منع کیا۔

ظہیر صاحب اپنا ناتھا پکڑ کر بیٹھ گئے۔ نسیم بیگم کی بھی

www.urdu novelsmania.com

کچھ ایسی ہی حالت تھی۔

لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھی۔

وہ لڑکی پر سکون سے انداز سے وہی کھڑی تھی۔ وہ ابصار

کے اس طرح رخصتی سے حیران پریشان تھے۔

اس لیے اسے بھول گئے تھے۔ یعنی لڑکی کو۔ وہ آگے بڑھی

تھی۔



ابصار نے راستے میں گاڑی روکی اور ایک سٹور پہ شان کو

www.urdu novels mania.com

کو لڈرنک لینے بھیجا وہ کو لڈرنک کے آیا۔ ابصار نے

سادہ پانی کے قطرے غازیہ پہ چھڑکاؤ کی طرح چھڑکے اور

اس کی آنکھوں پہ پھونک ماری۔

غازیہ تلملائی اور جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

پہلے تو اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ میں کہاں ہوں۔ ابصار

نے گاڑی سائیڈ پہ لگوائی اور اس کے منہ کے ساتھ کولڈرنک

لگا دی غازیہ ظہیر کے بھی گلے میں کانٹے سے اگے تھے۔

اس نے بھی فٹافٹ چارپانچ گھونٹ بھر لیے۔

www.urdu novels mania.com

مگر پھر فوراً جیسے اسے کچھ یاد آیا۔ وہ اپنے حواسوں

میں آئی میں یہاں اور آپ کے ساتھ۔ گاڑی چلاؤ

خرم جو گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ ابصار نے اسے حکم دیا۔

غازیہ نے ابصار کے سینے پہ دو مکے جڑ دیے۔ مجھے اتارو

مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔ آپ نے دھوکہ دیا ہے۔ مجھے

آپ شادی شدہ تھے۔ ایک بچے کے باپ بھی پھر مجھے کیوں

پیار کا جھانسا دیا کیوں جھوٹ بولا۔

وہ بے بس ہو کر اونچا اونچا رونے لگی۔ ابصار نے اسے اپنے

ساتھ لگایا۔ اور اس کی آنکھوں کو باری باری بوسہ دیا۔

وہ اور بھی بھڑک گئی۔ دور رہو مجھ سے میں جانتی ہوں آپ

میری بے جا محبت کا فائدہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ ورنہ میرے

پاپایوں مجھے کبھی بھی نہ رخصت کرتے۔

غازیہ بس کر دو میں نے کوئی شادی نہیں کی۔ مجھ پہ

بھروسہ نہیں ہے یہ مت کہنا میں سہ نہیں پاؤں گا

اگر تمہیں مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے تو میں تمہیں کوئی

وضاحت نہیں دوں گا۔

وہ غازیہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں سے پکڑے سامنے

دیکھنے لگے۔

کیوں کہ غازیہ شیشوں پہ مسلسل ہاتھ مار رہی تھی۔

وہ گھر پہنچے تو غازیہ نے گاڑی سے نیچے اترنے سے انکار کر

دیا۔ ابصار نے سب کو رخصت کیا اور خرم اور شان کو بھی

اندر جانے کا اشارہ کیا۔

ابصار نے غازیہ کو زبردستی گاڑی سے نکالا اور پھر اسے

بازوؤں میں بھر اور اندر کی جانب بڑھا۔ غازیہ ہاتھ پاؤں

مار رہی تھی مگر ابصار کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

ابصار اسے اپنے روم میں لے جانے لگا مگر ٹائیگر نے اسے

اندر جانے سے منع کر دیا۔ اب تمہیں کیا ہوا ٹائیگر۔

میرا نیگ دیں ہمیں بھائی وہی لڑکی ابصار کے آگے آن کھڑی

ہوئی۔ ابصار نے غازیہ کو نیچے اتار دیا غازیہ بھی۔

ہکا بکا کھڑی رہ گئی۔ معافی چاہتی ہوں بھائی آپ سے۔

وہ پھر غازیہ کے سامنے آئی میں ابصار بھائی کی بہت اولڈ

فین ہوں اور میں ایک ماڈل ہوں میں پاکستان میں نہیں

رہتی آج ہی آئی ہوں بس تھوڑا شک دینا چاہتی تھی۔

اس سب کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ تم نے میری بیوی کو

پہلے دن ہی رولادیا۔ اور شک بھی کرنے لگی تھی۔

غازیہ سر جھکا گئی۔

بہت ساری گاڑیاں ابصار ولایت آن رکی تھیں۔

غازیہ ظہیر کے پاپا کامران خان اور ان کے ساتھ

سب فیملیز موجود تھیں۔ ابصار کو سب ہی رخصت کرنے

گھر پہ آن پہنچے تھے۔

غازیہ اپنے ماما پاپا کو اور زلیہ اور ہیر کو دیکھ کر مسکرا

دی۔

میری توجان ہی نکل گئی تھی ہیرے ہیر اس کو گلے

لگائے ہوئے تھی جب اس نے ہیر سے کہا۔

سب نے بہت ساری دعائیں دیں۔

غازیہ کو اس کے روم میں لے گئے اس کا روم ایسا ہی تھا

جیسے عام دنوں میں ہوتا ہے وہ لباس سے تو دلہن ہی لگ

رہی تھی مگر کمرے اور گھر سے وہ بالکل بھی شادی والا

گھر نہیں لگ رہا تھا۔ یہ بات صرف غازیہ ظہیر نہیں جانتی

تھی۔ شان خرم اور ٹائیگر نے ابصار عالم کے ساتھ مل کر

ایک سرپرائز پلان کیا تھا۔

www.urdu novels mania.com

مگر دانیہ ابرار (ماڈل) نے سارا مزا خراب کر دیا تھا۔

ابصار اور غازیہ کو سب نے الوداع کہا اور سب رخصت ہو گئے۔

ابصار گلا کھنکھار کر اندر انٹریٹ ہوا تو غازیہ نے چہرہ اٹھا کر

ابصار کو دیکھا۔

ابصار اس کے سامنے جھکا اس کی ٹھوڑی سے چہرہ اوپر

اٹھایا۔ تمارے لیے ایک سر پرانز ہے میرے پاس۔

اگر تم تک نہیں گئی تو چلو میرے ساتھ وہ اس کی تھکن

کا بھی احساس کر رہا تھا۔

غازیہ کی آنکھیں اوپر اٹھ کر نہیں دے رہی تھیں۔

www.urdu novels mania.com

ابصار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا اور پھر اسی

طرح ہاتھ کو پکڑ کر اسے اٹھایا۔ اس کی نازک سی ہیل والی

چمپل کے سٹیپ بند کیے کیونکہ غازیہ کے آرٹیفشل نیلز

کام میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ غازیہ ہیل پہن کر کھڑی ہوئی

تو ابصار کے سر کے برابر آن لگی تھی۔

ابصار نے آپنا سر اس کے سر پہ ٹچ کیا اور اس کا شرارا

سنبھالے اسے باہر لے گیا۔

ابصار نے غازیہ کا ہاتھ اپنی گود میں رکھا ہوا تھا۔

اور گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ میری غازی آج کچھ نہیں بولے

گی کیا۔ جی غازیہ جو کب سے خاموش ہی بیٹھی تھی۔

بس جی ہی بولی اس کی شرم و حیا سے بار بار آنکھیں

جھک رہی تھیں۔ نکاح والے دن وہ غصہ کر رہی تھی رو رہی

تھی ابصار کو محسوس نہیں کر رہی تھی تو اسے کوئی

فرق نہیں پڑا تھا مگر آج وہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے

اس کے لیے اتنی سچی سنوری ہوئی اس کے پہلو میں بیٹھی

بار بار شرم سے لال ہو رہی تھی۔ اس کا دل اس کی پسلیوں

سے باہر آنے کو تھا۔ اس کا پیچ پڑنا ٹھنڈا ہاتھ ابصار محسوس

کر رہا تھا۔ غازیہ کے جی بولنے پہ ابصار نے اس کا ہاتھ لبوں

سے لگایا۔ غازیہ تمہارے ہاتھ تمہاری طرح بہت خوبصورت

ہیں۔ وہ بار بار غازیہ کے ہاتھ اپنے ہونٹوں کے ساتھ لگاتا۔

اس کی جھجھک دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ابصار کو آج وہ کچھ زیادہ ہی زروس لگ رہی تھی۔

وہ فل اے۔ سی گاڑی میں بھی پسینہ پسینہ ہو رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ ایک بہت ہی خوبصورت بنگلو کے

سامنے آن رکے تھے۔

ابصار نیچے اتر کر اس کے پاس دوسری سائیڈ سے گھوم

کر آیا تھا اس نے غازیہ کو بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا تو۔ وہی سٹیجوبنی رہی۔

ابصار نے اسے اپنا ہاتھ دیا غازیہ نے بھی اس کا ہاتھ پکڑا

اور اپنا شرار اسنبھالتی نیچے اتر آئی۔

وہ سہج سہج کر چلتی ابصار کے برابر چل رہی تھی۔

ابصار کے جسم سے اٹھتی وہ اصل عطر کی خوشبو غازیہ

کو بہت ڈسٹرب کر رہی تھی۔ غازیہ مدہوشی میں اس کے

ساتھ چلتی جب لان میں قدم رکھا تو بہت سی روشنیاں

روشن ہوئیں تھیں اس بنگلو کو دلن سے بھی زیادہ

خوبصورت سجایا گیا تھا۔ اس کو وہاں روک دیا گیا۔

بہت سے بچے اور بچیاں جن کے ہاتھوں میں ڈف تھیں

وہ بہت خوب صورت انداز میں بجا رہے تھے۔

وہ ابصارِ عالم اور غازیہ ظہیر کے گرد گول گول گھوم

کر کسی تازہ پھول کے جیسے کھل جاتے اور کبھی ایک ساتھ

آگے آ کر سمٹ جاتے۔

وہ بانسری کی سریلی دھن پہ آگے چلنے لگے اور بڑھنے لگے۔

غازیہ کے پاؤں نہیں لگ رہے تھے جیسے زمین پہ وہ بہت

خوبصورت دھن تھی۔

گھر آیا میرا پردیسی۔

پیاس بجھی میری اکھین کی۔۔۔

وہ دس دس بارہ سال کے بچے اتنی مہارت سے بانسری

بجا رہے تھے کہ غازیہ ان کی زہانت پہ مسکرا دی۔

ابصار اور غازیہ ایک دوسرے کی بانوں میں بانیں ڈالے۔

آگے بڑھ رہے تھے۔ کچھ بچے اور بچیاں ان پہ تازہ پھول

پھینک رہے تھے۔ اور کچھ اس بانسری کی دھن کے ساتھ

وہ دھن دھرا رہے تھے۔
www.urdu novels mania.com

تو میرے من کا موتی ہے۔

وہ جب لان کے اختتام پہ پہنچے تو اس گیٹ پہ لگے کچھ

گلدستے جو پھولوں سے ہی بنے ہوئے تھے ان کے اوپر ایسے
گرے جیسے بارش زار و قطار برے۔

وہ رنگ برنگ پھول ان کا استقبال کر رہے تھے۔

وہ شاہی جوڑا کسی مغلیہ سلطنت سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

غازیہ کو اپنے یارم کے ساتھ ساتھ اپنا شاندار استقبال بھی

مدھوش کر رہا تھا۔ ابصار جب اسے لیے کمرے میں انٹر ہوا

تو وائٹ لائٹ آن ہوئی تھی۔

میٹرس کی طرح ہچھائے گئے پھول اور اس پہ

فلاورز کے ہی بنے بہت سارے ہارٹ اس کا اپنا دل دھڑکا گئے

وہ سچ سچ کر قدم رکھتی اپنے بیڈ تک آئی تھی۔

ابصار نے اپنا کلمہ اتارا اور ایک ہاتھ سینے پہ باندھ کر اس

کے سامنے ایسے جھکا جیسے کوئی بادبان بادشاہ کے سامنے

کوئی عرض پیش کرتا ہے۔

میں ہوں آپ کا ابصار عالم اور آج سے یہ ابصار والا

www.urdu novels mania.com

تمہارا ابصار بھی تمہارا۔ اس کا دل بھی تمہارا

اس کی روح بھی تمہاری اس کا لوں لوں تمہارا۔

دل و جان سے تم پہ ہارا یہ شخص پاگل بیچارا۔

وہ قافیے ملاتا اس کے سامنے جھکا ہوا تھا۔

غازیہ کو اپنی قسمت پہ ڈھیروں رشک آیا۔

اسے ایسے لگا وہ کسی دشت سے نکل کر خواب جیسے

یارم (محبوب) کے پاس آگئی ہو۔ اس کے چاروں طرف

سرسبز باغات ہیں اور وہ اس کی حور ہے۔ اور ابصار اس کا

دیکھا ہوا وہ خواب ہے جس کی تعبیر کم لوگوں کو ہی ملتی ہے۔

غازیہ نے ابصار کو کندھوں سے پکڑ کر سیدھا کیا

اور خود اس کی چوڑی چھاتی سے جا لگی۔

وہ یوں ہی لپٹے ایک دوسرے میں سمورے تھے۔

لائٹ وائٹ سے ریڈ ہوئی اس کے بیڈ پہ بچے سرخ

گلاب اس لائٹ میں ایک جیسے ہو رہے تھے۔

وہ دونوں جب ایک دوسرے کے ساتھ لپٹے بیڈ پہ گرے تو

ان کے چھت پہ لگے فانوس کی لائٹ بلیو ہوئی تھی۔

یہ گھرتھاری منہ دیکھائی ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے بہت خوب صورت کنگن

غازیہ کی کلائیوں کی نظر کیے۔

دونوں مدہوش ہو رہے تھے۔ اور رات بھی ان پہ رشک کرتے

ہوئے پھولوں کی مہک کے ساتھ بھیگ رہی تھی۔

غازیہ کا دشت ختم ہوا اس کے یارم کی پناہوں۔

میں۔ اس کی بے پناہ چاہت کے ساتھ۔

دونوں ایسے تھے ایک دوسرے میں مست جیسے

ملا ہو کوئی صدیوں بعد۔ کسی دشت کے پیاسے جیسا

کسی یارم کی مانگی مدتوں کی دعا جیسے پوری ہوئی ہو

ابھی ابھی۔ وہ پیاس تھی یا وہ چاہت تھی۔

بڑھتی جا رہی تھی۔ اور رات بھی گیتی جا رہی تھی۔

(ختم شد)